UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188901
UNIVERSAL
LIBRARY

TEXT CUT WITHIN
THE BOOK ONLY

کتب خانہ
۱۲۶۸۸

شنای فراوان خدای دوجہان زنگین فرما گل و ریحان

کہ ان ایام بہار طراوت بخش مین یہ حکایات دلاویز عبرت خیز واقعان اسرار خلد

یعنے

Digitized 1975

# اخوان الصفا ہندی

باہتمام

جناب قاضی ابراہیم صاحب قاضی انور محمد

شہر بمبئی کے مطبع حیدری

۸۵۳۶

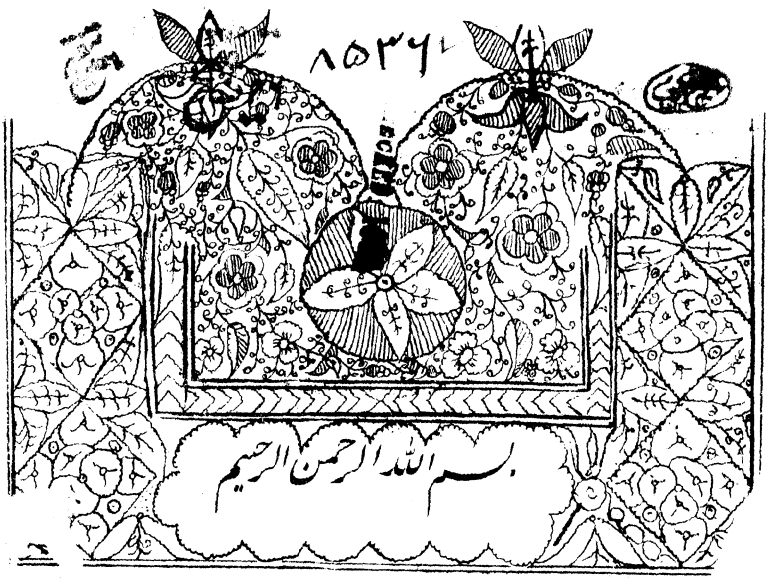


ہیقیاس اُس واجب الوجود کو لایق ہی جسنے اجسام مر ین
ت ہیولا کے مختلف صورتین بخشین اور ماہیت انسانی کو حس وفصل
ر ہر ایک فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتین عطا کین حمد بیحد واسطے اُس
ہی جسنے نوع انسان کو نہانخانہ عدم سے عرصہ گاہ وجود
ن پر مرتبہ فضیلت کا بخشا اور وجود بشر کو زیور نطق سے
کا پھنایا انسا ن ضعیف البیان کی کیا طاقت کہ اُسکی
قلم شک ستہ رقم مین کتنی قدرت کہ اِس عہدہ سے برآ ہو

## ابیات

جہان قاصر زبان میا ہو
داہو
نہد کہتے ہین غیر از ما عرفناک
ب تک کرے اپنی رسائی
وے حمد اُسکی اُسے محصور

CHECKED. 1951

درود نامحدود واسطے سید المرسلین وخاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق ہی جسنے گمراہون کو وادی ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت پر پہنچایا اُسی کے سبب سے ہر ایک اُمت پر بموجب آیت کریمہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ کے مرتبہ فضیلت کا پایا

## ابیات

| | |
|---|---|
| محمدؐ سرورِ کون ومکان ہی | محمد پیشوائے اِنس وجان ہی |
| اُسی سے عاصیون کی ہی شفاعت | وہی ہی حامیِ روز قیامت |

صلوٰۃ وسلام اُسکی آل واصحاب پر جنکے سبب دین واسلام نے قوت پائی اور اُنھون نے ہم کو راہ ہدایت کی دکھلائی ـــــ بعد اُسکے عاصی پُرعاصی اکرام علی یہہ کہتا ہی کہ جب مین بموجب حسن ایما جناب صاحب عالی منزلت والا اقتدار حکمت مین تمام حکماءِ زمانے سے برتر دانائی مین عقل حاوی عشر خداوند نعمت مستر ابرہم لاکٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کے اور موافق طلب اخی واُستادی جناب بہائی صاحب قبلہ مولوی تُراب علی صاحب دام ظلہم کے شہر کلکتہ مین آیا اور رہنمونی طالع سے بعد حصول شرف ملازمت کے موردِ عنایت ومرحمت کا ہوا ازبسکہ صاحب موصوف کو کمال پرورش منظور تھی سرکار کپنی بہادر مین نوکر رکھوا کر اپنے پاس متعین کرلیا بعد چند روز کے باستصواب جناب عالی شان زبدۂ دانایانِ روزگار سرورِ عقلاءِ عالی مقدار مدرّس ہندی کپتان جان ولیم صاحب بہادر دام دولتہ نے فرمایا کہ رسالہ اخوان الصفا کہ انسان وبہائم کے مابین ہی تو اُسکا زبان اُردو مین ترجمہ کرلیکن نہایت سلیس اُسمین نہ ہو وین بلکہ اصطلاحاتِ علمی اور خطبے بھی نہین ہین قلم انداز کر صرف خلاصہ مضمون مناظرہ

فرمانے کے فقط حاصل مطلب کو محاورۂ اُردو مین لکھا خطبون کو نکال ڈالا
اور اکثر اصطلاحات علمی کہ مناظرے سے اُنکو علاقہ نہ تھا ترک کیین مگر بعضے
خطبے اور اصطلاحات ہندسی وغیرہ کہ اصل مطلب سے متعلق تھے باقی رکھے فی الواقع
اگر اِس رسالے کی صنعت و رنگینی پر نگاہ کیجئے تو ہر ایک خطبہ اسکا معدن فصاحت
ہی اور ہر ہر فقرہ مخزن بلاغت ہر چند کہ عوام الناس ظاہر عبارت سے اُس کی
صرف مضمون مناظرہ کا پاتے ہین مگر علماء دقیقہ شناس ادراک معانی سے
دقائق و معارف الٰہی کا حظ اُٹھاتے ہین مصنفین اِسکے ابو سلیمان ابُوالحسن ابوالحامد
وغیرہ دس آدمی باتفاق یکدیگر بصرے مین رہتے تھے اور ہمیشہ علم دین کی تحقیق
مین اوقات اپنی بسر کرتے چنانچہ اکاون رسالے تصنیف کئے ہر
وغریبہ اُن مین لکھے یہہ ایک رسالہ اُن مین سے انسان و حیوان
مناظرے مین ہی طرفین کی دلیلین عقلی و نقلی اس مین بخوبی بیان کیین
قیل و قال کے بعد انسان کو غالب رکھا اور غرض اُن کو اِس مناظرے سے
فقط کمالات انسانی بیان کرنا ہی چنانچہ اِس رسالے کے آخر مین لکھا ہی کہ جن
وصفون مین انسان حیوان پر غالب آئے وہ علوم و معارف الٰہی ہین کہ
ہمنے اکاون رسالے مین بیان کیا ہی اور اِس رسالے مین مقصود یہی تھا
کہ حقائق و معارف حیوانات کی زبانی بیان کیجئے تاکہ غافلون کو اُسکے سمجھنے سے
کمالات حاصل کرنے کے واسطے رغبت ہووے ترجمہ اِس رسالہ کا ملاصہ
ذوالاقتدار زبدۂ نوئینان عالی مقدار حاتم دوران افلاطون زمان
سروران بہادر بہادران نوّاب گورنر جنرل لارڈ منٹو بہادر دا
مین کہ سن ہجری بارہ سی پچیس اور عیسوی اٹھارہ سو

## پہلی فصل بنی آدم کی ابتدا

## پیدائش اور حیوانات کے ساتھ اُن کے مناظرے اور جنوّن کے بادشاہ ہیوراسب حکیم کے حضور اُن کے استغاثہ کرنے اور اُس حکیم کے انسان کو بلانے مین

لکھنے والے نے احوال ابتدا نے ظہور بنی آدم کا یون لکھا ہی کہ جب تک یہ تھوڑے تھے سدا حیوانون کے ڈر سے بھاگ کر غارون مین چھپتے اور درندون کے خوف وخطر سے ٹیلون اور پہاڑون مین پناہ لیتے اتنا بھی اطمینان نہ تھا کہ دو چار آدمی مل کر کھیتی کرین اور کھاوین اسکا کیا ذکر کہ کپڑا بنین اور بدن چھپاوین غرض پھل پہلاری ساگ پات جنگل کا جو کچھ پاتے کھاتے اور درختون کے پتون سے تن کو چھپاتے جاڑون مین گرم سیر جا گہہ مین رہتے اور گرمیون مین زمین سرد کا رہنا اختیار کرتے جب اس حالت مین تھوڑی مدت گذری اور اولاد کی بہتایت ہوئی تب تو اندیشہ دام و دد کا کہ ہر ایک کے جی مین سمایا تھا بالکل نکل گیا پھر تو بہت سے قلعے شہر قرئے نگر بسا کر جہین سے رہنے لگے زراعت کا سامان مہیّا کر کے اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے اور حیوانون کو دام مین گرفتار کر کے سواری باربرداری زراعت کشت کاری کا کام لینے لگے ہاتھی گھوڑے اونٹ گدھے اور بہت سے جانور کہ سدا جنگل بیابان مین شتر بے مہار پھرتے تھے [illegible] جان جی چاہتا تھا اچھا ہرا سبزہ دیکھکر چرتے کوئی پوچھنے والا نہ تھا سو اُن مے رات دن کی محنت سے چھل گئے بیٹھون مین غار پڑ گئے ہر چند بہت سا چیختے چنگھارتے پر حضرت انسان کب کان دھرتے اکثر وحشی خوف گرفتاری سے دور دست جنگلون مین بھاگے طائر بھی اپنا بسیرا چھوڑ بال بچون کو ساتھ لے اُن کے دیس سے اُڑ اچھو ہو گئے ہر ایک بشر کو یہہ خیال تھا کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہین کس کس مکر و حیلے سے پھندے اور جال

بنا بنا اُن کے درپے ہوئے اِس دار و گیر مین ایک مُدّت گذری یہان تک کہ
اللہ تعالےٰ نے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت
کے لئے بھیجا نبی برحق نے گمراہون کو شریعت کی راہ دکھائی بعضے جنّات نے بھی
نعمت ایمان و شرافت اسلام کی پائی جب اِس پر بھی ایک زمانہ گذرا اور بہورا سب
حکیم جنّی کہ لقب اُسکا شاہ مردان تھا قوم جنّات کا بادشاہ ہوا ایسا عادل تھا
کہ جسکے عہد مین باگھ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے کیا دخل کہ کوئی ٹھگ جھوٹا
و غبار اچکا اُسکے قلمرو مین رہنے پاوے جزیرۂ بلاصاعون نام کہ قریب خطۂ اُستوا
کے واقع ہی اُس شہنشاہ عادل کا تخت گاہ تھا اتفاقاً ایک جہاز آدمیون کا
باد مخالف کے سبب تباہی مین آکر اُس جزیرے کے کنارے جا لگا جتنے سوداگر
اور اہل علوم کہ جہاز مین تھے اتر کر اُس سرزمین کی سیر کرنے لگے دیکھا تو عجب
بہار ہی کہ رنگ برنگ کے پھول اور پھل ہر ایک درخت مین لگے نہرین ہر طرف
جاری حیوانات ہرا ہرا سبزہ چر چگ کر بہت موٹے تازے اُس مین کلولین کر
رہے ہین ازبسکہ آب و ہوا وہان کی بہت خوب اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا
دل نہ چاہا کہ اب یہان سے پھر جائے آخر مکانات طرح طرح کے بنا بنا اُس
جزیرے مین رہنے لگے اور حیوانات کو دام مین گرفتار کرکے بدستور اپنے کار
و بار مین مشغول ہوئے وحشیون نے جب یہان بھی [illegible] کی
آدمیون کو تو یہی گمان تھا کہ یہ سب ہمارے غلام کے کاندے
کے پھندے بنا کر بطور سابق قید کرنے کے فکر مین ہوئے جب حیوانون کو بہم
زعم فاسدون کا معلوم ہوا اپنے رئیسون کو جمع کرکے دار العدالت مین حاضر ہوئے
اور بیورا سب حکیم کے سامہنے سارا ماجرا ظلم کا کہ اُن کے ہاتھون سے اُٹھایا تھا
مفصل بیان کیا جس وقت بادشاہ نے تمام احوال حیوانون کا سُنا وہین

فرمایا

فرمایا کہ ہان جلد قاصدون کو بھیجین آدمیون کو حضور مین حاضر کرین چنانچہ
اُن مین سے ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے کہ نہایت
فصیح و بلیغ تھے بحضور طلب بادشاہ کے حاضر ہوئے ایک مکان اچھا سا اُنکے
رہنے کے لئے تجویز ہوا بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے
سامنے بلایا جب انھون نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائین دے آداب و
کورنش بجالا اپنے اپنے قرینے سے کھڑے ہوئے یہہ بادشاہ تو نہایت عادل
منصف جوانمردی اور سخاوت مین اقران و امثال سے سبقت لے گیا تھا
مانیکے غریب و غربا یہان آن کر پرورش پاتے تھے تمام قلمرو مین کسی
بیدست عاجز پر کوئی زبردست ظالم ظلم نہ کرسکتا جو چیزین کہ شرع مین
حرام ہین اُس عہد مین بالکل اُٹھ گئی تھین ہمیشہ سوائے رضامندی اور
خوشنودی خدا کے کوئی امر ملحوظ خاطر نہ تھا اُس نے نہایت اخلاص سے
اُن سے پوچھا کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے ہمارے تمھارے تو خط کتابت
بھی نتھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہان تک آپہنچے ایک شخص اُن مین سے کہ جہان
دیدہ اور فصیح تھا تسلیمات بجالا کر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف بادشاہ کا سُنکر
حضور مین حاضر ہوئے ہین اور آج تک اِس آستانۂ دولت سے کوئی دادخواہ
محروم نہین پھرا ہی اُمید یہہ ہی کہ بادشاہ ہماری داد کو پہنچے فرمایا کہ عرض
تمھاری کیا ہی عرض کیا کہ ای بادشاہ عادل حیوانات ہمارے غلام ہین اُن
مین سے بعضے مستقر اور بعضے اگرچہ جبراً تابع ہین لیکن ہماری ملکیت کے مُنکر بادشاہ نے
پوچھا کہ اِس دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعوے بے دلیل دارالعدل
مین سُنا نہین جاتا اُس نے کہا ای بادشاہ اِس دعوے پر بہت سی دلایل
عقلی و نقلی ہین فرمایا بیان کرو اُن مین سے ایک شخص کہ حضرت عباس

رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے تھا منبر پر چڑھکے اس خطبے کو فصاحت اور بلاغت
سے پڑھنے لگا حمد اُس معبودِ حقیقی کے لائق ہی جسنے پروردش عالم کر
زمین پر کیا کچھہ مہیا کیا اور کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البیان کے واسطے
کیسے کیسے حیوانات پیدا کئے خوشا حال ان کا جو اُس کی رضامندی مین راہ
عاقبت کی سنوارتے ہین کیا کھئے اُن لوگون کو جو نافرمانی کرکے ناحق اُس سے
برگشتہ ہوتے ہین اور درود بے حد واسطے نبی برحق محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم کے سزاوار ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے پیچھے سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت
کے لئے بھیجا اور سب کا اُسے سردار بنایا تمام جن و بشر کا وہی بادشاہ ہی
اور روز آخرت مین سبکا پشت پناہ صلوٰۃ و سلام اُسکی آل پاک پر جنکے سبب
دین و دنیا کا انتظام ہوا اور اسلام نے رواج پایا غرض ہر آن مین شکر ہی
اُس صانع بیچون کا جسنے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اور اپنی قدرت
کاملہ سے اُسکو صاحب اولاد بنایا اور اُس سے حوا کو پیدا کرکے ہزارون
انسانون سے روئے زمین کو آباد کیا اور سارے مخلوقات پر اُن کو شرف
بخشا تمام خشکی و تری مین مسلط کیا طرح طرح کا پاکیزہ کھانا کہلایا چنانچہ آپ ہی
قرآن مین فرماتا ہی وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ
حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ حاصل اس کا یہہ ہی کہ سب حیوانات تمھارے لئے
ہوئے ہین اِن سے فایدے اُٹھاؤ اور کھاؤ اور اُن کی کھال اور بال
پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگاہ مین بھیجو انا اور شام کو پھر گھرون مین
لے آنا تمھارے واسطے زیب و آرائش ہی اور ایک مقام پر یون فرمایا ہی
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ یعنے خشکی اور تری مین اونٹون اور کشتیون پر سوار ہو
اور ایک جا یون ارشاد کیا ہی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا یعنے گھوڑے

چھچھر گدھے اِس واسطے پیدا ہوئے ہین کہ اِن پر سواری کرو اور ایک موضع
تیسرا کہا ہی لِتَسْتَوُوا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ
اِن کی پیٹھون پر سوار ہو اور اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اسکے سوا اور
بہت آیات قرآنی اِس مقدمے مین نازل ہین اور توریت و انجیل سے بھی
یہ مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے لئے پیدا ہوئے ہین بہرصورت ہم اُنکے
مالک ہیں ہمارے مملوک ہین تب بادشاہ نے حیوانون کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا
کہ اِس آدمی نے آیاتِ قرآنی اپنے دعوے پر گذرانین اب جو کچھ تمھارے خیال مین
آوے اِسکا جواب دو یہہ سُنکر حچھر زبان حال سے یہہ خطبہ پڑھا حمد ہی اُس
واحد پاک قدیم بے نیاز کی شان مین کہ موجود تھا قبل ایجاد عالم کے نہ زمانہ مین
نہ مکان مین ایک کُن کے کہنے مین تمام کائنات کو پردۂ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو
آب و آتش سے ترکیب دے مرتبہ بلندی کا بخشا ایک پانی کے قطرے سے آدمؑ
کی نسل ظاہر کرکے آگے پیچھے دنیا مین بھیجا کہ اُس کی آبادی مین مشغول ہون
خراب نکرین اور محافظت حیوانات کی کما ینبغی بجا لاکر فائدہ اُٹھاوین نہ یہہ
کہ اُن پر ظلم کرین اور ستاوین بعد اُسکے یون کہنے لگا کہ اے بادشاہ جسے
آیتین جو اِس آدمی نے پڑھین اُن سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ہی کہ ہم اِن کے
مملوک ہین اور یہہ ہمارے مالک کیونکہ اِن آیتون مین ذکر اُن نعمتون کا ہی
کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو بخشین ہین چنانچہ یہہ آیات قرآنی اِس پر دال ہین
سَخَّرَهَا لَكُمْ كَمَا سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ یعنے اللہ تعالیٰ نے حیوانات
کو تمھارے تابع کیا ہی اور کہ تابع کیا ہی آفتاب و مہتاب اور ہوا اور ابر کو اُس
سے یہہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ شے ہمارے مالک اور ہم اُنکے غلام ہین بلکہ اللہ
تعالیٰ نے تمام خلایق کو آسمان و زمین مین پیدا کرکے ایک دوسرے کا تابع کیا

اِس لئے کہ آپس مین ایک دوسرے سے منفعت اُٹھاوے اور نقصان دفع کرے
پس ہمکو جو اللہ تعالیٰ نے اِنکے تابع کیا ہی صرف اسواسطے کہ فائدہ ان کو
پہنچے اور نقصان اِن سے دفع ہو نہ جیساکہ انھون نے گمان کیا ہی اور پھر
وہتان سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور تُم غلام ہین قبل اِسکے کہ تُم آدمی پیدا نہ ہوئے
تھے ہم اور ماباپ ہمارے بے زحمت روئے زمین پر رہتے تھے ہر ایک طرف چرتے
جہان جی چاہتا پھرتے اور ایک ایک اپنی معاش کی تلاش مین مشغول تھا غرض
پہاڑ جنگل بیابان مین آپس مین ملے جلے رہتے اور اپنے بال بچون کو پرورش
کرتے جو کچھ خدا نے مقدر کیا تھا اُس پر شاکر ہو رات دن اُس کی حمد مین گذارتے
اُسکے سوا کسی کو نہ جانتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چین سے رہتے کوئی پوچھنے
والا نہ تھا جب اِسپر ایک زمانہ گذرا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے بنایا
اور تمام روئے زمین کا خلیفہ کیا جبکہ آدمی بہتایت سے ہوئے جنگل بیابان
مین پھرنے لگے پھر تو ہم غریبون پر دست ستم دراز کیا گھوڑے گدھے خچر بیل
اونٹ پکڑ کر خدمت لینے لگے اور وے مصیبتین کہ ہمارے باپ دادا کے بھی
دیکھنے مین نہ آئی تھین بزور و تعدی وقوع مین لائے کیا کرین ہم لاچار ہوکر
جنگل وصحرا مین بھاگے پھر بھی اِن صاحبون نے کسی طرح پیچھا نہ چھوڑا کِن کِن
حیلون سے پھندے اور رجال لیکر درپے ہوئے اگر دو چار تھکے ماندے کہین
ہاتھ لگ گئے اُنکا احوال نہ پوچھئے کہ باندھ چھاند کرلے آتے ہین اور کیا کیا دُکھ
دیتے ہین علاوہ اُسکے فیج کرنا پوست کھینچنا ہڈیون کو توڑنا رگون کو نکالنا
پیٹ چاک کرنا پر اُکھاڑنا سیخ مین پرونا آگ مین جلانا بھون کر کھانا اِنکا کام ہی
ساتھ اِسکے یہہ کہ پھر بھی راضی نہین یہی دعوے ہی کہ ہم مالک تُم غلام ہین
جو اِن مین سے بھاگا گنہگار رہوا اِس دعوی پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر سراسر ظلم و بدعت

## دوسری فصل قضیۂ انسان وحیوانون کے فیصلے کے لئے بادشاہ جنات کے متوجہ ہونیکے بیان مین

جس وقت بادشاہ نے احوال حیوانون کا سُنا اُس قضیے کے انفصال کے لئے بدل مصروف ہوا ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام اعیان وارکان جنون کے حاضر ہون وہین بموجب حکم کے سبکے سب بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے تب انسانون سے فرمایا کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کی حکایت وشکایت سب بیان کی اب اِسکا تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص اُن مین سے تسلیمات بجالاکر یون عرض کرنے لگا کہ ای جہان پناہ ہے سب ہمارے غلام ہین اور ہم اِن کے مالک ہین ہمکو سزاوار ہی کہ حکومت خاوندانہ اِن پر کرین اور جو کام چاہین اِن سے لین اِن مین سے جسنے ہماری اطاعت قبول کی مقبول خدا کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پھرا گویا خدا سے پھرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بے دلیل محکمۂ قضا مین مسموع نہین ہوتا کوئی سند اور دلیل بھی بیان کرو اُسنے کہا بہت دلائل عقلی ونقلی سے ہمارا دعوی ثابت ہی فرمایا کہ وے کونسی دلیلین ہین تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالی نے ہماری صورتون کو کس پاکیزگی سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا کہ چاہئے عطا کیا بدن سدول قد سیدھا عقل اور دانش جسکے سبب نیک وبد مین امتیاز کرین بلکہ تمام آسمان کا احوال جانین اور بتاوین نئے خوبیان ہمارے سو اکس مین ہین اُس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور رہے ہمارے غلام بادشاہ نے حیوانون سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو انھون نے التماس کیا کہ اِن دلیلون سے دعوی ثابت نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے کہ درستی نشست وبرخاست کی خصلت بادشاہون کی ہی اور بدصورتی وخمیدگی علامت غلامون کی اُن مین سے ایک نے جواب دیا کہ اللہ تعالی بادشاہ کو توفیق نیک

بخشے اور آفات زمانے سے محفوظ رکھے غرض یہہ ہی کہ خالق نے آدمیون کو
اِس صورت اور ڈیل ڈول پر اسواسطے نہین بنایا ہی کہ ہمارے مالک کہلاوین
اور نہ ہم کو اِس شکل اور چال ڈھال پر پیدا کیا کہ اِن کے غلام ہووین وہ حکیم
ہی اُسکا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین جسکے واسطے جو صورت مناسب جانی عطا کی

## تیسری فصل صورتون اور قدون کے اختلاف کے بیان مین

بیان اِسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جس گھڑی انسانون کو پیدا کیا عریان محض
تھے بدن پر کچھہ نہ تھا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین رہین پھل پھلاری
جنگل کے کھاتے اور درختون کے پتون سے تن کو ڈھانپتے اسیواسطے اُنکے
قدون کو سیدھا اور لنبا بنایا کہ درختون کے پھل پتے توڑکر بہ آسانی کھاوین
اور اپنے تصرف مین لاوین اور غذا ہماری گھاس ہی اِس لئے ہمارے قدونکو
ٹیڑہ بنایا کہ بخوبی چرین اور کسی نوع کا دُکھہ نہ اُٹھاوین بادشاہ نے کہا یہہ جو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنے انسان کو ہم نے
نہایت سدول بنایا اِسکا کیا جواب دیتے ہو اُسنے عرض کیا جہان پناہ کلام
ربانی مین ظاہری معنون کے سوا بہت سی تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی
نہین جانتا تفسیر اُس کی عالمون سے پوچھا چاہئے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے
بموجب حکم بادشاہ کے مطلب اِس آیت کا یون ظاہر کیا کہ جس دن اللہ تعالیٰ
نے آدم کو پیدا کیا سب گھڑی نیک ساعت تھی ستارے اپنے اپنے برج شرف
مین جلوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے صورتون کے آمادہ و مستعد
تھے اِسلئے صورتین اچھی قد سیدھے ہاتھہ پانو درست بنے اور احسن تقویم
کے ایک معنی اور بھی اِس آیت سے ظاہر ہوتے ہین فَعَدَلَكَ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا
شَآءَ رَكَّبَكَ یعنے اللہ تعالےٰ نے انسانکو حدِ اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لنبا بنایا

نہ چھوٹا بادشاہ نے کہا اِسقدر اِعتدال اور مناسبت اعضا کی واسطے فضیلت کے
کفایت کرتی ہی حیوانون نے عرض کی کہ ہمارا بھی یہی حال ہی اللہ تعالے نے
ہمکو بھی ساتھہ اعتدال کے جیسا مناسب تھا ہر ایک عضو بخشا اِس فضیلت مین
ہم اور وے برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمھارے لئے مناسبت اعضا کی
کہان ہی صورتین نیٹ مگر وہ قدبے موقع ہاتھہ پانو بھدیلے کیونکہ تم مین سے
ایک اونٹ ہی ڈیل بڑا گردن لمبی دم چھوٹی اور ہاتھی ہی جسکا ڈیل ڈول
بہت بڑا اور بھاری دو دانت لمبے مُنہہ سے باہر نکلے ہوئے کان چوڑے
چکلے آنکھین چھوٹی چھوٹی بیل اور بھینسے کی دُم بڑی سینگ موٹے اوپر کے دانت
نہین دبنے کے سینگ بھاری چوتڑ موٹے بکرا ہی جسکی ڈاڑھی بڑی چوتڑ ندارد
خرگوش کا قد چھوٹا کان بڑے اِسی طرح بہت سے درند و چرند و پرند ہین کہ قد
و قامت اُنکا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھہ مناسبت نہین اِس بات
کے سنتے ہی ایک حیوان کھنے لگا افسوس کہ صنعت الٰہی کو تو کچھہ نہ سمجھا ہم مخلوق
مین خوبی اور درستی ہمارے اعضا کی اُسی سے ہی پس عیب ہمارا کرنا حقیقت مین
اُسکا عیب ظاہر کرنا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ایک شی کو اپنی
حکمت سے ایک فائدے کے لئے پیدا کیا ہی اُس بھید کو سوا اُسکے اور اہل علوم
کے کوئی نہین جانتا ہی اُس آدمی نے کہا اگر تو حکیم حیوانون کا ہی تو بتلا
کہ اونٹ کی گردن لمبی بنانے مین کیا فائدہ ہی اُسنے کہا اسواسطے کہ پانون
اُسکے لمبے تھے پس اگر گردن چھوٹی ہوتی گھاس چرنا اُس پر دشوار ہوتا اسلئے
گردن لمبی بنائی کہ بخوبی چرے اور اُسی گردن کے زور سے زمین سے اُٹھے
اور ہونٹھون کو تمام بدن پر پہنچا سکے اور کھجلاوے اسی طرح ہاتھی کی سونڈھ گردن
کے بدلے لمبی بنائی اور کان بڑے کہ مکھیون اور مچھرون کو اڑاوے کوئی

منہہ مین گھسنے نہ پاوے کیونکہ منہہ اُسکا ہمیشہ دانتون کے سبب کہلا رہتا ہی
بند نہین ہوتا اور دانت لینے اسواسطے ہین کہ درندون کی مضرت سے آپکہ
بچاوے اور خرگوش کے کان اس لئے بڑے ہوئے کہ بدن اُسکا نہایت نازک
کھال پتلی ہی انھین کانون کو جاڑون مین اوڑھے اور گرمیون مین بچھاوے غرض
اللہ تعالی نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا بخشا چنانچہ زبانی
حضرت موسی ع کے فرماتا ہی رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی
یعنے عطا کی اللہ تعالی نے ہر ایک شی کو خلقت اُسکی بعد اُسکے ہدایت کی حاصل
یہہ ہی کہ جس کیواسطے جو عضو مناسب تھا بخشا اور راہ نیک دکھلائی جس چیز کو
تم خوبصورتی سمجھکر فخر کرتے ہو اور اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک ہے غلام
ہین سو غلط ہی خوب صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہی کہ ہم جنس مین مرغوب
ہو جسکے سبب آپس مین اُلفت کرین اور یہی موجب توالد و تناسل کا ہی کیونکہ
خوش اسلوبی ایک جنس کی دوسرے جنس کو مرغوب نہین ہوتی ہر ایک جانور
اپنی ہی مادہ پر دل لگاتا ہی دوسرے جانور کی مادہ اگرچہ اُسسے کہین بہتر ہو
نہین چاہتا اسی طرح آدمی بھی اپنی ہی جنس پر رغبت کرتے ہین وے لوگ
کہ سیہ فام ہین گورے بدن والون کو نہین چاہتے اور جو گورے ہین سیہ فامون
پر دل نہین لگاتے۔ بعضے آدمی جو لونڈے باز ہین اگر کیسی ہی رنڈی خوبصورت
ہو اُسکے طرف خواہش نہین کرتے اور جو رنڈی باز ہین لونڈون کی طرف دھیان
نہین دھرتے پس تمھاری خوب صورتی موجب بزرگی کے نہین ہی کہ ہم سے
آپکو بہتر جانو اور یہہ جو کہتے ہو کہ جودت حواس کی ہم مین بہت ہی یہہ بھی غلط ہی
بعضے حیوان تم سے ہوش و حواس زیادہ رکھتے ہین چنانچہ اونٹ ہی
کہ یا تو بڑے گردن لمبی سر ہوا سے باتین کرتا ہی باوجود اسکے اندہری راتون

مین اپنے پانو رکھنے کی جگہہ دیکھکر اُن راہون مین کہ گذرنا وہان سے محال ہی
چلتا ہی اور تم مشعل وچراغ کے محتاج ہوتے ہو اور گھوڑا دور سے چلنے والے
کی آہٹ سُنتا ہی بیشتر ایسا ہوا کہ حریف کی آہٹ سُنکر سوار کو اپنے جگایا اور
دشمن سے بچایا ہی اگر کسی نے بیل یا گدھے کو ایک بار کسی بن دیکھے رستے مین لیجاکر
چھوڑ دیا ہی وہان سے چھٹ کر بخوبی اپنے مکان مین چلا آتا ہی مطلق بھولتا
نہین تم اگر کسی راہ مین کئی بار گئے ہو پھر جب کبھی اُس رستے جانیکا اتفاق
ہوتا ہی گھبراتے اور بھول جاتے ہو بھیڑین بکریان ایک رات مین سیکڑون
بچے جن کر صبح کو چراگاہ مین جاتی ہین شام کو جسوقت وہان سے پھرتی ہین بچے
اپنی اپنی ماؤن کو اور وے اپنے اپنے بچون کو پہچان لیتی ہین تم مین سے اگر کوئی
چند مدت باہر رہ کر گھر مین آیا یا بہن باپ بھائی کو بھول جاتا ہی پھر تمیز وجودت
حواس کہان ہی جس پر اتنا فخر کرتے ہو اگر کچھہ بھی عقل ہوتی تو اُن چیزون
پر کہ اللہ تعالی نے تمکو بے محنت ومشقت عطا کی ہین فخر نہ کرتے کیونکہ دانشمند
صاحب تمیز اسی کو فخر جانتے ہین جو کسب ومحنت سے حاصل کرین اور اپنی سعی
وکوشش سے علوم دینی اور خصلتین اچھی سیکھین تم مین تو یہہ ایک بات
بھی نہین ہی کہ جسسے ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعوی بے دلیل اور خصومت بیمعنی ہی

## فصل چوتھی انسان کی شکایت مین کہ ایک حیوان نے جدی جدی بیانکی

بادشاہ نے انسانون کے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم نے جواب اِسکا سُنا
اب تمکو جو کچھہ کہنا باقی ہو بیان کرو اُنھون نے کہا ابھی بہت سی دلیلین باقی ہین
کہ اُن سے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی. بعضے اُن مین سے یہ ہین کہ مول
لینا بیچنا کھلانا پلانا لباس پہنانا اور سردی گرمی سے محفوظ رکھنا قصورون
سے اُن کی چشم پوشی کرنا درندون کی مضرت سے بچانا جب کہ بیمار ہون شفقت سے

دو اکرنا نے سلوک ہمارے اِنکے ساتھہ بنظر شفقت و مرحمت کے ہین تمام مالکونکا
یہی دستور ہی کہ غلامون پر ہر حال مین نظر شفقت و مرحمت کی رکھتے ہین بادشاہ
نے یہہ سُنکر حیوان سے فرمایا کہ تو اِسکا جواب دے اُسنے کہا یہہ آدمی جو
کھتا ہی کہ حیوانون کو ہم مول لیتے اور بیچتے ہین یہہ طور آدمیون مین بھی
جاری ہی چنانچہ فارس کے رہنے والے جبکہ روم پر فتح پاتے ہین رومیونکو
بیچ ڈالتے ہین اور رومی جس گھڑی فارس پر غالب ہوتے ہین فارسیون سے
یہی سلوک کرتے ہین ہند کے رہنے والے سندھیون سے اور سندھکے
رہنے والے ہندیون سے عرب ترکون سے اور ترک عربون سے یہی معاملہ
وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا اور فتح پاتا
ہی غنیم کی قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہی کیا جانے کہ حقیقت مین کون
غلام ہی اور کون مالک سے دور اور نوبتین ہین کہ موافق احکام نجوم کے
آدمیون مین جاری ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَيْنَ النَّاسِ یعنے نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اِسباتکو
جاننے والے جانتے ہین اور یہہ جو اُسنے کہا کہ ہم اِن کو کھلاتے پلاتے ہین
اِسکے سوا اور سلوک کرتے ہین سو یہہ شفقت و مہربانی سے نہین ہی بلکہ اِس
خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہون اِنکے مال مین نقصان آوے سوار ہونے
بوجھہ لادنے اور بہت سے فائدون مین خلل پڑے بعد اُسکے ہر ایک حیوان
نے بادشاہ کے روبرو شکوہ اُنکے ظلم کا جدا جدا بیان کیا گدھے نے کہا کہ ہم
جس گھڑی اِن آدمیون کی قید مین ہوتے ہین پیٹھون پر ہمارے اینٹ پتھر
لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھہ لادتے ہین ہم اس محنت و مشقت سے چلتے ہین
اور اِن کے ہاتھون مین چھڑیان اور کوڑے رہتے ہین چوتڑون پر ہمارے

مارتے ہین اُسوقت اگر بادشاہ ہمکو دیکھے تاسف اور رحم کرے اِن مین شفقت
وہربانی کہان جیسا اِس آدمی نے گمان کیا ہی پھر بیل نے کہا جسوقت ہم انکی
قید مین ہوتے ہین ہلکون مین بندھے اور چکیون کو لہون مین جکڑے ہوئے
منہہ مین چھیکے آنکہین بند اِنکے ہاتھون مین کوڑے اور لکڑیان منہہ پر اور چوتڑون
پر مارتے ہین بعد اُسکے دبنے نے کہا کہ ہم جس گھڑی اِنکی قید مین ہوتے ہین کیا
کیا مصیبتین اُٹھاتے ہین اپنے لڑکون کے دودھ پینے کے لئے ہمارے چھوٹے
چھوٹے بچون کو اُنکی ماؤن سے جدا کرکے ہاتھہ پانون باندھہ کر ملخ مین لے
جاتے ہین ہرگز اُن مظلومونکی فریاد وزاری نہین سنتے وہان بن دانے پانی
ذبح کرکے کھال کھینچتے پیٹ پھاڑتے کھوپریون کو توڑتے جگر کو چاک کرتے
قصائیون کی دوکانون مین لیجاکر چھریون سے کاٹتے ہین اور سیخ مین پروکر
تنور مین بھونتے ہین ہم یہہ مصیبتین دیکھکر چپ رہتے ہین کچھہ نہین کہتے اونٹ نے
کہا جسوقت ہم اِن کے ہاتھون اسیر ہوتے ہین ہمارا یہہ حال ہوتا ہی کہ رسیان نتھنون
مین پھناکر سارہان کھینچتے ہین اور بہت سا بوجھہ پیٹھون پر لاد کر اندھیری راتو
مین ٹیلون اور پہاڑون کی راہ سے لے جاتے ہین غرض پیٹھین ہماری کجاؤن
کے ہچکولون سے لگ لگ جاتی ہین پانون کے تلوے پتھرون سے زخمی ہوتے
ہین اور بھوکے پیاسے جہان جی چاہتا ہی لئے پھرتے ہین ہم بچارے لاچار
فرمانبرداری اِن کی کرتے ہین ہاتھی نے کہا جسوقت ہم اِنکے قید ہوتے ہین
گلون مین رسیان پانونمین ہیکڑے ڈال کر ہاتھون مین آنکس لوہے کے لے کر
داہنے بائین اور سر پر مارتے ہین گدھے نے کہا جس گھڑی ہم اِن کے مقید ہوتے
ہین ہمارے منہہ مین لگام پیٹھون پر زین کمر مین تنگ باندھہ کر لڑائیون اور معرکون
مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے ہین ہم بھوکے پیاسے آنکہین گرد غبار سے آلودہ

رن مین جا کر تلوارین منہہ پر نیزے اور تیر سینون پر کھاتے ہین اور خون کے
دریا مین پیرتے ہین چرخ نے کہا جس گھڑی ہم اِن کی قید مین گرفتار ہوتے ہین
عجب طرحکی مصیبتین اُٹھاتے ہین پانون مین رسیان منہہ مین لگامین اور
دہانے لگا کر باندہ رکھتے ہین ایک دم نہین چھوڑتے کہ اپنی ماداؤن کے پاس
جا کر کچھہ ہوس اپنے جی کی مٹاوین سائیس و نفر پیٹھون پر پالان لاد کر سوار
ہوتے ہین لکڑیان اور کوڑے ہاتھون مین لے چوتڑ اور منہہ پر مارتے ہین اور
جو منہہ مین آتا ہی گالیان اور فحش بکتے ہین مرتبہ سفاہت کا یہان تک ہی کہ بشیر
اپنے تئین اور اپنی بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سناتے اور کہتے ہین کہ اسکے مالک
اور مول لینے والے اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدھے کا فلانا ہے
سب گالیان اِنپر اور اِنکے مالکون پر ہوتی ہین سچ ہی کہ وے لائق بھی اُسی
کے ہین اگر بادشاہ اس جہالت و سفاہت اور فحش بکنے پر اُن کے غور کرے تو
معلوم ہو کہ تمام جہان کی بُرائی و بد ذاتی اور جہل و نادانی اِن مین بھری ہی
پھر بھی اِن بد ذاتیون سے حذر نہین رکھتے خدا اور رسُول کی وصیت و نصیحت
کو کان مین ہرگز جگہہ نہین دیتے حالانکہ آپ ہی اِن آیتون کو پڑھتے ہین
وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ حاصل اِسکا یہہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا سے
چاہتے ہو تو اور وںکے بھی گناہون سے درگذر و قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ
لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ یعنے حکم کر اے محمد مومنون سے کہ کافرون کے قصورون
سے درگذرین وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ یعنے
جتنے درند و چرند و پرند کہ روے زمین پر پھرتے چلتے اور ہوا پر اُڑتے ہین
اُنکا بھی جتھا تمہارا سا ہی لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ
تَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ یعنے جس گھڑی اونٹون

پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اور کھو پاک ہی وہ اللہ جسنے ایسا
جانور ہمارے تابع کیا کہ ہم ہرگز اُسپر قادر نہو سکتے تھے اور ہم خدا کیطرف
رجوع کرنیوالے ہین جس گھڑی خچر اِس کلام سے فارغ ہوا اونٹ نے سوَر سے
کہا کہ تیرے گروہ نے جو ظلم آدمیون کے ہاتھ سے اُٹھایا ہو تو تو بھی کہہ اور
ایسے بادشاہ عادل کے سامہنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی کرکے ہمارے اسیرونکو
اُنکے ہاتھون سے مخلصی بخشے کیونکہ تیرا بھی گروہ چرندون سے ہی ایک حکیم نے
کہا کہ سوَر چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا ہی تو کہ
اُسکے دانت باہر نکلے ہوئے ہین اور مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا یہہ
چرند ہی کیونکہ کُھر رکھتا ہی اور گھاس بھی کہاتا ہی تیسرے نے کہا یہہ درندون
چرند و بہائم سے مرکب ہی جسطرح شُتر گاؤ مرکب ہی بیل اور اونٹ اور چیتے
سے اور شُتر مُرغ کہ شکل اُسکی طائر اور اونٹ دونون مین ملتی ہی سوَر نے
اونٹ سے کہا کہ مین کچھہ نہین جانتا ہون کیا کہون اور کِسکا شکوہ کرون مجھہ مین
بہت سا اختلاف کرتے ہین جو کہ مُسلمان ہین ہمکو مسخ و ملعون سمجھکر ہماری صورتون
کو مکروہ اور گوشت ناپاک جانتے ہین اور ہمارے ذکر سے پرہیز کرتے ہین اور
رُومی ہمارا گوشت رغبت سے کھاتے ہین اور متبرک سمجھتے ہین اور قربانی کرنا
بہت ثواب جانتے ہین اور یہودی ہمسے بغض و عداوت رکھتے ہین بے گناہ ہمین
گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اِسلئے کہ اِن کو نصارا اور رومیون سے
عداوت ہی اور ارمنی ہمکو بیل بکری کی مانند جانتے ہین فربہی اور موٹے
گوشت اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجھتے ہین اور یونانی طبیب ہماری چربی
کو اکثر دوا مین مستعمل کرتے ہین بلکہ اپنی دواؤن مین بھی رکھہ چھوڑتے ہین چرواہے
اور سائیس ہمکو اپنے جانورون اور گھوڑون کے پاس اِصطبل اور چراگاہ مین

رکھتے ہین کیونکہ ہمارے وہان کے رہنے سے گھوڑے اور جانور اُنکے بہت بلاؤن سے محفوظ رہتے ہین منتری اور جادوگر ہماری کھال کو اپنی کتابون اور جادؤن کے جنتروں مین دھرتے ہین موچی اور موزے ساز ہماری گردن اور موچھون کے بالون کو بہت چاہ اور خواہش سے اُکھاڑ رکھتے ہین کہ وے اُنکے بہت کام آتے ہین ہم حیران ہین کچھ کہہ نہین سکتے کسکا شکر کرین اور کسکا شکوہ جس گھڑی سوّر یہہ سب کہہ چکا گدھے نے خرگوش کیطرف دیکھا تو یہہ اونٹ کے پاس کھڑا تھا کہا اے کہ تیرے انبائے جنس پر جو کچھہ انسانون کا ظلم ہوا ہو بادشاہ کے سامھنے بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہوکر ہمارے اسیرون کو اُنکے ہاتھون سے مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم اِن سے دور رہتے ہین اِن کے دیس کا رہنا چھوڑ کر گڑھون اور جنگلون مین رہنا اختیار کیا ہی اسلئے اِنکے ظلم سے محفوظ رہتے ہین لیکن کتون اور شکاری جانورون سے سخت حیران ہین کہ ہمارے پکڑنے کے لئے آدمیون کی مدد کرکے ہماری طرف لے آتے ہین ؛ ہرن بیل اونٹ بکری اور وحشی جو ہمارے بھائی بند پہاڑون مین پناہ پکڑے ہوئے ہین سبکو اُنکے ہاتھون گرفتار کروا دیتے ہین پھر خرگوش نے کہا کہ کتے شکاری اس مین معذور ہین اُن کی مدد کیا چاہین کہ یے بھی ہمارے گوشت کہانیکی رغبت رکھتے ہین ہمارے ہم جنس نہین بلکہ درندون سے ہین لیکن گھوڑے تو بہائیم سے ہین اور ہمارا گوشت بھی نہین کہاتے یے کیون اِن کی مدد کرتے ہین مگر یہہ اسیر اِن کی نادانی اور حماقت ہی

## پانچوین فصل گھوڑیکی تعریف مین

آدمی نے جس گھڑی خرگوش سے یے سب باتین سُنین کہا بس چُپ رہ گھوڑے کی تو نے بہت مذمت کی اگر یہہ جانتا کہ وہ سب حیوانون سے بہتر اور

آدمی کے تابع ہی تو اتنا بیہودہ نہ بکتا بادشاہ نے اُس آدمی سے پوچھا کہ اِس
مین کیا بہتری ہی اُس نے کہا حضرت گھوڑے مین نیک خصلتین اور خوبیان
بہت سی ہین صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب ڈیل ڈول مین خوش نما حواس
درست رنگ صاف شعور مین بہتر دوڑ مین چست سوار کے تابع داہنے بائین
آگے پیچھے جدھر وہ پھیرے جلدی پھرے دوڑ دھوپ مین مُنہہ نہ موڑے بادب
ایسا کہ جب تلک سوار پیٹھ پر بیٹھا رہتا ہی پیشاب لید نہین کرتا اگر دم کہین کیچڑ
یا پانی مین بھیگ جائے نہین ہلاتا اسواسطے کہ سوار پر چھینٹ نہ پڑے ہاتھی کا سا
زور سوا گو سوا خود و بکتر و زرہ اور اپنی لگام و زین اور پاکھر سمیت پانسو من کا
بوجھ اُٹھا کر دوڑتا ہی صابر و متحمل اتنا کہ لڑائیون مین نیزے اور تیر کے
زخم سینے اور جگہ پر کھا کر چُپ رہتا ہی ڈانٹ ڈپٹ مین ایسا کہ ہوا اُس کی
گرد کو نہ پہنچے اگر ٹکر مین جیسے بھلا سانڈ کو دھپا ندچیتے کی سی اگر سوار نے شرط
لگائی تو اُس نے جلدی دوڑ کر اپنی ہی سوار کو آگے لے پہنچایا یہ سب
خوبیان گھوڑے کے سو اِس مین ہین خرگوش نے کہا اِن خوبیون کے ساتھہ
ایک عیب بھی بڑا ہی کہ سب خوبیان اُس مین چھپ جاتی ہین بادشاہ نے
پوچھا وہ کیا عیب ہی اُسے بیان کر اُسنے عرض کیا کہ نپٹ احمق اور جاہل
ہی دوست اور دشمن کو ہرگز نہین پہچانتا اگر دشمن کی ران نیچے گیا تو
پھر اُسیکا تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا اور تمام عمر پرورش پاتا ہی لڑائی
مین دشمن کے اشارے سے اُسی پر دوڑتا اور حملہ کرتا ہی یہہ خصلت اِس
مین تلوار کی سی ہی وہ تو بیجان ہی دوست اور دشمن مین امتیاز نہین کر سکتی
جسطرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہی ویسا ہی اگر مالک یا بنانے
والے کی گردن پر پڑے بے تامل اُسکا سر تن سے جدا کرے اپنے اور بیگانے

مین کچھہ فرق نہین جانتے یہی خصلت آدمیون مین ہی کہ ماباپ بھائی بہن
اور اقربا کے ساتھہ دشمنی کرتے ہین اور کیا کیا مکر و فریب وقوع مین لاتے ہین
جو سلوک کہ دشمن سے کیا چاہئیے وہی اپنے یگانون سے کرتے ہین چھٹ
پن مین ماباپ کا دودہ پیتے اور گود مین پرورش پاتے ہین جوانی کے عالم
مین دشمن بن جاتے ہین جسطرح حیوانون کا دودھہ پیتے اور اُن کی کھال اور
بالون سے لباس بنا کر فایدہ اُٹھاتے ہین پھر آخر اُنہین حیوانون کو ذبح
کرکے کھال کھینچتے ہین اور پیٹ چاک کرکے آگ کا مزا چکھاتے ہین بے مروتی
اور بے رحمی سے احسان اور فایدے جو اُن سے اُٹھاتے ہین یکسر بھول جاتے
ہین جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ ہوچکا گدھے نے
اُسے کہا بس اتنی مذمت نہ چاہئیے کون ایسا شخص ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے
بہت سی فضیلتین اور نعمتین بخشین اور ایک نعمت سے کہ اُن فضیلتون سے
زیادہ ہو محروم نہ رکھا اور کون ایسا ہے کہ سب نعمتون سے اُسے بے نصیب رکھا
اور ایک نعمت کہ کسی کو نہ دی اُسے نہ عطا کی ایسا دنیا مین کوئی نہین کہ
جس مین سب بزرگیان اور نعمتین ہون مگر بانیان اُس واہب بے منت
کی کسی جنس مین منحصر نہین بخششین اُسکی سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تھوڑی
جسکو مرتبہ خاوندی کا بخشا اُسکو داغ غلامی کا بھی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیا
کچھہ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری سب خوبیان اور بزرگیان عطا
کین یہان تک کہ بعضے قومون نے اُن کو جہالت سے اپنا خدا سمجھا پھر بھی
گہن کے عیب سے محفوظ نہ رکھا اسواسطے کہ عقل مندون کے نزدیک یہہ دلیل
ہو کہ اگر یہ خدا ہوتے تو کبھو تاریک نہوتے اور نہ گھٹتے اسی طرح تمام ستارون
کو روشنی اور چمک بخشی ساتھہ اسکے یہہ بھی ہی کہ آفتاب کی روشنی مین چھپ

جاتے ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار مخلوقیت کے اِن سے
نمایان ہون یہی حال جنّ و انس و ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان
ہین تو ایک آدھہ عیب بھی ہی کمال اُسی اللہ تعالیٰ کو ہی اور کسیکو نہین
جبکہ گدا اِس کلام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسی کو اللہ نے بہت سی
نعمتین عطا کین ہین اور دوسریکو نہین دین اُسکو لایق ہی کہ شکر ادا کرے
یعنے اُن نعمتون مین دوسریکو شریک کرے جس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے
آفتاب کو روشنی بخشی ہی یہہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پھنچاتا ہی اور
کسی پر منت نہین رکھتا ایسے ہی ماہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے
اپنے مرتبے کے خلق کو روشنی پھنچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دھرتے
اِسی طرح آدمیون کو بھی لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت سی نعمتین
دی ہین یے حیوانون پر بخشش کرین اور نہور انہ رکھین جس وقت کہ بیل
یہہ کہہ چکا سب حیوان داڑھہ مار کر روئے اور کہنے لگے اے بادشاہ
عادل ہم پر رحم کر اور اِن ظالم آدمیون کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے
حکیم اور عالم جنّون کے حاضر تھے بادشاہ نے سنکر اُنکی طرف دیکہا اور کہا
کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدّی آدمیون کی بیان کی سُنی تمنے
اُنھون نے عرض کی کہ ہمنے سُنی اور سب سچ ہی رات دن دیکھتے ہی ہین
کسی عاقل و ہوشیار پر اُنکا ظلم چھپا نہین اِسی لئے جنّ بھی اُنکا ملک
چھوڑ کر جنگل و بیابان مین بھاگے اور ٹیلے پہاڑون دریاؤن مین جا چھپے
اِن کی بد فعلی اور بد اخلاقی کے سبب آبادی کا جانا بالکل چھوڑ دیا جس پر بھی
اِن کی خباثت سے مخلصی نہین پاتے یہان تک ہم سے بدگمان اور بد اعتقاد
ہین اگر کوئی لڑکا یا عورت یا کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو بھی کہتے ہین

کہ جن کا آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس رکھتے ہین اور جنون کے
شر سے پناہ مانگتے ہین حالانکہ کبھی کسی نے نہین دیکھا کہ کسی جن نے آدمی کو
مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چھینے ہون یا چوری کی ہو گھر مین کسی کی سیندھ دی
ہو جیب کتری آستین پھاڑی ہو کسی کی دوکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا
ہو بادشاہ پر خروج کیا ہو کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یہ سب خصلتین انہین
مین ہین ایک دوسرے کی فکر مین رات دن رہتا ہی اس پر بھی ہرگز
توبہ نہین کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہین جب یہہ بھی کہہ چکا چوبدار نے
پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی دربار برخاست ہوا اپنے اپنے مکانون
مین جاؤ صبح کو پھر حاضر ہونا

## چھٹی فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورہ مین

جس گھڑی بادشاہ مجلس سے اٹھا بیدار وزیر سے خلوت مین کہا کہ سوال
وجواب اُن آدمیون اور حیوانون کا سُنا تو نے اب کیا صلاح دیتا ہی
اسکا انفصال کیونکر کیا چاہئے کونسی بات تیرے نزدیک بہتر ہی وزیر
نہایت مرد عاقل و ہوشیار تھا بعد آداب و تسلیمات کے دعا مین دے کر
کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہہ بہتر ہی کہ بادشاہ جنون کے قاضیون اور
مفتیون اور حکیمون کو اپنے پاس بلوا کر اس مقدمے مین مشورت کرے
کیونکہ یہہ قضیہ بڑا ہی معلوم نہین کہ حق کس کی طرف عاید ہی ایسے
امرون مین مشورت ضرور ہی دو چار کی صلاح مین ایک بات متفق ہو
جاتی ہی عاقل و دور اندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امرون مین
بے صلاح و مشورت کے کچھ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اُسکے کہنے
کے حکم کیا کہ ہان تمام اعیان و ارکان جنون کے حاضر ہون چنانچہ موافق

اِس تفصیل کے کہ قاضی آل ہرجیس مفتی آل ناہید دانشمند اولاد بیدار
حکماء گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی ہامان عقلا بنی کیوان اہل عزیمت آل
بہرام کے حاضر ہوئے بادشاہ نے اُنسے فرمایا کہ اے انسان وحیوان ہمارے
یہان نالشی آئے ہین اور ہمارے ملک مین اگر پناہ لی ہی تمام حیوان آدمیو
کے ظلم وتعدی کا شکوہ کرتے ہین یہہ صلاح بتاؤ کہ اُنکے ساتھ کیا کیا چاہیے
اور معاملہ اُنکا کس طرح فیصل کیجیئے ایک عالم آل ناہید سے حاضر تھا اُسنے
عرض کی کہ میرے نزدیک یہہ صواب ہی کہ اے سب جانور اپنا احوال اور جو ظلم
کہ آدمیون کے ہاتھسے اُٹھایا ہو لکھین اور عالمون سے اِسکا فتوی لیوین اگر کوئی
صورت مخلصی کی اِن کے واسطے ٹھہرے گی قاضی مفتی حکم کردینگے کہ ان کو بیچین
یا آزاد کرین یا تکلیف دینے مین تخفیف اور احسان کرین اگر آدمیون نے
حکم قاضیون کا نہ مانا اور حیوان اُن کے ظلم سے بھاگے تو پھر اُنکا کچھ قصور
اور گناہ نہین ہی بادشاہ نے یہہ سُنکر سب سے پوچھا کہ تم اِس مین کیا کہتے
ہو سب نے کہا نہایت خوب اور یہی مصلحت وقت ہی مگر صاحب عزیمت نے
اِسبات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ اے آدمی اگر حیوانون کے بیچنے پر راضی
ہوئے قیمت اُن کی کون دیویگا اُس فقیہہ نے کہا بادشاہ اُسنے کہا اتنا روپیہ
اکٹھا بادشاہ کہان سے پاویگا فقیہہ نے کہا بیت المال سے دیا جائیگا پھر اُس
صاحب عزیمت نے کہا بیت المال مین اتنا خزانہ کہان ہی جو اُن کی قیمت
کو کفایت کرے اور بعضے تو بیچینگے بھی نہین حیوان سے بہت سی احتیاج رکھتے
ہین اور قیمت کی کچھ پرواہ نہین رکھتے چنانچہ بادشاہ وزیر اور بہت سے بھلے
آدمی کہ بیسواری چل نہین سکتے ہرگز اُنکا بیچنا قبول نہ کرینگے اور اِس حکم سے
منکر ہوجائینگے بادشاہ نے کہا پھر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اُس نے کہا میرے

نزدیک صلاح یہہ ہی کہ بادشاہ حیوانون کو حکم کرے کہ سب متفق ہوکر
ایک ہی رات قید سے بھاگ کر ان کے ملک سے دور نکل جاوین جس طرح
ہرن پاڑھے اور بہت سے وحشی اور درند انکا ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہین صبح کو
جبکہ یہ آدمی اُنھین نہ پاوینگے کس پر اسباب لادینگے اور سوار ہونگے لاچار ہوکر
دور کی مسافت کے باعث ان کی تلاش مین نہ جاسکین گے چپکے ہو کر بیٹھ رہینگے
اس مین ان حیوانون کی مخلصی ہوجاویگی بادشاہ نے اس بات کو پسند کیا
اور سب سے پوچھا کہ اسسے جو کہا تمہارے نزدیک بہتر ہی ایک حکیم لقمان کی
اولاد مین تھا اُسنے عرض کی کہ یہہ بات کچھ خوب نہین اور یہہ امر نہایت خلاف
عقل ہی کسی طرح ہو نہین سکتا اس واسطے کہ اکثر حیوانات راتون کو
ان کی قید مین بند ہے اور قید خانے کے دروازے بند چوکیدار وہان متعین
رہتے ہین سب کیونکر بھاگ سکینگے صاحب عزیمت نے کہا کہ بادشاہ اُن سب کو
تمام جنوبکو حکم کرے کہ وہان جاکر قید خانے کے دروازے اور حیوانون کے
پانو کی رسیان کھول کر نکال دین اور سب چوکیدارونکو گرفتار کرلین اور نہ چھوڑین
جبتک کہ وے سب اُن کے ملک سے دور نکل جاوین اس مین بادشاہ کو
نہایت ثواب عظیم ہوگا مین نے انکے حال پر رحم کرکے بطور نصیحت کے حضور مین
گذارش کی ہی اگر حسن نیت سے بادشاہ اس احسان کا قصد کرے اللہ تعالے
بھی بادشاہ کی مدد اور اعانت کریگا خدا کی نعمتون کا یہی شکر ہی کہ مظلومون
کی مدد اور خلاصی کرے لوگ کہتے ہین کہ بعضے پیغمبرون کی کتابون مین لکھا ہی
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے بادشاہ مین نے تجھے روئے زمین پر اسواسطے
نہین مسلط کیا ہی کہ مال جمع کرے اور دنیا کی حرص وہوس مین مشغول رہے
بلکہ اس لئے کہ مظلومون کی داد کو پہنچے کہ مین بھی اُن کی داد کو پہنچتا ہون اگرچہ

وے کافر ہون بادشاہ نے پھر سب سے پوچھا کہ تم اِس مین کیا کہتے ہو سب نے اُسکو
پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہی مگر ایک حکیم کیوانی اِس بات پر راضی نہ ہوا
بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہہ کام بہت مشکل ہی کسی ڈھب سے ہو نہین
سکتا اِس مین مفسدے اور خطرے بہت سے ہین کہ پھر وے کسی طرح اصلاح
پذیر نہین ہو سکینگے بادشاہ نے کہا تجھے اِس مین کِس چیز کا خوف ہی بیان کر
کہ ہم بھی معلوم کرین اُسنے عرض کی کہ حضرت جسنے یہہ مخلصی کی صورت حیوانون
کے واسطے بیان کی نہایت غلطی کی جس گھڑی نے آدمی صبح کو اُٹھکر حیوانون
کو نہ پاوینگے اور اُن کے بھاگنے سے خبردار ہونگے یہی جانینگے کہ یہہ کام کسی انسان کا
نہین اور حیوانون کی تدبیر سے بھی ممکن نہین ہی بلکہ یہہ مکر و فریب جنون کا
ہی بادشاہ نے کہا سچ ہی اِس مین کچھہ شک نہین تُنے ہمین پر گمان کرینگے
حکیم نے عرض کی جہان پناہ جسوقت تُنے حیوان اُن کے ہاتھون سے نکل گئے
اور اونکے فائدون مین خلل آیا نہایت غم و تاسف کرینگے اور جنّون کے دشمن
ہو جائینگے آگے سے تو دشمن ہی ہین اب زیادہ بغض و دشمنی رکھینگے حکیمون نے
کہا ہی کہ مرد عاقل وہی ہی کہ دشمنون مین صلح کروا وے اور آپ اُن کی
عداوت سے محفوظ رہی یہہ بات سُنکر سب جنّون نے کہا کہ یہہ سچ کہتا ہی
بعد اُس کے ایک حکیم نے کہا کہ ہم اُن کی عداوت سے کیون خوف کرین دشمنی اُن کی
ہمسے پیش نجائیگی جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف اور سُبک ہین کہ آسمان
پر اُڑ جاتے ہین اور آدمیون کے جسم مٹی کے ہین نیچے ہی رہتے ہین اوپر نہین جا سکتے
ہم اِن مین بے تکلیف چلے جاتے اور دیکھتے ہین یہہ ہمین نہین دیکھہ سکتے پھر کس
چیز کا خوف ہی حکیم کیوانی نے اِس کا جواب دیا کہ افسوس تو کچھہ نہین سمجھتا
انسان اگرچہ خاکی ہین پر اُن مین بھی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہم پر

فضیلت رکھتے ہین اور بہت سے مکر و حیلے جانتے ہین اگلے زمانہ مین آدمیون اور جنونمین بہت سے معرکے ہوئے ہین کہ اُن کے سننے سے عبرت آتی ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال سے ہمین بھی مطلع کر کہ حقیقت اُسکی کیا ہی ہم بھی معلوم کرین حکیم نے کہا آدمیون اور جنونمین عداوت طبعی اور مخالفت جبلی قدیم سے چلی آتی ہی کہ بیان اُسکا نہایت طول طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچھ تھوڑا سا جو بیان ہو سکے ابتدا سے بیان کر

## ساتوین فصل انسان اور جنونکی مخالفت کے بیان مین

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اُسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے زمانے مین کہ خدا نے آدم کو پیدا نہ کیا تھا تمام روئے زمین پر جن رہتے تھے جنگل اور آبادی اور دریا سب اُن کے عمل مین تھا جبکہ بہت دن گذرے نبوت و شریعت دین و ملک اور بہت سی نعمتین حاصل ہوئین نافرمانی اور گمراہی کرنے لگے نبیونکی وصیت و نصیحت کو نہ مانا اور تمام روئے زمین پر فساد برپا کیا اُن کے ظلم سے زمین اور رہنے والے زمین کے تھے خدا کی درگاہ مین نالشی ہوئے اور فریاد و زاری کرنے لگے جبکہ ایک زمانہ اور گذرا اور اُن کے نفاق و ظلم نے روز بروز ترقی کی اللہ تعالی نے ایک فوج ملائیک کی روئے زمین پر بھیجی اُنھون نے یہان آکر جنون کو مار کر نکال دیا اور بہتون کو قید و اسیر کر لیا اور زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین نے حضرت آدم و حوا کو فریب دیا انہین قید یون مین تھا عمر اُس کی بہت تھوڑی تھی کچھ جانتا نہ تھا اُنھین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم و رسومات اُن کی اختیار کی جب کہ اُنکا علم سیکھ کر جوان ہوا اُس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ امر و نہی کے احکام جاری کرتا کہ جبکہ اُسپر بھی ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے اُن فرشتون سے جو روئے زمین پر رہتے تھے کہا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً مِّنْ غَیْرِکُمْ وَاَرْفَعُکُمْ اِلَی السَّمَآءِ

یعنے

یعنے خلیفہ زمین کا مین اُسکو کرونگا جو تم مین سے نہین ہی اور تمھین آسمان
پر بُلا لونگا ان فرشتون نے جو ایک مدت سے یہان رہتے تھے یہان کی جدائی
کے سبب اِس بات کو مکروہ جانکر خدا کو یون جواب دیا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
یعنے پیدا کیجئے گا آپ اِس شخص کو جو روئے زمین پر فساد اور خونریزی کرے
جس طرح کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجھے پاک جانتے ہین
اللہ تعالے نے فرمایا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جس فایدے کو ہم جانتے ہین تمہین
اُسکے کچھ خبر نہین اور قسم ہی مجھکو اپنی کہ آدمؑ اور اُسکی اولاد کے بعد کسی ملک
وجن اور حیوان کو زمین پر نہین رکھنے کا غرض کہ جس گھڑی آدم کو اللہ تعالے
نے پیدا کرکے روح کو اُن کے جسم مین پھونکا اور اُن سے حوّا کو پیدا کیا
اُس وقت تمام فرشتون سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو سجدہ کرو اُنھون نے
بموجب حکم الہی کے سجدہ کیا اور آدمؑ کے تابع ہوے مگر عزازیل نے سجدہ
نہ کیا جہالت وحسد کے باعث خدا کے حکم سے مُنکر ہوا یہہ سمجھا کہ آگے مین رئیس
ومالک تھا اب اُنکا تابع ہونگا اسلئے حسد وبغض سے آدم کا دشمن ہوگیا
پھر اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو جنت مین داخل کرو غرض
جسوقت آدم بہشت مین پہنچے جناب الہی سے یون ارشاد ہوا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ حاصل اِس آیت کا یہہ ہی کہ اے آدم تم اپنے قبیلے سمیت اِس
بہشت مین رہو اور جو تمہارا جی چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اِس درخت کے پاس نہ
جائیو اگر اُسکے نزدیک جاؤگے تو گنہگار ہوگے یہہ جنت جو اللہ تعالی نے حضرت
آدم کو رہنے کے لئے عطا کی ایک باغ ہی پورب کیطرف یا قوت کے پہاڑ پر

وہان کسی آدمی کا مقدور نہین کہ جا کر اُس پر چڑھ سکے زمین وہان کی اچھی ہوا
معتدل ہمیشہ ایّام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت سی جاری درخت ہرے
ہرے میوجات بکثرت پہلے اور اقسام اقسام کے پھول پھل لگے حیوانات
وہان کے کسیکو ستاتے نہین طایر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ کے
ڈالیون پر بیٹھے چہچہے کیا کرتے ہین آدم وحوّا وہان پر بخوشی رہنے لگے اِن
دونون کے سر پہ بال بہت بڑے بڑے پانو تلک لٹکتے تھے تمام بدن اُن کا
بالون سے چھپا رہتا تھا اُسپر نہایت زیب وجمال اُنکا تھا نہرون کے کنارے
چمن مین بخوبی سیر کرتے پھرتے اقسام اقسام کے میوے کھاتے اور نہرون سے
پانی پیتے بے محنت ومشقت یہہ سب کچھ میسّر تھا ہل جوتنا کھیتی کرنا بیسنا پکانا کاٹنا
کپڑا بُننا دھونا یہہ ایک بھی محنت اُنھن نہ تھی جیسا اِس زمانے مین اولاد اُنکی
اِن بلاؤن مین گرفتار ہی جسطرح اور حیوانات وہان رہتے تھے اُسی طرح نے
دونون بحفظ وآرام تمام اوقات بسر کرتے کچھ غم نہ تھا اور جتنے درخت و
حیوانات وہان تھے سبکے نام اللہ تعالیٰ نے آدم کو بتلا دیئے اور فرشتون
سے نام اُنکا پوچھا تو جانتے نہ تھے حیران ہو کر چپکے ہو رہے آدم سے جسوقت
پوچھا اُنھون نے پوچھتے ہی سب کے نام بتلا دیئے اور فائدہ ونقصان اُنکا
سب بیان کیا فرشتون نے جو یہہ حال دیکھا سبکے سب تابع ہوئے اور آدم
کو آپ سے بہتر جانا عزازیل نے جبکہ یہہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور بھی بغض وحسد
نے اُسکی ترقی کی اِس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر وفریب سے اِن کو ذلیل کیا چاہیے
چنانچہ ایک دن ناصح بن کر اُنکے پاس گیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے جو تمکو بزرگی
فصاحت مبا نکی عطا کی ہی آج تک یہہ نعمت کسی کو نہین دی اگر اِس درخت
سے تم کچھ کہاؤ تو اِس سے زیادہ علم وفضل تمھین حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی وآرام

تمام یہان رہو کبھی موت نہ آوے سدا چین کیا کرو جس گھڑی اِس ملعون
نے قسم کھا کر کہا اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ یعنے مین تمہین نصیحت کرتا ہون یے اُسکے
فریب مین آگئے حرص سے بیتیں دستی کرکے اُس درخت سے کہ جسّے اللہ تعالےٰ
نے کھانا منع کیا تھا کچھ کھایا لباس بہشتی جو پہنے ہوئے تھے فی الفور سب بدن سے
اُتر پڑا درختون کے پتّے لیکر بدن چھپانے لگے لمبے لمبے بال جو سر پہ تھے وے
بھی گر گئے ننگے ہوگئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اور سیاہ ہوگیا غرض رُسوا
ہوئے حیوانون نے جو یہہ حال اُنکا دیکھا صورتین اُن کی مکروہ معلوم ہوئین
نفرت سے بھاگے یے وہان نہایت ذلیل ہوئے فرشتون کو حکم ہوا کہ اب اُن کو
بہشت سے نکال کر پہار سے نیچے ڈال دو فرشتون نے ایسی جگہہ ڈالا کہ وہان
پھل پتّے کچھہ نہ تھے بہرکیف زمین پر آکر ایک مدت تک اِس غم والم مین رو یا
کئے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوئے جبکہ اِس غم والم مین ایک زمانہ
گذرا اللہ تعالیٰ نے رحم کرکے اُن کی توبہ کو قبول کیا اور گناہ بخشا ایک فرشتے
کو زمین پر بھیجا اُس نے یہان آکر زمین کھودنا ہل جوتنا بونا کاٹنا پیسنا خمیر کرنا روٹی
پکانا کپڑا بُننا سینا لباس بنانا یہہ سب اُن کو سکھایا جب کہ اولاد بہت سی ہوئی
جن بھی آکر ملے درخت لگانا مکان بنانا اور بہت سی صنعتین اُن کو سکھائین اِس
مین اِن کے اُن کے دوستیان ہوئین بہت مدت تک اسیطرح زندگی بسر
کرتے تھے پر جب کبھی ابلیس لعین کے مکر و فریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی
کو جنون کے طرف سے بغض وحسد کا خیال گذرتا جس گھڑی قابیل نے ہابیل کو قتل
کیا ہابیل کی اولاد کو یہی خیال گذرا کہ جنون نے اُسکو سکھلایا اِسّے اور بھی اُن کو
جنون کے ساتھہ دشمنی وعداوت ہوئی اور اُن کے دفع کرنے کے واسطے مکر و
حیلے کرنے لگے سحر افسون دعا تعویذ شیشے مین بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جسّے

جنّون کو تکلیف پہنچے عداوت سے کرتے تھے اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتے جبکہ
اللہ تعالی نے حضرت ادریس پیغمبرؑ کو بھیجا اُنھون نے آکر آدمیون اور جنّون مین
صلح کروادی اور سبکو دین و اسلام کی راہ دکھلائی جنّ بھی آدمیون کے ملک
مین آئے اور اُن سے ملکر اُنہی مین رہنے لگے اسیطرح طوفان ثانی تلک اور
بعد اُسکے بھی حضرت ابراھیم خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جبکہ حضرت
ابراہیم کو نمرود نے آگ مین ڈالا پھر آدمیون کو بھی گمان ہوا کہ جنّون نے نمرود
کو گوپھن بنانا سکھایا اور یوسف کے بھائیون نے جب یوسف کو کوئے مین ڈالا
اُسکو بھی اُنھون نے جنّون کے فریب سے جانا یہہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا
حضرت موسی پیغمبر جب دنیا مین آئے اُنھون نے بھی آپس مین اُن سے صلح کروادی
اور بہت سے جنّ حضرت موسی کے دین مین آئے جبکہ حضرت سلیمان ابن داؤد کو
اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا اور روئے زمین کے سب بادشاہ
پر غلبہ دیا سارے جنّ و انس اُنکے تابع ہوئے تب جنّون نے از راہ فخر کے
آدمیون سے کہا کہ سلیمان کو یہہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھ لگی ہے اگر جنّ
مدد نہ کرتے جس طرح اور بادشاہ ہین ویسے ایک شے بھی ہوتے اور ہمیشہ
اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیون کو وہم مین ڈالتے تھے جس گھڑی حضرت
سلیمان نے وفات پائی اور جنّون کو خبر نہ ہوئی سب حیران تھے کہ حضرت سلیمان
کہان ہین تب آدمیون کو یقین ہوا کہ اگر یہ غیب دان ہوتے تو اتنا حیران
نہ ہوتے اور بلقیس کی خبر جسوقت ہدہد کے زبانی حضرت سلیمان کو پہنچی سب سے
فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ بالقیس کا تخت قبل اُسکے آنیکے اُٹھا لاوے ایک جنّ
کہ نام اُسکا اضطوس بن ایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا جلد اُٹھا لاؤن
کہ آپ اپنے مکان سے نہ اُٹھنے پاوین حضرت سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا ہون

اسسے بھی زیادہ جلدی ہوا آصف بن برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تھا کہا کہ مین
ایک پل مین لاؤنگا اور لے ہی آیا جسوقت حضرت سلیمان نے تخت دیکھا بیہوش
ہوگئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان ہمسے بزرگی زیادہ
رکھتے ہین شرمندہ اور سرنگون ہوکر وہان سے پھرے اور سب آدمی اُن
کے پیچھے تالیان بجاتے ہوئے چلے جنّ نہایت ذلیل ہوکر بھاگے اور بعضی
ہوگئے حضرت سلیمان نے اُن کے پکڑنے کے لئے پیچھے فوج بھیجی اور بہت سے
عمل اُن کے قید کرنے کے بتلا دئے اور یہہ کہا کہ جنّ اِس طرح شیشے مین بند
ہوتے ہین اور کتاب اُنھین عملیات مین تصنیف کی چنانچہ وہ کتاب بعد وفات
کے ظاہر ہوئی جس گھڑی حضرت عیسیٰ دنیا مین آئے اور تمام جنّ و انس کو
دعوت اسلام کی کی اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتلا کر فرمایا کہ آسمان پر
اِس طرح سے جا کر فرشتون سے قرب حاصل کرتے ہین بعضے جنّ حضرت
عیسیٰ کے دین مین آکر عابد و پرہیزگار ہوئے اور آسمان تک جانے لگے
ہمیشہ آسمان کی خبر سُنکر یہان کاہنون سے آکر کہتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے
پیغمبر آخر الزمان کو پیدا کیا اور وے آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے
اسوقت کہنے لگے اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا
نہین معلوم دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہہ برا ہوا یا خدا اُن کو
ہدایت کیا چاہتا ہی اور بعضے جنّ دین و اسلام قبول کرکے مسلمان ہوئے
چنانچہ اُن کے اور مسلمانون کے بیچ آج تک صلح چلی جاتی ہی جبکہ حکیم یہہ سب
کہہ چکا پھر یہہ کہا کہ اسی جنّوں اب اِن کو نہ چھیڑو اور آپس مین فساد نہ کرو عداوت
قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو مآل اُسکا اچھا نہین ہی یہہ عداوت پتھر کی آگ
ہی جسوقت ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیوگی خدا اپنا ہ مین رکھے جس گھڑی

ہے دشمنی کرکے ہم پر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہی جب کہ سب نے
یہہ عجب قصہ سُنا ہر ایک نے سر جھکایا اور متفکر ہوا بادشاہ نے اُس حکیم سے
پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی جسکے سب ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور
ہمسے پناہ لی ہی اِن کے جھگڑے کو کس طرح فیصل کیجئے اور راضی کرکے اپنے
ملک سے رخصت کیجئے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تامّل کے معلوم ہوتی ہی
جلدی مین کچھ نہین ہوسکتا میرے نزدیک اب یہہ صلاح ہی کہ بادشاہ کل
صبح کو بار عام مین بیٹھے اور اُن سب کو بلواکر ہر ایک کی دلیل وحجّت سنے بعد
اُسکے جو صلاح و مناسب وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمت نے کہا کہ
اِنسان نہایت فصیح و بلیغ ہین اور رہے حیوان اُس مین عاجز کچھہ بول نہین سکتے
اگر اُن کی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھہ جواب نہ دے سکے تو اُن کو انھین
کے حوالے کیجئے گا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رکھین حکیم نے کہا یہہ اُن کی
قید مین صبر و سکونت کرین زمانہ ہمیشہ برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کردیگا
جسطرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو
بُختنصّر کے ظلم سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل
ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے نجات دی
یہہ زمانہ کسی پر یکسان نہین گذرتا مانند دایرہ چرخ کے ہمیشہ اِس عالم موجودات
پر بموجب احکام الٰہی کے پھرتا ہی ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ ہزار
برس مین یا چھتیس ہزار برس مین یا تین سو ساٹھہ ہزار برس مین یا ایک
دن مین جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرتا ہی سچ ہی
کہ نیرنگی اِس زمانہ بوقلمون کی کسی کو ایک دیتے یہہ نہین رکھتی

## آٹھوین فصل اِنسانون کے مشورے مین

بادشاہ

بادشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان وارکان سے خلوت مین مشورت
کرتا تھا انسان بھی وہان اپنے مکان مین ستر آدمی جدے جدے شہرونکے
رہنے والے مجتمع ہوکر آپس مین صلاح کر رہے تھے جسکے خیال مین جو گذرتا تھا
ایک نے کہا کہ ہمارے اور غلامون کے درمیان جو کچھ کلمہ کلام آج ہوا تم
سب نے سُنا اور قضیہ ہنوز فیصل نہ ہوا کچھ تمہین معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے
ہمارے حق مین کیا ٹھہرایا ہی سب نے کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہین
کہ بادشاہ اسی فکر مین گھبرا رہا ہی شاید کہ کل باہر نکلے دوسرے نے کہا کہ مین
یہہ جانتا ہون کل وزیر سے خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی
نے کہا حکیمون اور عالمون کو جمع کرکے کل مصلحت کریگا کوئی بولا یہہ نہین
معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دیوین پر یہہ جانتے ہین کہ بادشاہ
ہمسے موافق ہی اور ہمارے ساتھہ اعتقاد نیک رکھتا ہی ایک نے کہا وزیر کا
خوف ہی ایسا نہ ہو کہ ہم سے پھر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے
نے کہا یہہ امر سہل ہی وزیر کو کچھہ تحفہ تحایف دیکر اپنی طرف کرلینگے مگر
ایک خطرہ ہی سب نے پوچھا وہ کیا ہی کہ قاضی مفتی کے حکم کا کیا ڈر ہی سب نے
کہا یہہ امر بھی سہل ہی انہین بھی کچھہ رشوت دیکر راضی کرینگے آخر وے بھی
ہماری مرضی کے موافق کچھہ حیلے شرعی کرکے حکم کرینگے لیکن صاحب العزیمت مرد عاقل اور
دیندار ہی کسی کی طرف داری نہ کریگا احیانا بادشاہ نے اُسے مشورہ کیا
خوف ہی کہ مبادا ہمارے غلامون کی سعی بادشاہ سے کرکے ہمارے ہاتھون
سے نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے اگر حکیمون سے
مشورہ کیا تو ان کی رائین آپس مین مختلف ہین ایک دوسرے کے مخالف
کہیگا کوئی بات منقح نہین ہونیکی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیون اور مفتیون

سے مشورہ کرے تو ہمارے حق مین کیا کہینگے دوسرے نے کہا عالمون کا
فتوی تین صورتون سے خالی نہین یا حکم کرینگے کہ حیوان کو آزاد کرین یا کہینگے
انہین بیچ کر قیمت لیوین یا کہینگے کہ ان کو زیادہ تکلیف نہ دیوین تخفیف اور
احسان کرین شرع مین یہی تین صورتین ہین ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے
مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر کیا صلاح دیوے دوسرے نے کہا مین جانتا
ہون یہہ کہیگا کہ ان حیوانون نے ہمارے ملک مین آکر پناہ لی ہی اور مظلوم
ہین اُن کی مدد دو بادشاہ پر لازم ہی اس واسطے کہ سلاطین خلیفۂ خدا کہلاتے ہین
اللہ تعالی نے اُن کو اسلئے روئے زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل و انصاف
اور ضعیفون کی مدد اور اعانت کرین ظالمون کو اپنے ملک سے نکال کر
خلق مین احکام شریعت کے جاری کرین کیونکہ روز قیامت کو پرسش انھین
سے ہوگی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لئے کہے
تو قاضی تین حکمون مین ایک حکم کریگا اُسوقت کیا کیا چاہئے سب نے کہا کہ قاضی
نائب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی اُن کے حکم سے کسیطرح پھر نہین سکتے ایک
نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ حیوانون کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے
دوسرے نے کہا کہ یہہ جواب دینگے کہ ہم ان کے مالک موروثی ہین اور یہ
ہمارے جدو آبا کے وقت سے غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار ہی چاہین انھین
چھوڑین اور آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین پھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ
شرعی کاغذ یا گواہون سے ثابت کرو کہ یہہ ہمارے غلام موروثی ہین ایک نے
اُسکا جواب دیا کہ ہم اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانینگے اُسنے
کہا اگر قاضی کہے کہ آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہی اسواسطے کہ یہ سب حیوانون
کے دشمن ہین اور دشمنون کی گواہی شرع مین سُنی نہین جاتین یا کہے کہ یہ سب ہم

اور سرخط کہان ہی اگر سچے ہو تو اُسے لاکر حاضر کرو اُسوقت کیا تدبیر کی جاوے
یہہ بات سنتے ہی سب چپکے ہو رہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے
کہا ہم اِسکا جواب یہہ دینگے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب طوفان مین
ڈوب گئے اور قاضی اگر کہے کہ تم اسبات پر قسم کہاؤ کہ تمے ہمارے غلام
ہین اُس وقت ہم کھینگے کہ قسم مُنکر سے چاہیئے اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا
اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے اور وے قسم کھاکر کہین کہ ہم ان کے غلام
نہین ہین اُسوقت کیا تدبیر کی جاویگی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم کھینگے کہ
حیوانون نے جھوٹی قسم کھائی ہمارے پاس بہت سی دلایل ہین کہ اِس دعوے
پر دلالت کرتی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انھین بیچین اور قیمت لیوین
اُسوقت کیا کرو آبادی کے جورھنے والے تھے انھون نے کہا کہ ہم بیچ کر قیمت نہ
لینگے اور جنگل و ویرانی کے باشندے تھے عرب اور ترک وغیرہ انھون
نے کہا یہہ نہین ہوگا اگر ہم اُسپر عمل کرین تو ہلاک ہوجاوینگے اِسکا ذکر نکرو
جو کہ اُن کے بیچنے پر راضی ہوئے تھے انھون نے کہا اِس مین خلل کیا ہی
انھون نے جواب دیا کہ اگر حیوانون کو ہم بیچین تو نہایت تکلیف اُٹھاوین
دودھ پینا گوشت کھانا بال سے لباس بنانا اُسکے سوا اور مصارف مین لانا
یہہ سب فایدے جاتے رہینگے اِس زندگی سے موت بھلی ہی یہی تکلیف
آبادی کے رہنے والون پر بھی ہوویگی وے بھی اُن حیوانون سے بہت سے
احتیاج رکھتے ہین ہرگز اُن کے بیچنے اور آزاد کرنیکا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اُسکا
خیال بھی جی مین نہ لایو اگر تخفیف اور احسان کرنے پر راضی ہو تو مضایقہ
نہین اِسواسطے کہ یہ حیوان بھی جاندار ہین ہمارا تمھارا سا گوشت پوست رکھتے ہین
اِن کو بھی زیادہ تکلیف سے ایذا پہنچتی ہی تمنے کوئی نیکی ایسی نہین کی تھی کہ

جسکے سبب یہہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانون کو تمہارے تابع کیا اور نہ انھون نے کوئی گناہ ایسا کیا تھا کہ اُسکے سبب خدا نے یہہ سزا دی کہ اِس عذاب مین گرفتار ہوئے وہ مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اُس کے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہین

## نوین فصل حیوانون کے مشورے مین

بادشاہ جسوقت مجلس سے اٹھا اور سب رخصت ہو کر اپنے اپنے مکانون مین گئے بہائیم بھی جمع ہو کر اپس مین صلاح و مشورے کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج جو مناظرہ ہمارے اور دشمنون کے بیچ ہوا سب سُنا تمنے اور قضیہ نہوز فیصل نہ ہوا اب تمھارے نزدیک کیا صلاح ہی ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جا کر بادشاہ کے آگے روئینگے اور اُن کے ظلم کا شکوہ کرینگے شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے چھڑا دیوے آج تو ہم پر کچھہ مہربان ہوا ہی مگر بادشاہ کو لازم نہین ہی کہ بغیر سُنے دلیل و حجت کے حکم کرے اور دلیل و حجت فصاحت بیان اور طلاقت زبان سے ثابت ہوتی ہی چنانچہ پیغمبر نے فرمایا ہی اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْكُمُ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنِّيْ اِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ جو خصومت کرتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور ایک دوسرے سے دلیل و حجت مین ہوشیار زیادہ ہی اُسی کے واسطے مین حکم کرتا ہون پس اگر نادانستہ ایک کا حق دوسرے کیطرف جاوے چاہئے کہ وہ نہ لیوے اگر لیویگا تو اُس کے واسطے مین نار جہنم مقرر کرون گا انسان بھی فصاحت بیان اور جودت زبان ہمسے زیادہ رکھتے ہین ہم کو خوف ہی اسکا کہ اُن کی چرب زبانی سے دلیل و حجت مین ہم ہار جاوین اور وے غالب رہین تمھارے نزدیک اُس کی کیا تدبیر ہی اُس مین خوب سا تامل کیا

چاہیے

چاہئے سب ملکر جو تامّل و فکر کرینگے تو ایک نہ ایک بات اچھی نکل ہی آویگی
ایک نے کہا میرے نزدیک یہہ صلاح ہی کہ قاصدون کو سب حیوانون کے
پاس بھیجکر اپنا احوال ظاہر کرین اور انھین کہلا بھیجین کہ اپنے وکیلون اور
خطیبون کو ہمارے یہان روانہ کرین کہ وے سب یہان آکر ہمارے مددگار
ہووین کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور عقل و فصاحت ہی کہ دوسرے
مین نہین ہی جبکہ بہت سے یار و مددگار جمع ہووینگے ایک صورت مخلصی کی
اور فلاح کی ہوجاوے گی اور مدد اُسی اللہ سے ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی
کرتا ہی سب حیوانون نے کہا بس یہی صلاح ہی چنانچہ چھہ قاصد جو نہایت
معتبر تھے ہر ایک طرف بھیجنے کے واسطے تجویز ہوئے اُن مین سے ایک درندون
کے لئے دوسرا پرندون کیواسطے تیسرا شکاری جانورون کے واسطے چوتھا
حشرات الارض یعنے کیچوے بیر بہوٹی وغیرہ کے واسطے پانچوان ہوام یعنے
کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے چھٹا دریائی جانورون کے واسطے
مقرر کرکے ہر ایک کے طرف روانہ کیا

## دسوان فصل پہلے قاصد کے احوال مین

پہلے قاصد نے جس گھڑی درندون کے بادشاہ ابو الحارث یعنے شیر کے پاس
جاکر کہا کہ آدمیون اور حیوانون مین جنگ کے بادشاہ کے سامہنے مناظرہ
ہورہا ہی حیوانون نے قاصدون کو سب حیوانات کیطرف روانہ کیا ہی
کہ اگر اُن کی مدد کرین مجھکو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہی ایک سردار اپنی
فوج سے میرے ساتھہ کردیجئے کہ وہان چل کر اپنے اپنا جنس کا شریک
ہووے جس وقت اُس کی نوبت آوے انسانون سے مناظرہ کرے بادشاہ
نے قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانون سے کیا دعوی کرتے ہین اسنے کہا

کہ وے کہتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اِن کے مالک ہین شیر نے
پوچھا کہ انسان کس چیز سے فخر کرتے ہین اگر زور قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا
کودنا پھاندنا چنگل مارنا لڑنا پھرنا اُن مین کسی چیز سے فخر کرتے ہون مین ابھی
اپنی فوج کو روانہ کرون کہ وہان جاکر ایک حملے مین انہین متفرق اور پراگندہ
کردیوے قاصد نے کہا بعضے اِن خصلتون سے بھی فخر کرتے ہین ساتھہ اُسکے
بہت سے عمل اور صفتین اور حیلہ ومکر ڈہال تلوار برچھی نیزہ بیل بغض چھری تیر
کمان اور بہت سے ہتھیار بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون کے
واسطے بدن کو زرہ بکتر جلتہ نمد خود سے چھپاتے ہین کہ اُن کے دانت اور چنگل
ہرگز بدن مین ✠ اثر نہ کرین درندون وحشیون کے پکڑنے کے لئے بہت سے
مکر وحیلے کرتے ہین جال اور پھندے بناتے ہین خندقین اور کوئے اور غار
کھود کر منہہ اُن کے مٹی اور گھاس سے الگ بند کرتے ہین جس وقت حیوان
نادانستہ اُن مین جاکر گرتے ہین پھر وہان سے نکلنا محال ہوتا ہی لیکن جنگلی
کے بادشاہ کے سامھنے اِن خصلتون کا کچھہ ذکر نہین ہی وہان فصاحت بیان
اور جودت زبان غلبہ عقل وتمیز اِن سب چیزون کے واسطے دلیلین اور
حجتین بیان ہوتی ہین جس وقت بادشاہ نے قاصد کے زبانی سُنا ایک گھڑی
متفکر ہوکر حکم کیا کہ ہان سب درند ہماری فوجکے آوین بموجب حکم کے قسم قسم
کے درندے شیر بھیڑیئے طرح طرح کے بندر ریوے غرض کہ انواع واقسام
کے جانور گوشت کھانے والے اور چنگل مارنے ہمارے خدمت مین حاضر
ہوئے بادشاہ نے جو کچھہ قاصد کی زبانی سُنا تھا اُن سے بیان کیا اور فرمایا کہ
تم مین کون ایسا ہی کہ وہان جاکر حیوانون کا شریک ہووے جس وقت وہان
جاوے اور دلیل وحجت سے غالب آوے اُسوقت جو کچھہ مجھہ سے طلب کریگا

مین اُسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب درند یہہ سُنکر ایک گھڑی اُس
فکر مین متامل ہوئے کہ اِس کام کے لایق کوئی ہی یا نہین چیتا جو وزیر تھا
اُسنے شیر سے عرض کیا کہ تو ہمارا بادشاہ و سردار ہی اور ہم تیرے تابع
و رعیت ہین بادشاہ کو چاہیے کہ ہر ایک امر مین بصلاح و تدبیر اور دانش
مندون سے مشورہ کرکے حکم کرے اور رعیت کو چاہیے کہ بادشاہ کا
حکم گوش دل سے سُنے اور ہر ایک بات مین اُس کی اطاعت کرے اِس
واسطے کہ بادشاہ بمنزلہ سر کے اور رعیت بجائے اعضا کے ہی جبکہ بادشاہ
و رعیت اپنے اپنے طور طریق پر رہین سب امور درست اور مُلک مین
بندوبست رہتا ہی بادشاہ نے چیتے سے پوچھا وے کون سی خصلتین ہین
کہ بادشاہ و رعیت پر واجب ہین اُنہین بیان کر چیتے نے کہا بادشاہ کو چاہیے
کہ عادل و شجاع و دانشمند ہو ہر ایک امر مین تامل کرے رعیت پر اِس طرح
مہربانی و شفقت کرے جس طرح اولاد پر ماں باپ شفقت و مہربانی کرتے ہین
جس مین صلاح و فلاح رعایا کی ہو اُس مین مصروف رہے اور رعیت کو لازم
ہی کہ بہر صورت بادشاہ کی اطاعت و خدمتگاری و جانفشانی مین حاضر رہے
اور جو ہُنر و صنعت کہ آپ جانتی ہو بادشاہ کو تبلا دیوے اور عیب و ہُنر پر اُسے
اطلاع کرے خدمت گذاری کا حق جیسا چاہیے بجا لاوے اور اپنی احتیاج کو
بادشاہ سے ظاہر کرکے اُسسے مدد اور اعانت چاہے شیر نے کہا تو سچ کہتا ہی
اب اِس مقدمے مین کیا صلاح دیتا ہی چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا
روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے اگر وہان قوت و غلبے اور
شجاعت و حسد کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون مجھے آپ رخصت کیجیے کہ وہان
جاکر بخوبی اُسکا سرانجام کرون بادشاہ نے کہا اِن کامون مین وہان ایک بھی

نہین ہی یوز نے کہا اگر وہان کودنے پھاندنے رکھنے پکڑنے کا کام ہو
اُس کا کفیل مین ہون بھیڑیئے نے کہا اگر وہان حملہ کرنے لوٹنے غارت کرنے
کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون لومڑی نے کہا اگر وہان حیلے ومکر کا کام ہو
اُسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ڈھونڈھنے اور چوری کرنے اور
چھپ رہنے کا کام ہو اُسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر وہان ناچنے کودنے
نقل کرنے کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون بلّی نے کہا اگر وہان خوشامد ومحبت
وگدائی کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون کتّے نے کہا اگر وہان نگہبانی اور
بھوکنے اور دم ہلانیکا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون چوہے نے کہا اگر وہان جھلانے
پھوکنے اور نقصان کرنے کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون بادشاہ نے کہا اِن کامون
مین وہان کوئی بھی نہین ہی بعد اُس کے چیتے کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ
سب خصلتین جو اِن حیوانون نے بیان کین آدمیون کے بادشاہون اور امیرون
کی فوج کیواسطے چاہئے اِن امرون کے لائق وہی ہین اسواسطے کہ اگرچہ
ظاہر مین صورت وشکل اُن کی مانند فرشتون کے ہی مگر سیرتین اُن کی مثل
سباع وبہائم کے ہین لیکن جو کہ علماء فقہا اور صاحب تمیز ہین اخلاق واوصاف
اُن کے مانند فرشتون کے ہین وہان بھیجنے کے واسطے کون ایسا ہی کہ جاکر حیوانون
کے طرف سے مناظرہ کرے چیتے نے کہا سچ ہی لیکن اب آدمیون کے علما وفقہا
یہہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہین چھوڑکر خصلتین شیطانی اختیار کی ہین شب وروز
مکابرے ومجادلے مین اور ایک دوسرے کی عیب وبدی مین رہتا ہی اسی
طرح حاکمون اور بادشاہون نے بھی طریق عدالت وانصاف سے منحرف ہوکر ظلم
وبدعت کی راہ اختیار کی ہی بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی مگر چاہئے کہ بادشاہ
کا قاصد فاضل وبزرگ ہو حق سے نہ پھرے پس کون ایسا ہی کہ وہان بھیجا جاہئے

کہ قاصد کی سب خصلتین اُس مین ہوون اِس جماعت مین کوئی ایسا نہین کہ وہان
جانیکے لایق ہو

## گیارھوین فصل قاصد کے خصلتونکے بیان مین

چیتے نے شیر سے پوچھا کہ وے کونسی خصلتین ہین کہ قاصد مین چاہئین اُنھین بیان
کیجئے بادشاہ نے کہا قاصد چاہئے کہ مرد عاقل وخوش بیان ہو جس بات کو سنے
فراموش نہ کرے بخوبی یاد رکھے راز دل کسی سے نہ کہے امانت واقرار کا حق
جیسا چاہئے بجالاوے زیادہ گو نہو کسی بات مین اپنی طرف سے فضولی نکرے
جتنا اُسے کہہ دیا ہی اتنا ہی کہے جس بات مین بھیجنے والے کی بہتری ہو اُس
مین کوشش وجانفشانی کرے اگر طرف ثانی کچھ طمع دیوے ایسا نہ ہو کہ اُسکی
طرف داری کیواسطے مسلک امانت وہدایت سے منزل ہوکر چاہ خیانت
وضلالت مین سر کے بل گرے دوسرے شہر مین کسی نوع سے اگر فراغت
حاصل ہو اُس کیواسطے رہ نجاوے جلد پھرے اور اپنے مالک کو جو کچھ سُنا
اور دیکھا ہو اُسے آکر اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت وامانت کا مالک سے
چاہئے بجالاوے کسی خوف کے سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہ کرے کیونکہ قاصد پر سب پیغام پہنچانا واجب ہی بعد اُس کے چیتے سے کہا کہ
تیرے نزدیک اِس گروہ مین کون ایسا ہی کہ اِس امر کی لیاقت رکھتا ہو چیتے نے
کہا اِس کام کیواسطے سوائے کلیلہ دمنہ کے بھائی کے کوئی بہتر نہین ہی شیر نے
گیدڑ سے کہا چیتے نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اُس مین کیا کہتا ہی
گیدڑ نے کہا چیتا سچ کہتا ہی خدا اُس کو جزائے نیک دیوے اور مراد کو
پہنچاوے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہان جاکر اپنے ابنائے جنس کیطرف سے
مناظرہ کرے جس وقت وہان سے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا اور انعام
پاویگا گیدڑ نے کہا مین بادشاہ کے تابع ہون لیکن وہان ابنائے جنس میرے

بہت دشمن ہین اُس کی کیا تدبیر کرون بادشاہ نے پوچھا وے کون ہین دمنہ
نے کہا کتے میرے ساتھہ نیٹ دشمنی رکھتے ہین بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہی کہ
وے آدمیون سے نہایت مانوس و مالوف ہو رہے ہین درندون کے پکڑنے
کے لئے اُن کی مدد کرتے ہین بادشاہ نے کہا اُسکا کیا سبب ہی کہ وے انسانون سے
اتنا مربوط ہوکر درندون پر حملہ کرتے ہین اپنے ہمجنسون کو چھوڑ غیر جنس کے
شریک ہووے اسبات سے ریچھہ کے سوا کوئی واقف نہ تھا اُسنے کہا اُسکا
سبب مین جانتا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر ریچھہ نے کہا کتون نے طمائع کی
موافقت اور اخلاق کی مجانست کے سبب آدمیون سے ارتباط بہم پہنچایا ہی
اُسکے سوا بہت سی لذتین کھانے پینے کی وہان حاصل ہوتی ہین اور طبیعتون مین
اُن کی حرص و بخل اور اخلاق بد مثل آدمیون کے ہی بہر زیادہ موجب موافقت
کا ہی اور درندان بدیون سے کنارہ کرتے ہین سبب اُسکا یہہ ہی کہ یہہ کتے
گوشت کھاتے ہین کچا پکا حلال حرام تر و خشک نمکین بے نمک اچھا بُرا جیسا پاتے ہین
اُسکے سوا پھل پھلاری ساگ بھات روٹی دال دودھہ دہی میٹھا کھٹا گھی تیل
شہد حلوا سوا اور جو اقسام آدمیون کے کھانے کی ہین سب کھاتے ہین کچھہ
نہین چھوڑتے درندان چیزون کو کھاتے ہین بلکہ پہچانتے بھی نہین ہین اور حرص و بخل
اُن مین اس مرتبے مین ہی ممکن نہین کہ کسی جانور کو بستی مین آنے دیوین اس
واسطے کہ وہ اگر کچھہ کھانا پیوے اگر کبھی ناگہانی کوئی لوٹری یا گیدڑ کسی گانو مین
رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا بلی یا مردار یا کوئی ٹکڑا روٹی کا چرا لیکر آوے کتے اس سند
سے بھونکتے ہین اور حملہ کرکے آخر وہانسے نکال دیتے ہین اس طمع و حرص کے
باعث ذلیل و خراب کتنے ہین اگر کسی مرد یا عورت یا لڑکے کے ہاتھہ مین روٹی
یا کچھہ اور کھانیکی چیز دیکھتے ہین طمع سے دم اور سر ہلاتے ہین اگر اُسنے حیا سے ایک آدھہ

ٹکڑا اُنکے آگے ڈال دیا کس طرح جلدی دوڑکر اُسکو اُٹھا لیتے ہین کہ دوسرا لینے
نہ پاوے یہ سب بدیان اِنسانون مین بھی ہین اِس موافقت کے باعث
کتّے اپنے ابنائے جنس کو چھوڑ اُن سے جا ملے ہین اور درندون کی گرفتاری کے
واسطے اُن کی مدد اور اعانت کرتے ہین بادشاہ نے کہا کتّے کے سوا اور بھی
کوئی درند ایسا ہی کہ آدمیون سے موافقت اور دوستی رکھتا ہو ریچھ نے
کہا بلّی بھی اُن سے نہایت مالوف ہی بادشاہ نے پوچھا اُس کی موافقت کا کیا
سبب ہی ریچھ نے کہا اُسکا بھی یہی ایک سبب ہی کہ طبیعت اُسکی اور انسانون کی
موافق ہی بلّی کو بھی حرص و رغبت اقسام اقسام کے کھانے کی مثل آدمیون
کے ہی بادشاہ نے کہا اُن کے نزدیک اُسکا کیا حال ہی ریچھ نے کہا یہہ کتّے
سے کچھ بہتر رہتی ہی اسواسطے کہ اُن کے گھرون مین جاکر فرش پر سوتی اور
کھانے کے وقت دسترخوان پر جاتی ہی جو کچھہ وے آپ کھاتے ہین اُسکو بھی دیتے
ہین اور جو کبھی یہہ فرصت پاتی ہی تو کھانے پینے مین اُن کے چوری بھی کرتی
ہی مگر کتّے اُسکو نہین چھوڑتے کہ مکانون مین جانے پاوے اسیواسطے کتّے اور
بلّی مین حسد و بغض رہتا ہی کتّے جسوقت اُسکو دیکھتے ہین اپنی جگہہ سے جست
کرکے اسطرح حملہ کرتے ہین کہ اگر پاوین تو چیتھڑا چیتھڑا کرین اور کھا جاوین اور
بلّی بھی جس وقت کتّون کو دیکھتی ہی ہنہہ نوچتی اور دُم اور بال اپنے گھسوٹتی ہی
نہایت غصّے اور غضب سے پھولتی اور بڑھہ جاتی ہی اُسکا سبب یہی ہی کہ یہہ بھی
اُن کی دشمن ہی شیر نے پوچھا اِن دو کے سوا کوئی اور بھی اُن سے مانوس
ہی ریچھ نے کہا چوہے بھی اُن کے گھرون اور دوکانون مین جاتے ہین مگر اُن کو
آدمیون سے اُلفت نہین ہی بلکہ وحشت کرتے اور بھاگتے ہین بادشاہ نے کہا
اُنکے جانیکا کیا سبب ہی اُسنے کہا یہہ بھی اقسام کے کھانے پینے کی رغبت سے

جاتے ہین بادشاہ نے پوچھا کوئی جانور اور بھی اُن کے یہان جاتا ہی ریچھ نے
کہا نیولے بھی کبھی چوری چھپے کچھ چُرانے اور لے بھاگنے کے واسطے جاتے ہین
پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اِن کے سوا کوئی اور بھی اُنکے گھرون مین جاتا ہی
ریچھ نے کہا اور کوئی نہین جاتا مگر آدمی زبردستی چیتون اور بندرون کو پکڑ
لیجاتے ہین پر یہ وہان جانے سے راضی نہین ہین بادشاہ نے پوچھا کہ بلّی اور
کتّے کس وقت سے انسانون سے مانوس ہوئے ہین ریچھ نے کہا جسوقت سے
بنی قابیل بنی ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہہ احوال کیونکر ہی اُسے
بیان کر ریچھ نے کہا جس گھڑی قابیل نے اپنے بھائی کو جسکا نام ہابیل تھا قتل
کیا بنی ہابیل نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اور اسی لڑائی کی آخر بنی قابیل غالب
آئے شکست دیکر تمام مال اُنکا لوٹ لیا اور مواشی بیل اونٹ گدھے خچر سب
لوٹ کر بہت مالدار ہوگئے اسپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کھانے پکوائے
حیوانون کو ذبح کر کے گلے پائے اُنکے جابجا پہر ایک شہر اور گانون کے گرد بگرد
پھکوائے بلّی اور کتّون نے جو یہہ گوشت کی کثرت اور کھانے پینے کی وسعت دیکھی
اپنے ابنائے جنس کو چھوڑ کر رغبت سے اُن کی بستیون مین آئے اور معین و مددگار
ہوئے آج تک اُنسے ملے جلے رہتے ہین شیر نے جب یہہ قصّہ سُنا نہایت
متاسف ہوکر کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ × اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
اور کئی بار اس کلمہ کو تکرار کہا ریچھ نے بادشاہ سے پوچھا کہ بلّی اور کتّون نے
جو اپنے ابنائے جنس سے مفارقت کی اُنکو اُسکا افسوس کیا ہی شیر نے کہا مجھے اُن
کے جانیکا کچھ افسوس نہین مگر تاسف اِس بات کا ہی کہ حکیمون نے کہا ہی
بادشاہون کے واسطے انتظام و بندوبست مین اِسسے زیادہ کوئی فساد و نقصان
نہین ہی کہ اُنکی فوج کے مددگار جدا ہوکر دشمن سے جاملین اسواسطے کہ یہے

جاکر

جاکر اُسکو اوقاتِ غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے اطلاع کر دینگے
اور ہر ایک امر سے اُسے آگاہ کر کے راہین پوشیدہ اور بہت سے مکر بتلا دیوین
گے یہہ سب بادشاہون کے واسطے اور فوجکے لئے نہایت فساد عظیم ہی خدا
اُن بلّی اور کتّون مین بھی برکت نکرے ریچھ نے کہا جو کچھ بادشاہ نے چاہا خدا نے
وہی کتّون کے ساتھہ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول کی اُن کی نسل سے خیر و برکت
اُٹھا کر بکریون کو دی بادشاہ نے کہا یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر ریچھ نے کہا
اسواسطے کہ ایک کتیا پر بہت سے کتّے جمع ہو کر پیٹ رکھاتے ہین جنّے کے وقت
نہایت شدت و محنت سے آٹھہ دس بچّے اور کبھی اُسسے بھی زیادہ جنتی ہی مگر
کبھی کسی نے بستی یا جنگل مین کتّون کا بہت سا غول نہ دیکھا حالانکہ اُنھین کوئی فوج
بھی نہین کرتا اور بکریان باوجود اسکے تمام سال مین ایک یا دو بچے جنتی ہین اور
ہمیشہ ذبح ہوتی ہین پھر بھی گلے کے گلے جنگلون اور بستیون مین نظر آتے ہین کہ
شمار نہین ہو سکتا اُسکا سبب یہہ ہی کہ کتّے اور بلّی کے بچّون کو کھانے کے باعث
بہت سی آفتین پہنچتی ہین اور کھانیکے اختلاف کے سبب وے امراضِ مختلف کہ
کسی درندہ کو نہین ہوتے اُنھین ہوتے ہین اور اپنی بدی اور آدمیون کے ایذا
کے باعث زندگی بھی اُن کی اور اُن کی اولاد کی کم ہوتی ہی اسیواسطے ذلیل
اور خراب ہین بعد اُسکے شیر نے کلیلہ سے کہا کہ تو اب رخصت ہو وہان جنّون کے
بادشاہ کے روبرو جاکر جس بات کے واسطے مُقرّر ہوا ہی اُسکا سرانجام کر

## بارھوین فصل دوسرے قاصد کے بیان مین

دوسرے قاصد نے جس گھڑی طایرون کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جاکر
احوال ظاہر کیا اُسنے ماجرا جیوانون کا سُنکر حکم کیا کہ سب طایر آنکر حاضر ہون
چنانچہ انواع و اقسام کے طایر جنگلی پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار

خدا کے سوا کوئی نہ جانے بموجب حکم کے اکٹھے ہوئے شاہ مرغ نے اُنسے کہا کہ
آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اُن کے مالک ہین
اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے سامھنے انسانون سے مناظرہ کرتے
ہین بعد اُسکے طاؤس نے وزیر سے کہا کہ طایرون مین کون گویا و فصیح زیادہ ہی
کہ وہان بھیجنے کے لایق ہو اور انسانون سے مناظرہ کرے طاؤس نے کہا
یہان طایرون کی جماعت حاضر ہی جسکو فرمائے وہان جاوے شاہ مرغ نے
کہا مجھے سب کا نام بتلا دے کہ مین انھین بھیجا نو طاؤس نے کہا ہدہد مرغ کبوتر
تیتر بلبل کبک سُرخاب ابابیل کوا کلنگ سنگخوار کنجشک فاختہ قمری ممولا بطہ
بگلہ مرغابی ہزار داستان شتر مرغ وغیرہ یہے سب حاضر ہین شاہ مرغ نے طاؤس
سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے دکھا دے کہ مین دیکھون اور ہر ایک کی خصلت
و وصف معلوم کرون کہ اِس کام کے واسطے کون لایق ہی طاؤس نے
کہا ہدہد جاسوس مصاحب سلیمان ابن داؤد کا یہہ ہی کہ لباس رنگ برنگ
کے پہنے ہوئے بیٹھا ہی وقت بولنے کے اسطرح جھکتا ہی کہ گویا رکوع و سجدہ
کرتا ہی نیکی کے واسطے حکم کرتا اور بدی کو منع کرتا ہی اسی نے سلیمان ابن
داؤد کو شہر سبا کی خبر پہنچائی اور یہہ کہا کہ مینے جو عجایب و غرایب جو دیکھے ہین
وے آپ نے بھی نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپکے واسطے کہ
ہرگز جھوٹھ کا اِس مین دخل نہین وہان ایک عورت ہی کہ جسکی جاہ و حشم کے
بیان مین زبان قاصر ہی سلطنت اُس ملک کی اُسکے اختیار مین ہی اور ایک
تخت نہایت بڑا ہی کہ اُسپر بیٹھی ہی غرض تمام جہان کی نعمتین اُسکے یہان
موجود ہین کسی چیز کی کمی نہین مگر وہ اور اُسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو
نہین مانتے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین شیطان نے ازبسکہ اُن لوگون کو گمراہ کیا ہی

ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و
عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہی چھوڑکر آفتاب کہ یہہ بھی اُس کے
نور کا ایک ذرّہ ہی خدا جانتے ہین حالانکہ قابل پرستش کے اُس واحد
حقیقی کے سوا کوئی نہین ہی مُرغ آذان کہنے والا یہہ ہی کہ تاج سر پر رکھے
ہوئے دیوار پر کھڑا ہی آنکھین سُرخ باز و پھیلائے ہوئے دُم اُٹھی ہوئی نہایت غیور
اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل مین رہتا ہی نماز کا وقت پہچانتا اور ہمسایونکو یاد دلاتا
اور نصیحت کرتا ہی صبح کے وقت اپنی آذان مین یہہ کہتا ہی اے ہمسائے کے رہنے
والو یاد کرو اللہ کے تئین بہت دیر سے سوتے ہو موت اور خرابی کو نہین یاد
کرتے دوزخ کی آگ سے خوف نہین کرتے بہشت کے مشتاق نہین ہوتے اللہ
کی نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو اُس شخص کو کہ سب لذتون کو نیست و نابود
کریگا عاقبت کی راہ کا توشہ تیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہو
تو عبادت و پرہیزگاری کرو تیتر ندا کرنے والا یہہ ٹیلے پر کھڑا ہوا ہی رخسار سفید
بازو ابلق رکوع اور سجدون کی کثرت سے خمیدہ قامت ہو رہا ہی ندا کیوقت
غافلون کو یاد دلاتا اور بشارت دیتا ہی بعد اُسکے یہہ کہتا ہی شکر کرو اللہ کی
نعمتون کا کہ نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بدگمانی نکرو اور اکثر مناجات مین خدا
سے یہہ دعا مانگتا ہی یا اللہ پناہ مین رکھہ مجھے شکاری جانورون اور کیڑون
اور آدمیون کی بدی سے اور طبیعت جو میرے گوشت کھانے کے واسطے مرغیون
سے فائدہ بیان کرتے ہین اُسسے بھی مجھے محفوظ رکھہ کہ اس مین میری زندگی
نہین ہی یاد کرتا ہون مین ہمیشہ خدا کے تئین صبح کے وقت ندائے حق کرتا ہون
کہ سب آدمی سُنین اور نیک نصیحت پر عمل کرین کبوتر ہدایت کرنے والا یہہ ہی
کہ نامہ لیکر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہی اور کبھی اُڑتے وقت نہایت

افسوس سے یہہ کہتا ہی وحشت ہی بھائیون کی جدائی سے اور اشتیاق ہی
دوستون کی ملاقات کا یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کیطرف کہ دوستون کی ملاقات
سے خوشی حاصل ہو اور کبک یہہ ہی کہ پھولون اور درختون مین ہمیشہ باغ کے
بیچ خوش خرامی کرتی اور پنٹ خوش آوازی سے نغمہ سرائی مین مشغول رہتی ہی
ہمیشہ وعظ و نصیحت سے یہہ کہتی ہی ای عمر و بنیاد کے فنا کرنے والے باغ مین
درختون کے لگانے والے شہر مین گھرون کے بنانے والے بلندی کے بیٹھنے والے
زمانے کی سختی سے کیون غافل ہی پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر اُس
دن کو کہ یہہ عیش اور مکان چھوڑ کر گور کے اندر سانپ اور بچھوؤن مین جا کر پڑیگا
اگر اس وطن کے چھوڑنے کے آگے ابھی سے خبردار ہو رہے تو بہتر ہی کہ وہان
اچھے مکان مین پہنچے نہین تو خرابی مین پڑیگا اور سُرخاب یہہ ہی جسطرح کہ خطیب
منبر پر چڑھتا ہی اسی طرح یہہ بھی دوپہر کے وقت ہوا مین بلند ہو کر زراعت
کے انبارون پر جا کر انواع و اقسام کے نغمے پنٹ خوش آوازی سے کرتا ہی
اور اپنے خطبے مین یہہ کہتا ہی کہان ہین وے ارباب تجارت اور اہل زراعت
کہ ایک دانہ بونے مین خدا کی رحمت سے بہت سی منفعت اُٹھاتے تھے ای صاحبو
خدا کے خوف سے عبرت کرو موت کو یاد کر کے مرنے کے قبل اُس کی عبادت
کا حق بجا لاؤ اور اُس کے بندون کے ساتھہ نیکی اور احسان کرو بخل کے
باعث یہہ خیال جی مین نہ لاؤ کہ آج ہمارے یہان کوئی فقیر محتاج نہ آوے اس
واسطے کہ جو آج کے دن نیکی کا درخت بھلا دیگا کل اُسکا پھل اور مزہ اُٹھا دیگا یہہ
دنیا آخرت کی کھیتی ہی جو کہ اس مین نیک عمل کی زراعت کریگا فایدہ اُسکا عاقبت
مین پاویگا اگر کوئی عمل بد کریگا گھاس پھوس کی مانند آتش دوزخ مین جلے گا
یاد کرو اُس دن کو کہ خدا کافرون کو مومنون سے جدا کر کے جہنم کی آگ مین ڈالیگا

اور مومنون کو بہشت مین پہنچاویگا بلبل حکایت کرنے والی یہہ شاخ درخت
پر بیٹھی ہوئی ہی چھوٹا سا جسم اڑنے مین جلد رخسارے سفید داہنے بائین
ہر وقت متوجہہ رہتی ہی نہایت فصاحت وخوش الحانی سے نغمہ پردازی
کرتی اور باغون مین انسانون کے ساتھہ گرم صحبت رہتی ہی بلکہہ اُن کے
گھرون مین جاکر ہم کلام ہوتی ہی جس وقت وے یاد الہی سے غافل ہوکر
لہو ولعب مین مشغول ہوتے ہین وعظ ونصیحت سے کہتی ہی سبحان اللہ کتنے غافل
ہو کہ اس چند روزکی زندگی پر فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو اُسکے
ذکر مین کیون نہین مشغول ہوتے یہہ نہین جانتے ہو کہہ تم سب مرنیکے واسطے پیدا
ہوئے ہو بوسیدہ ہونے کے لئے پرورش ہوئے فنا ہونے کے واسطے جمع ہوئے
ہو یہہ گھر خراب ہونے کے واسطے بناتے ہو کب تک اس دنیا کی نعمت پر فریفتہ
ہوکر لہو ولعب مین مصروف رہوگے آخر کل مرجاؤگے مٹی مین دفن ہوگے اب
بھی ہوشیار ہو نہین جانتے ہو کہہ اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے ساتھہ کیا کیا
ابرہہ جو سردار گروہ کا تھا چاہتا تھا کہہ مکر وغدر سے خانہ خدا کو منہدم کرے
بہت سے لوگون کو ہاتھیون پر بٹھلاکر متوجہہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے اُنکے
مکر وغدر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طایرون کے اُن پر مسلط گئے طایرون نے
سنگریزے لے کر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہہ سبکو ہاتھیون سمیت
کرم خوردہ پتے کی مانند کردیا بعد اُسکے کہتی ہی الہی محفوظ رکھہ مجھکو لڑکون کی
حرص اور تمام حیوانون کے شر سے کوا کاہن یعنی اخبار غیب کی ظاہر کرنیوالا
یہہ ہی سیہ فام پرہیزگار ہر ایک چیز کی خبر کہہ ہنوز ظاہر نہین ہوئی ہی بیان
کرتا ہی ہر وقت یاد الہی مین مصروف رہتا اور ہمیشہ سیر وسفر مین اوقات
بسر کرتا ہی ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر لیتا ہی غفلت کی آفتون سے

غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت سے یہہ کہتا ہی پرہیزگاری کرو اور خوف
کرو اُس روز سے کہ گور مین بوسیدہ ہوجاؤگے اعمال کی شامتون سے پوست
کھینچے جاوینگے اب گمراہی سے اِس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حکم الہی
سے بھاگ کر کہین ٹھکانا اور مخلصی نہین ہی اگر رہائی چاہتے ہو تو صلوۃ و دعا مین
مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کرکے بلا سے محفوظ رکھے ابابیل ہوا مین سیر کرنے
والی یہہ ہی کہ اُڑنے مین سبک پانو چھوٹے باز و بڑے بیشتر آدمیون کے گھرون
مین رہتی اور وہان اپنے بچون کو پرورش کرتی ہی ہمیشہ صبح و شام دعاء
و استغفار پڑھتی ہی سفر مین بہت دور نکل جاتی ہی گرمی کے دنون مین سرد
مکانون مین اور جاڑون مین گرم مکانون مین سکونت اختیار کرتی ہی ہمیشہ تسبیح
و دعا مین یہی ورد رکھتی ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا دریا اور زمین کو پہاڑون
کا قایم کرنیوالا نہرون کا جاری کرنے والا موافق قدر کے رزق و موت کا
مقدر کرنے والا کہ اُسسے ہرگز تجاوز نہین ہوتا وہی سفر مین مسافرون کا مددگار
ہی مالک ہی تمام روئے زمین کا اور ساری مخلوقات کا بعد اِس تسبیح و دعا کے
کہتی ہی کہ ہر ایک دیار مین ہم گئے سب بندون کو دیکھا اور اپنے وطن مین پھرا
پاک ہی وہ جسنے نرا اور مادہ کو جمع کرکے اولاد کی کثرت عطا کی اور زاویہ نیستی
سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا حمد ہی واسطے اُسکے کہ پیدا کرنے والا تمام
بندون کا اور عطا کرنیوالا نعمتون کا ہی اور کلنگ نگہبانی کرنیوالا یہہ میدان
مین کھڑا ہی گردن لمبی پانو چھوٹے اُڑنے کے وقت آدھے آسمان تک پہنچتا ہی
رات کو دو مرتبہ نگہبانی کرتا اور حمد الہی مین تسبیح کرتا اور کہتا ہی پاک ہی
وہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جوڑا بنایا کہ اُس مین ملنے سے
توالد و تناسُل ہوا اور اپنے خالق کی یاد کرین اور سنگھوارہ خشکی کا رہنے والا یہہ ہی

ہمیشہ جنگل بیابان مین رہتا ہی صبح وشام یہہ ورد رکھتا ہی پاک ہی وہ جسنے
پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہی پیدا کرنیوالا افلاک اور برج اور ستارون
کا کہ یہ سب اسی کے حکم سے پھرتے ہین پانی کا برسنا ہوا کا چلنا رعد و برق کا
ظاہر کرنا اسی کا کام ہی وہی اٹھانے والا زمین سے بخارات کا جسکے سبب جہان
کا انتظام ہی عجب خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و پوسیدہ کو زندہ
کرتا ہی سبحان اللہ کیسا خالق ہی کہ زبان انسان کی اسکی حمد اور وصف
مین قاصر ہی کیا امکان کہ اسکی کنہ مین عقل کو رسائی ہو اور ہزار داستان
خوش الحان یہہ شاخ درخت پر بیٹھا ہوا ہی چھوٹا سا جسم حرکت مین سبک
خوش آواز حمد الہی مین اس طرح الحان سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی
واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت و احسان ہی یکتا ہی کہ کوئی اسکا ہمتا نہین
بخشش کرنیوالا پوشیدہ اور ظاہر نعمتون کا دینے والا مثل دریا کے بیدریغ
ہر ایک انسان کو فیضان نعمت سے سرفراز کرتا ہی اور کبھی نہایت افسوس سے
اس طور پر کہتا ہی کیا خوش تھا وہ زمانہ کہ باغ مین پھولونکی سیر تھی تمام درخت
انواع و اقسام کے میوون سے لدے تھے اس مین شاہ مرغ نے طاؤس سے
کہا کہ ان مین تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت مین زیادہ ہی کہ وہان
اسکو بھیجئے کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے اور اپنے ہمجنسونکا شریک ہووے
طاؤس نے کہا کہ یہ سب اسبات کی لیاقت رکھتے ہین اس واسطے کہ
سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار داستان ان مین زیادہ فصیح و خوش الحان
ہی شاہ مرغ نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہوکر وہان جا اور توکل خدا
پر کر کہ وہی ہر حال مین معین اور مددگار ہی

## تیرھوین فصل تیسرے قاصد کے بیان مین

تیسرے قاصد نے جس گھڑی مکھیون کے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال
حیوانون کا بیان کیا یہہ تمام حشرات الارض کا بادشاہ تھا سنتے ہی اُس نے
حکم کیا کہ ہان سب حشرات الارض حاضر ہون بموجب حکم کے مکھیان و مچھر و ڈانس
بھنکے پسو بھڑ پروانے غرض جتنے حیوان چھوٹے جسم کے بازو سے اڑتے ہین
اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے اکٹھے حاضر ہوئے بادشاہ نے جو خبر قاصد
کی زبانی سنی تھی اُن سے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہی کہ وہان
جاوے اور حیوانون کیطرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرے سب نے عرض
کیا کہ انسان کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وے اسبات کا فخر
کرتے ہین کہ قد قامت ہمارے بڑے قوت زیادہ رکھتے ہین ہر ایک چیز مین ہانا
حیوانون سے غالب ہین بھرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر انسانون
سے مناظرہ کرینگے مکھیونکے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنی قوم کی نیابت
کرینگے مچھرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوینگے ملخ کے سردار نے کہا
کہ ہم وہان جاکر اپنے انبائے جنس کے شریک ہوکر انسانون سے گفتگو کرینگے
اسیطرح ہر ایک اسبات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہہ کیا ہی کہ سب بے
تامل و فکر وہان جانیکا قصد کرتے ہین پشے کی جماعت نے عرض کیا کہ ای بادشاہ
بھروسا خدا کی مدد کا ہی اور یقین ہی کہ اُس کی مدد سے ہم اُنپر فتح پاوینگے اِس
واسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ ظالم ہوئے ہین خدا کی مدد سے
ہم اُن پر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اُنکا تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا اُس
احوال کو بیان کرو مچھرون کے سردار نے عرض کیا کہ انسانون مین نمرود
بادشاہ عظیم الشان تھا نہایت متکبر و گمراہ کہ اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے
آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے گروہ سے ایک پشہ کہ نہایت چھوٹا

اور ضعیف البنیۃ تھا اُسنے ایسے بادشاہ کو ہلاک کیا باوجود جاہ و حشمت کے کچھ
اُسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے کہا سچ کہتا ہی بھرنے کہا جسوقت کوئی آدمی
اپنے سلاحون سے درست ہوکر ہاتھ مین نیزہ تلوار چھری تیر لیکر طیار ہوتا ہی
ہم مین سے اگر کوئی بھر جاکر اُسے کاٹتی ہی اور سوئی کی نوک کے برابر ٹونک
چبھونی ہی اُسوقت کیا حال اُسکا تباہ ہوتا ہی بدن پھول جاتا ہی ہاتھ
پانو سُست ہوجاتے ہین حرکت نہین کرسکتا بلکہ اُسے اپنی ڈھال تلوار کی بھی
خبر نہین رہتی بادشاہ نے کہا سچ ہی مکھی نے کہا جسوقت انسانون کا بادشاہ
نہایت حشمت و عظمت سے تخت پر بیٹھتا ہی اور دربان چوکیدار نہایت
جانفشانی اور خیرخواہی سے گرد بگرد اُسکے کھڑے ہوتے ہین کہ کسی طرح کا رنج
اور اذیت اُسکو نہ پہنچے اُسوقت اگر ایک مکھی اُسکے باورچیخانے یا حاضر دربار سے
نکل کر نجاست سے تمام جسم آلودہ اُس کے بدن اور کپڑے پر جاکر بیٹھتی اور
ایذا دیتی ہی ہرگز اتنی قدرت نہین پاتے کہ اُسے بجا سکین بادشاہ نے کہا یہہ
سچ ہی مچھر نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس مین یا پردے کے اندر یا دیری لگاکر
بیٹھے اور ہمارے گروہ سے کوئی جاکر اُسکے کپڑون مین گھس کر کاٹے کیا بیقرار
ہوجاتا اور غصے مین آتا ہی مگر ہمپر کچھ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر پیٹتا ہی
اور مُنہہ پر طمانچے مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون کے بادشاہ
کے سامھنے ان چیزون کا کچھ مذکور نہین ہی وہان عدل و انصاف و ادب و اخلاق
و تمیز و فصاحت و بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ ان
باتون مین سلیقہ رکھتا ہو بادشاہ کی یہہ بات سُنتے ہی سب چُپ ہوکر سر جھکایا
اور کچھہ نہ کہا بعد اُسکے ایک حکیم مکھیون کی جماعت سے نکل کر بادشاہ کے سامھنے
آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اِس کام کے واسطے جاتا ہون وہان حیوانون کا

۸۵۳۶

شریک ہوکر انسانون سے مناظرہ کرونگا بادشاہ نے اور سب جماعت نے کہا
جس چیز کا تو نے ارادہ کیا ہی خدا اُس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجھکو غالب
رکھے غرض کہ سب سامان سفر کا اُسکو دیکر رخصت کیا یہہ حکیم یہان سے جاکر حیوانون
کے بادشاہ کے سامنے جہان اور سب حیوانات انواع و اقسام کے حاضر تھے موجود ہوا

## پچودھوین فصل چوتھے قاصد کے احوال مین

چوتھا قاصد جس وقت شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس گیا اور اس
احوال کو بیان کیا اُسنے بھی حکم کیا کہ تمام جانور ہمارے گروہ کے حاضر ہون بموجب
حکم کے گدھ عنقا باز شاہین چیل الو طوطے غرض سب جانور گوشت کھانیوالے
کہ پہنچے اور منقار رکھتے ہین فی الفور آکر حاضر ہوئے عنقا نے اُن سے حیوانون
کے مناظرہ کا احوال بیان کیا بعد اُسکے شنقار وزیر سے کہا کہ ان حیوانون مین کون
اس امر کے لائق ہی کہ وہان اُسکو بھیجئے کہ انسانون سے جاکر مقابلہ کرے
اور اپنے ابنائے جنس کے مناظرے مین شریک ہووے وزیر نے کہا ان مین اُلو
کے سوا کوئی اس بات کی لیاقت نہین رکھتا بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ اُسکے
سوا اور کوئی اس کام کے لائق نہین ہی وزیر نے کہا اسواسطے کہ سب شکاری
جانور آدمیون سے ڈرتے اور بھاگتے ہین اور انکا کلام بھی نہین سمجھتے اور اُلو
ان کی بستیون کے قریب بلکہ اکثر پرانے مکانون مین کہ ویران ہوگئے ہین رہتا
زہد و قناعت اُس مین اتنی ہی کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکھتا اور خدا کے
خوف سے رو تا ہی رات کو بھی عبادت مین مشغول رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی
اگلے بادشاہون کو جو کہ مرگئے ہین یاد کرکے تاسف کرتا اور اُن کے حسب حال یہہ
آیت پڑھتا ہی کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا
فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ حاصل اس آیت کا یہہ ہی کہ بلغ

وچشمے مکان وزراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش رہتے تھے چھوڑ
گئے اب مالک وہان کے لوگ ہوئے عنقانے اُلو سے کہا کہ شنقار نے جو تیرے
واسطے تجویز کیا ہی تو اُس مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا شنقار سچ کہتا ہی لیکن مین
وہان جا نہین سکتا اسواسطے کہ سب آدمی مجھ سے دشمنی رکھتے اور دیکھنا میرا منحوس
جانتے ہین اور مجھہ بیگناہ کو کہ اُنکا قصور مینے کچھہ نہین کیا گالیان دیتے ہین اگر وہان
مجھکو مناظرے کے وقت دیکھینگے تو اور مخالف ہوجاوینگے مخالفت سے پھر لڑائی
کی نوبت پہنچیگی اُسسے بہتر یہہ ہی کہ مجھکو وہان نہ بھیجئے عنقانے پھر اُلو سے پوچھا
کہ اِن حیوانون مین اِس کام کے واسطے کون بہتر ہی اُسنے کہا آدمیون کے
بادشاہ وامیر باز وشاہین چرغ کو بہت پیار کرتے ہین اور بخواہش تمام ہاتھون
پر اپنے بٹھلاتے ہین بادشاہ اگر اُن مین سے کسیکو وہان بھیجے تو بہتر ہی بادشاہ
نے انکی جماعت کیطرف دیکھکر فرمایا تمھارے نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا
اُلو سچ کہتا ہی مگر انسان ہماری بزرگی اِس جہت سے نہین کرتے کہ ہم کو اُن
سے کچھہ قرابت ہی یا علم وادب ہم مین زیادہ ہی جسکے سبب وے عزیز جانتے
ہین صرف اپنے فائدے کے واسطے ہمسے اُلفت کرتے ہین شکار ہمارا چھین کر
اپنے تصرف مین لاتے ہین اور روز وشب لہو ولعب مین مشغول رہتے ہین جس
چیز کو خدا نے اُنپر واجب کیا ہی کہ عبادت کرین اور روز قیامت کے حساب
وکتاب سے ڈرین اُس کی طرف کبھی التفات نہین کرتے عنقانے باز سے کہا کہ پھر تیرے
نزدیک کِسکا بھیجنا صلاح ہی اُسنے کہا میرے نزدیک یہہ ہی کہ طوطے کو
وہان بھیجئے اسواسطے کہ انسانون کے بادشاہ وامیر اور سب چھوٹے بڑے
عورت ومرد جاہل وعالم اِسکو عزیز رکھتے اور اُسسے باتین کرتے ہین جو کچھہ
یہہ کہتا ہی سب متوجہہ ہوکر سنتے ہین بادشاہ نے طوطے سے کہا کہ تیرے نزدیک

کیا صلاح ہی اُس نے کہا مین حاضر ہون وہان جاکر حیوانون کیطرف سے
انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اور سب جماعت
ملکر میری مدد کرین عنقا نے کہا تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا مجھے یہہ منظور ہی کہ
بادشاہ خدا سے یہہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر غالب رہون بادشاہ نے
بموجب اُسکے کہنے کے خدا سے مدد کے واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے
آمین کہی اُلو نے کہا اے بادشاہ اگر دعا قبول نہ ہو تو بے فائدہ رنج و محنت ہی
اسواسطے کہ دعا اگر سب شرطون کے ساتھہ نہووے تو اُسکا نتیجہ کچھہ ظاہر نہین
ہوتا ہی بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونیکی شرطین کیا ہین اُنھین بیان کر
اُلو نے کہا دعا کے واسطے نیت صادق اور خلوص دل چاہئے جسطرح اضطرار
کی حالت مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسی طرح دعا کے وقت
خدا کیطرف دھیان رکھے اور چاہئے کہ دعا کے قبل نماز پڑھے روزہ رکھے
غریب و محتاج سے کچھہ نیکی کرے جو حالت غم و الم کی اُسپر ہو جناب الہی مین
اُسکو عرض کرے سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہی دعا مین یہ چیزین ضرور ہین بادشاہ
نے تمام جماعت سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیون نے جور و ظلم حیوانون پر کیا ہی
کہ یہ غریب اُنکے ہاتھون سے نہایت عاجز ہوئے یہان تک کہ ہمسے باوجود
دور ہونیکے پناہ ڈھونڈھی ہی اور ہم باوصف اُسکے کہ انسانون سے قوت
و زور زیادہ رکھتے ہین اور آسمان تک اُڑتے ہین پر ان کے ظلم سے بھاگ کر
پہاڑون اور دریاؤن مین آکر چھپے اور بھائی ہمارا شنقار اُن سے بھاگ
کر جنگل مین جا رہا اُنکے ملک کا رہنا چھوڑ دیا تس پر بھی اُن کے ظلم سے مخلصی نہین
پاتے لاچار ہو کر مناظرے کی نوبت پہنچی اگرچہ ہم اتنے قوی ہین کہ ہم مین سے
ایک جانور اگر چاہے تو کتنے انسانون کو اُٹھا لیجاوے اور غارت کرے لیکن

نیکون کو نہ چاہیے کہ ایسی بدی کرین اور اُن کی بد افعالی پر لحاظ رکھین دیدہ
و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے کہ دنیا مین لڑنے
بھڑنے سے کچھہ فائدہ نہین اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت مین پاوینگے بعد اُس کے
کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی مین آگئے پس ہم اُنھین رہ
لائے اور کتنے بندے ایسے ہین کہ باد تند نے کشتیان اُن کی توڑ ین وے
غوطے کھا کر ڈوبنے لگے ہمنے اُنھین کنارے پر پہنچایا اسواسطے کہ حق تعالی
ہمسے راضی و خوشنود ہو اور اس طرح ہم اُسکی نعمتون کا شکر بجا لاوین کہ
اُسنے ہمین قوی جثہ کیا ہی اور زور و قوت بخشی ہی وہی بہر صورت ہمارا معین و مددگار ہی

## پندرھوین فصل پانچوین قاصد کے بیان مین

پانچوین قاصد نے جس گھڑی دریائی جانورون کے بادشاہ کے روبرو جاکے
مناظر یکی خبر پہنچائی اُسنے بھی اپنے تمام توابع و لواحق کو جمع کیا چنانچہ مچھلی مینڈک
نہنگ دُلفین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون اور صورتون
سے بحکم حکم کے حاضر ہونے بادشاہ نے جو کچھہ قاصد کی زبانی سُنا تھا اُنسے
بیان کیا بعد اُسکے قاصد سے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت و شجاعت مین ہم سے
برتر جانتے ہون مین ابھی جاکر ایکدم مین سبکو جلا پھونک دون اور دم کے
زور سے کھینچکر نکل جاؤن قاصد نے کہا وے اِن مین کسی چیز کا فخر نہین کرتے
مگر اپنے تئین اسبات مین غالب جانتے ہین کہ ہم عقل و دانائی زیادہ رکھتے ہین
ہر ایک علم و فن سے واقف اور بہت سی صفتین اور تدبیرین جانتے ہین عقل
و تمیز ہماری سی کسی مین نہین ہی بادشاہ نے کہا اُن کے علم اور صنعتون کا احوال
مفصل بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین قاصد نے کہا کیا بادشاہ کو معلوم نہین کہ
وے اپنے علم و دانائی سے دریائے قلزم کے اندر جاکر اُسکی تہ سے جواہر نکالتے

حیلے اور مکر سے پہاڑ پر چڑھ کر گدھون اور عقابون کو پکڑ کر نیچے اُتار لاتے ہین
اِسی طرح اپنے علم اور دانائی سے لکڑیون کا ہل بنا کر بیلون کے کاندھون پر
رکھتے اور بھاری اسباب اُن کی پیٹھ پر لاد کر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق
تک لیجاتے ہین تمام جنگل اور بیابان طی کرتے ہین فکر و دانائی سے کشتیان بنا کر
اسباب چڑھاتے ہین اور دریا دریا لئے پھرتے ہین پہاڑون اور ٹیلون پر
جا کر اقسام اقسام کے جواہر اور سونا چاندی لوہا تانبا اور بہت سی چیزین زمین
سے کھود کر نکالتے ہین اگر ایک آدمی کسی نہر یا وادی کے کنارے پر جا کر ایک
طلسم علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار نہنگ اور اژدہے اگر اُس جگہہ جاوین
مقدور نہین کہ وہان گذر کر سکین مگر جنون کے بادشاہ کے روبرو عدل و انصاف
وحجت و دلیل کا چرچا ہی قوت و زور حیلہ و مکر کا کچھہ مذکور نہین بادشاہ نے جسوقت
قاصد کی زبانی یہہ سب سُنا جتنے اُسکے گرد و پیش بیٹھے تھے سب کیطرف متوجہہ ہو کر
کہا کہ اب تمھارے نزدیک کیا تدبیر ہی کون شخص وہان جا کر انسانون سے
مناظرہ کریگا کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر دُلفین کہ دریائے شور مین رہتا ہی
اور آدمیون کے ساتھہ نہایت الفت رکھتا ہی جو شخص ڈوبتا ہی اُسکو پانی سے
نکالکر کنارے پر ڈال دیتا ہی اُسنے عرض کیا کہ دریائی جانورون مین اِسکام
کے واسطے مچھلی مناسب ہی اسواسطے کہ وہ جسم مین بڑی صورت مین اچھی
منہہ پاکیزہ رنگ سفید بدن درست حرکت مین جلد پھرنے مین حد سے باہر شمار
مین سب دریائی جانورون سے زیادہ اولاد کی کثرت کہ تمام ندی نالے دریا
نالاب بھر جاتے ہین آدمیون کے نزدیک اُسکا مرتبہ بھی بڑا ہی اِس واسطے
کہ اُسنے ایک بار اُن کے بنی کو اپنے پیٹ مین پناہ دی اور پھر بحفاظت اُن کو مکان
پر پہنچا دیا سب آدمیون کو اعتقاد ہی کہ تمام زمین اُس کی پیٹھہ پر قایم ہی بادشاہ نے

مچھلی سے پوچھا تو اس مین کیا کہتی ہی اُسنے کہا مین وہان کسی طرح نہین جاسکتی
ہون اور انسانون سے مناظرہ بھی نہین کرسکتی اس واسطے کہ مجھے پانو نہین
ہین کہ وہان تک پہنچون اور نہ زبان ہی کہ اُن سے ہم کلام ہون پیاس کی
مجھکو تاب نہین پانی سے اگر ایک دم جُدی رہون تو حالت تباہ ہوجاوے میرے
نزدیک اِس کام کے لئے کچھوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی سے جدا ہوکر خشکی مین بھی
رہتا ہی اُسکے نزدیک دریا اور خشکی کا رہنا برابر ہی اسکے سوا بدن بھی اُس
کا مضبوط اور پیٹھ سخت ہی نہایت بردبار اذیت و رنج کا متحمل ہوتا ہی بادشاہ
نے کچھوے سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اُسنے کہا یہہ کام مجھسے
بھی نہین ہوسکیگا چلنے کے وقت میرے پانو بھاری ہوجاتے ہین اور رستہ
دور ہی مین کم گو بھی ہون کہ زیادہ کلام مجھسے نہین ہوسکتا اِسکے واسطے
دلفین بہتر ہی کیونکہ وہ چلنے مین نہایت قوی گویائی کی قدرت زیادہ رکھتا ہی
بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اُسنے کہا
اِس امر کے لئے کیکڑا مناسب ہی اسواسطے کہ پانو اُسکے بہت سے ہین چلنے اور
دوڑنے مین جلد چنگل تیز ناخن سخت پیٹھ مضبوط گویا زرہ پوش ہی بادشاہ نے
کیکڑے سے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین وہان کس طرح جاؤن ڈیل ڈول میرا
بھدیسلا پیٹھ گبڑی صورت پٹ زبون ایسا نہ ہو کہ وہان میری ہنسی ہو
بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون ہوگی تجھ مین عیب کیا ہی کیکڑے نے کہا
کہ وے سب مجھے دیکھکر کہینگے کہ یہہ حیوان بے سر کا ہی آنکھین گردن پر نہ ہہ
سینے مین کلّے دونو طرف سے پھٹے ہوئے پانو آٹھ وے بھی ٹیڑھے منہہ کے
بھل چلتا گویا سرب کا بنا ہی سب دیکھ مجھے مسخرا بناوینگے بادشاہ نے کہا
پھر وہان جانے کے لئے کون بہتر ہی کیکڑے نے کہا میرے نزدیک نہنگ

اِس کام کے واسطے بہت مناسب ہی کیونکہ پانو اُسکے مضبوط اور چلتا بہت
ہی دو ڑمین جلد منہہ بڑا زبان لمبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت
ہر دہار مطلب کیواسطے انتظار بہت کرتا ہی کسی چیز مین جلدی نہین کرتا بادشاہ
نے مگر سے پوچھا اُسنے کہا مین اِس کام کے واسطے ہرگز مناسب نہین ہون
اسواسطے کہ مجھہ مین غصہ بہت ہی کودنا پھاندنا جس چیز کو پانا لے بھاگنا ہے
سب عیب ہین غرض کہ سراسر غدار و مکار ہون قاصد نے یہہ سُنکر کہا وہان
جانیکے واسطے کچھہ زور و قوت و مکر کا کام نہین ہے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف
فصاحت و بلاغت سے ہے سب چیزین چاہئین مگر نے کہا مجھہ مین یہہ کوئی خصلت
اور وصف نہین ہی مگر میرے نزدیک اِس کام کے واسطے مینڈک بہتر ہی
اسواسطے کہ وہ حکیم اور صابر و زاہد ہی رات دن خدا کی یاد مین تسبیح پڑھتا
اور صبح و شام نماز روزے مین مشغول رہتا ہی آدمیون کے گھرون مین بھی
جاتا ہی بنی اسرائیل کے نزدیک اُس کی قدر و منزلت زیادہ ہی اِس
واسطے کہ ایکبار اُسنے اُنکے ساتھہ یہہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے ابراہیم
خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا یہہ اپنے منہہ مین پانی لیکر آگ پر چھڑکتا تھا کہ آگ
بجھہ جاوے اور اُن کے بدن مین اثر نکرے اور دوسری بار جبکہ موسیٰ اور
فرعون سے لڑائی ہوئی اُس نے موسیٰ کی مدد کی اور یہہ فصیح بھی ہی باتین
بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل مین مشغول رہتا ہی اور خشکی و تری
دونون مین پھرتا ہی زمین پر چلنا دریا مین پیرنا یہہ سب جانتا ہی اعضا
بھی مناسب ہین سر گول منہہ اچھا آنکھین روشن ہاتھہ پانو بڑے چلنے
مین جلد آدمیون کے گھرون مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہی بادشاہ نے
مینڈک سے کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہی اُسنے کہا مین بسر و چشم

حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کرے مجھہ کو قبول ہی اگر وہان جانے کے واسطے تجویز کیا ہی مجھکو قبول ہی مین وہان اپنے ابنائے جنس کیطرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن امید وار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کے واسطے خدا سے دعا مانگے اس واسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت کے حق مین قبول ہوتی ہی بموجب اُسکے کہنے کے بادشاہ نے خدا سے دعا مانگی اور سب جماعت نے امین کی پھر منیڈک بادشاہ سے رخصت ہوا اور وہان سے جاکر جنوّن کے بادشاہ کے سامہنے حاضر ہوا

## سولھوین فصل چھٹے قاصد کے بیان مین

چھٹا قاصد جس گہڑی ہوام کے بادشاہ یعنے کیڑے مکوڑون کے سردار ثعبان کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانون کا بیان کیا اُسنے سنتے ہی حکم کیا کہ سب کیڑے آکر حاضر ہون وہین تمام بچھو گرگٹ چھپکلی سوسمار مکڑی جون چونٹی کیچوے غرض جتنے کیڑے کہ نجاست مین پیدا ہوتے اور درخت کے پتون پر چلتے ہین سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر ہوئے اس کثرت سے اُن کا مجمع ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کا مقدور نہین کہ شمار کرینگے بادشاہ نے جو اُن کی صورتین شکلین عجیب وغریب دیکھین متعجب ہوکر ایک ساعت چپکا ہورہا پھر اُن کی طرف تامل کرکے جو دیکھا تو بہت سے حیوان ہین جسم چھوٹا اور ضعیف حواس وشعور بھی کم نہایت متفکر ہوا کہ ان سے کیا ہوسکیگا افغی وزیر سے پوچھا کہ تیرے نزدیک اِن مین کوئی ایسا قابل ہی کہ مناظرے کے واسطے ہم وہان بھیجین کہ انسانون سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یہ حیوانات اکثر گونگے بہرے اندھے ہین ہاتھہ پانو کچھہ بھی نہین بدن پر بال وپر نظر نہین آتے منقار وچنگل بھی نہین اور بیشتر ضعیف وکم زور ہین غرض بادشاہ کو اُن کے حال پر نہایت قلق ہوا ہے

اختیار دل مین افسوس کرکے غم سے رونے لگا اور آسمان کے طرف دیکھکر خدا سے یہہ دعا مانگی کہ ای خالق و رازق توہی ضعیفونکے حال پر رحم کرتا ہی اپنے فضل و احسان سے اُنکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الراحمین ہی ہمارے بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کہ وہان جمع تھے نہایت فصاحت و بلاغت سے باتین کرنیلگے

## سترھوین فصل ملخ کے خطبے کے بیان مین

ملخ نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سی شفقت و مہربانی کرتا ہی دیوار کیطرف بلند ہوکر اپنے ساز کو درست کرکے خدا کی حمد مین نہایت خوش الحانی سے نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہہ خطبہ بہت فصاحت و بلاغت سے پڑھا حمد و شکر اُس منعم حقیقی کو لائق ہی جسنے روئے زمین پر انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات کو زاویۂ عدم سے عرصۂ وجود مین لاکر صورتین مختلف بخشین موجود تھا قبل زمان و مکان اور زمین و آسمان کے جلوہ گر تھا نور وحدت سے بے آلائش مکان کے عقل فعال کو بے ترکیب ہیولا اور صورت کے نور بسیط پیدا کیا بلکہ ایک کُن کے کہنے مین پردۂ ہستی سے نکال کر ساحت ہستی مین موجود کر دیا بعد اُسکے کہا بادشاہ اِس گروہ کے ضعف و ناتوانی پر کچھہ غم نکر کیونکہ خالق اِن کا جسنے پیدا کیا اور رزق دی ہمیشہ خبر گیران رہتا جسطرح کہ ماباپ اپنی اولاد پر شفقت اور مہربانی کرتے ہین اِسی طرح وہ بھی اُن کے حال پر رحم کرتا ہی اسواسطے کہ خدا نے جس وقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتین شکلین ہر ایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی اور کسیکو کم زور رکھا بعضون کو ڈیل ڈول بڑا بخشا اور بعضونکو چھوٹا جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود مین سب کو برابر رکھا ہی ہر ایک کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات دفع مضرت کے عطا کئے اِس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر کچھہ

فوقیت نہین ہاتھی کو جسکہ ڈیل ڈول بڑا دیا اور قوت زیادہ بخشی دو دانت
بھی لمبے بنائے کہ جنکے سبب درندون کی شر سے محفوظ رہتا اور سونڈ
سے فایدہ اُٹھاتا ہی پشے کو اگر جسم چھوٹا دیا تو اُسکے بدلے دو بازو
نہایت لطیف و سبک عطا کئے جنکے باعث اُڑکر دشمنون سے بچ رہتا ہی
اس نعمت مین کہ جسکے سبب منفعت اُٹھاوین اور شر سے محفوظ رہین چھوٹے
بڑے سب برابر ہین اسی طرح اس گروہ کو بھی کہ ظاہر مین بے بال و پر
نظر آتے ہین اس نعمت سے محروم نہین رکھا ہی جبکہ خدا نے اُن کو
اس حال پر پیدا کیا سب سامان کہ جسکے سبب منفعت حاصل کرین
اور شر سے محفوظ رہین بنایا اگر بادشاہ تامل کرکے اُنکے احوال کو دیکھے تو معلوم
ہو کہ ان مین جو کہ جسم مین چھوٹا اور ضعیف ہی وہ اُڑنے مین سبک اور بے
خوف ہی کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہنا اور منفعت حاصل کرنے مین احتراز
نہین کرتا ہی تمام حیوانون مین جو کہ جسم مین بڑے اور قوت زیادہ رکھتے ہین
وے قوت اور دلیری کے سبب ایسے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتھی اور شیر
کے انکے سوا اور حیوان کہ جسم اُنکے بڑے اور قوتین زیادہ رکھتے ہین اور
بعضے جلد دوڑنے اور بھاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہین
مثل ہرن اور خرگوش و حمار وحشی وغیرہ کے اور بعضے اُڑنے کے باعث
مکروہات سے پناہ مین رہتے ہین مانند طایرون کے اور کتنے دریا مین بھی
مارنے سے اپنے تئین خطرے سے بچاتے ہین جس طرح دریائی جانورون
اور کتنے ایسے ہین کہ گڑھون مین چھپ رہتے ہین مثل چوہے اور چونٹی
کے چنانچہ اللہ تعالیٰ چونٹی کے قصے مین فرماتا ہی قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا
النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

یعنے چونٹیون کے سردار نے سب چونٹیون سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون مین
چھپ رہو کہ سلیمان اور اُس کی فوج تم کو پانوتلے مل نہ ڈالین کہ وے واقف
نہین ہین اور بعضے وے ہین کہ خدا نے اُنکے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا
ہی جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہین جس طرح کچھوے مچھلی اور
جو دریائی جانور ہین اور کتنے وے ہین کہ اپنے سر کو دُم کے نیچے چھپا کر ہر ایک
گزند سے بچ رہتے ہین مانند خارپشت کے اور اُن حیوانون کے معاش پیدا
کرنیکی بھی بہت سی صورتین ہین بعضے جو دت نظر سے دیکھکر پرون کے زور سے
اُڑتے ہین اور جہان کھانے کی چیز دیکھتے ہین جا پہنچتے ہین مثل گدھ اور عقاب کے
اور بعضے سونگھکر رزق اپنا ڈھونڈھ لیتے ہین جسطرح چونٹیان ہین جبکہ خدا نے
اُن حیوانون کو کہ نپٹ چھوٹے اور ضعیف ہین حواس اور اسباب روزی پیدا
کرنیکا نہ دیا اپنی مہربانی سے محنت و رنج کی تخفیف کر دی جس طرح اور حیوان
بھاگنے اور چھپنے کی محنت و مشقت اُٹھاتے ہین یہ اُس محنت سے محفوظ ہین اس
واسطے کہ ان کو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہون مین پیدا کیا ہی کہ کوئی
واقف نہین بعضون کو گھاس مین پیدا کیا اور بعضون کو دانے مین چھپایا ہی
بعضون کو حیوان کے پیٹ مین اور کتنون کو مٹی اور نجاست مین رکھا ہی اور
ہر ایک کی غذا اُسی جگہہ بغیر حس و حرکت اور رنج و مشقت کے پہنچاتا ہی قوت
جاذبہ اُن کو عطا کی ہی جسکے سبب رطوبات کو کھینچکر بدن کی غذا کرتے ہین اور
اُسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت رہتی ہی جس طرح اور حیوانات رزق
کے واسطے چلتے پھرتے اور گزند سے بھاگتے ہین یہ اُس محنت و رنج سے محفوظ
ہین اس واسطے خدا نے اُنکے ہاتھہ پانو نہین بنائے کہ چل کر روزی پیدا کرین
نہ مُنہہ اور دانت دئے کہ کچھہ کھاوین نہ حلق ہی جسکے سبب نگل جاوین نہ معدہ

کہ جسسے ہضم کرین نہ اُترڈیان اور رو دے ہین کہ جس مین ثقل جمع ہو جگر ہی
کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہی کہ خلط سودا وی غلیظ کو جذب کرے نہ
گردہ اور مثانہ ہی کہ پیشاب کو کھینچے نہ رگین ہین کہ خون اُن مین جاری ہو نہ
پٹھے ہین دماغ مین جنکے سبب درستی حواس کی ہو امراض مزمنہ سے کوئی
مرض اُن کو نہین ہوتا کسی دوا کے محتاج نہین غرض سب آفتون سے کہ جن مین
بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار ہین یہ محفوظ ہین پاک ہی وہ اللہ جسنے
اپنی قدرت کاملہ سے اُنکے مطلب کو جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب سے محفوظ
رکھا واسطے اُسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتین عطا کین جس گھڑی ملخ اس خطبے سے
فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت و بلاغت مین برکت دیوے تو نہایت
فصیح و بلیغ اور نہایت عالم و قابل ہی بعد اُسکے کہا تو وہان جا سکتا ہی کہ
انسانون سے جا کر مناظرہ کرے اُسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون بادشاہ
کے فرمانے سے وہان جا کر اپنے بھائیونکا شریک ہونگا سانپ نے اُسسے کہا
وہان نہ کہیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بھیجا ہوا آیا ہون ملخ نے کہا اُسکا سبب کیا
اُسنے کہا اسواسطے کہ سانپ اور آدمی مین عداوت و مخالفت بے اندازہ قدیم سے
ہی یہان تک کہ بعضے آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہین کہ ان کو کیون پیدا
کیا ہی اُنسے کچھ فائدہ نہین بلکہ سراسر مضرت اور نقصان ہی ملخ نے کہا
یہہ کیون کہتے ہین اُسنے کہا اسواسطے کہ اُنکے منہ مین زہر ہوتا ہی اُن سے
سوائے حیوانون کی ہلاکی اور موت کے کچھ فائدہ نہین یہ سب جہل و نادانی
کے باعث بیہودہ بکتے ہین کسی شی کی حقیقت و منفعت سے کچھ خبر نہین اسی
واسطے خدا نے اُن کو عذاب مین مبتلا کیا ہی حالانکہ وے سب اُن سے احتیاج
رکھتے ہین یہان تک کہ بادشاہ اور امیر اُن حیوانون کے زہر کو انگوٹھیون مین

رکھتے ہین کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تامل کرکے اُن حیوانات کے احوال
اور فائدے کو معلوم کرین اور یہہ زہر جو اُن کے مُنہہ مین ہوتا ہی اُس کی
منفعت کو جانین تو یہہ نہ کہین کہ خدا نے اُن کو کیون پیدا کیا اُنسے کچھہ فائدے
نہین اور خدا پر بیہودہ اعتراض نہ کرین اگرچہ خدا نے اُنکے زہر کو حیوانون کے
ہلاک ہونیکا باعث کیا ہی لیکن اُن کے گوشت کو اُسی زہر کے دفع کرنیکا سبب بنایا ہی
ملٹن نے کہا ای حکیم کوئی فائدہ اور بھی بیان کر سانپ نے کہا جسوقت خدا نے
اُن حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبے مین پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب
اور آلات عطا کئے جسکے سبب منفعت کو پہنچتے اور شر سے محفوظ رہتے ہین ؛
بعضون کو معدہ گرم دیا ہی کہ چاہنے کے بعد غذا ہضم ہوکر جزو بدن ہوتی ہی
سانپ کیواسطے نہ معدہ ہی کہ جس مین ہضم ہو نہ دانت ہی کہ جسکے زور سے
چابین بلکہ اِس کے بدلے اُنکے مُنہہ مین گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کھاتے اور
ہضم کرتے ہین اسواسطے کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو مُنہہ مین لیکر
زہر گرم اُسپر ڈالتا ہی فی الفور وہ گوشت گل جاتا ہی کہ یہہ اُسکو نگلتا ہی
پس اگر اللہ تعالی یہہ زہر اُن کے مُنہہ مین نہ پیدا کرتا تو یہہ کاہے کو کچھہ کھا
سکتے غذا کسی طرح میسر نہ ہوتی بھوکھہ کے مارے ہلاک ہوجاتے کوئی سانپ
جہان مین نظر نہ آتا ملخ نے کہا یہہ بیان کر کہ اُنسے حیوانون کو کیا منفعت
پہنچتی ہی اور زمین پر اُن کے پیدا ہونے کا کیا فائدہ ہی اُسنے کہا جسطرح
اور جانورون کے پیدا کرنے سے منفعت ہی اُس طرح اُن سے بھی فائدہ
حاصل ہی ملخ نے کہا اسبات کو مفصل بیان کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالی
نے تمام عالم کو پیدا کرکے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام
خلائق سے بعضے مخلوقات کو بعضون کے واسطے پیدا کیا اور اُن کے اسباب

بنائے موافق اپنی حکمت کے جس مین صلاحیت عالم کی جانی وہی کیا مگر کبھی
کسی علت کے سبب بعضون کے واسطے فساد و نقصان ہوجاتا ہی یہہ نہین کہ
اللہ تعالی ان کو اس فساد مین مبتلا کرتا ہی ہر چند کہ اسکے علم مین فساد و شر
ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اس خالق کی یہہ شان و عادت نہین ہی
کہ جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو تھوڑے سے نقصان کے لئے اسکو
پیدا نہ کرے بیان اسکا یہہ ہی کہ جس وقت اللہ تعالی نے تمام ستارون
کو پیدا کیا اُن مین سے آفتاب کو عالم کے واسطے چراغ بنایا اور اسکی حرارت
کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا تمام عالم مین یہہ آفتاب اسطرح ہی جیسے
جسم مین دل ہوتا ہی جس طرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہوکر جسم
مین پھیلتی ہی اور وہی سبب زندگانی ہی اسی طرح آفتاب کی حرارت سے
بھی خلایق کو فایدہ ہوتا ہی بعضون کو جو کبھی اسکے باعث کسی جہت سے فساد
و نقصان لاحق ہوتا ہی خالق کو مناسب نہین ہی کہ اُن کیواسطے اُس کو
موقوف کرکے اکثر عالم کو فیض عام اور فایدہ تام سے محروم رکھے یہی حال
زحل و مریخ اور تمام ستارون کا ہی کہ اُن کے باعث صلاح و فلاح عالم
کی ہی اگرچہ بعضے منحوس ساعتون مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضون
کو نقصان پہنچتا ہی اسی طرح بادلون کو اللہ تعالی نے خلایق کی منفعت کے
واسطے ہر ایک طرف بھیجتا ہی اگرچہ بعضے وقت اُن کے سبب حیوانات کو
ضرر ہوتا ہی یا کثرت سیلابی سے غریبون کے گھر خراب ہوتے ہین یہی حال
تمام درندہ چرندہ سانپ بچھو مچھلی نہنگ حشرات الارض کا ہی اُن مین سے بعضون
کو نجاست اور عفونت مین پیدا کیا ہی کہ ہوا متعفن سے صاف رہے
ایسا نہ ہو کہ بخارات فاسدہ کے اُٹھنے سے ہوا متعفن ہوجاوے اور عالم مین

وبا آوے کہ سب حیوان ایک بار ہلاک ہوجاوین اسیواسطے یہہ سب
کیڑے حشرات الارض اکثر قصائیون یا مچھلی بیچنے والون کی دوکانون مین
پیدا ہوتے اور نجاست مین رہتے ہین جبکہ نجاست سے یہے سب پیدا ہوئے
جو کچھہ نجاست کا اثر تھا اسکو انھون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہوگئی وبا سے
لوگ سلامت رہے اور یہے چھوٹے کیڑے بڑے کیڑون کے واسطے
غذا بھی ہین کہ وے اُن کو کھاتے ہین غرض اللہ تعالی نے کسی شی کو بے
فائدہ نہین پیدا کیا جو کوئی اس فائدے کو نہین جانتا ہی خدا پر اعتراض
کرتا اور کہتا ہی اِن کو کیون پیدا کیا اِن مین کچھہ فائدہ نہین حالانکہ
یہہ سب جہل و نادانی ہی کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اسکی
صفت و قدرت سے کچھہ واقف نہین مینے سُنا ہی کہ بعضے جاہل آدمی
یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فلک قمر سے تجاوز نہین کرتی اگر
وے تمام موجودات کے احوال مین فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت
و مہربانی اُس کی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہی اس واسطے کہ مبدء فیاض
سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت ہی ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اسکا قبول
کرتا ہی **اٹھارویں فصل حیوانونکے وکیلونکے جمع ہونیکے بیان مین**
صبح کے وقت کہ تمام حیوانون کے وکیل ہر ایک مُلک سے آکر جمع ہوئے
اور جنّون کا بادشاہ قضئے کے الفصال کے واسطے دیوان عام مین آکر بیٹھا
چوبدارون نے بموجب حکم کے پکار کر کہا کہ سب نالش کرنے والے اور داد
کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی سامھنے آکر حاضر ہون بادشاہ قضئے کے
الفصال کرنیکو بیٹھا ہی اور قاضی مفتی حاضر ہین اسبات کے سنتے ہی جتنے
حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوئے تھے صف باندھہ کر

بادشاہ کے آگے کھڑے ہوئے اور آداب و تسلیمات بجا لاکر دعائین دینے لگے
بادشاہ نے ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت
سے حاضر ہی ایک ساعت متعجب ہوکر ساکت رہ گیا بعد اُسکے ایک حکیم جنی
کیطرف متوجہہ ہوکر کہا کہ تو اس عجیب و غریب خلقت کو دیکھتا ہی اُسنے
عرض کیا اسی بادشاہ مین اِن کو دیدۂ دل سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہون
بادشاہ اُن کو دیکھکر متعجب ہوتا ہی مین اُس صانع حکیم کی حکمت و قدرت
سے متعجب ہون کہ جسنے اِن کو پیدا کیا اور انواع و اقسام کی شکلین بنائین
ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی بلکہ یہ
اُسکے علم حضوری مین حاضر ہین اس واسطے کہ جب اللہ تعالی اہل بصارت
کی نظر سے نور کے پردے مین پوشیدہ ہوا وہان وہم و فکر کا بھی تصور نہین
پہنچتا اُن صنعتون کو اُسنے ظاہر کیا کہ ہر ایک صاحب بصیرت مشاہدہ کرے
اور جو کچھ اُس کے پردۂ غیب مین تھا اُسکو عرصہ گاہ ظہور مین لایا کہ اہل نظر
اُسکو دیکھکر اُسکی صنعت بے ہمتائی اور قدرت یکتائی کا اقرار کرین دلیل و
حجت کے محتاج نہ ہوین اور یے صورتین کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین
امثال و اشکال اُن صورتون کی ہین جو عالم ارواح مین موجود ہین وہ صورتین
کہ اُس عالم مین ہین نورانی و لطیف ہین اور یے تاریک کثیف ہین جس طرح
تصویرون کو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی ہی اُن حیوانون کے ساتھہ
کہ جنکی وے تصویرین ہین اِسی طرح اُن صورتون کو بھی مناسبت ہی
اُن صورتون سے کہ عالم ارواح مین موجود ہین مگر وے صورتین تحریر کرنے
والی ہین اور یے متحرک اور جو اُن سے بھی کم رتبہ ہین بے حس و حرکت اور
بے زبان ہین اور یے محسوس ہین وے صورتین کہ عالم بقا مین ہین باقی

رہتی ہین اور یہ فانی و زایل ہو جاتی ہین بعد اُسکے کھڑے ہو کر یہہ خطبہ پڑھا
حمد ہی واسطے اُس معبود کے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے مخلوقات کو ظاہر کرکے
عرصۂ کاینات مین انواع و اقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام مصنوعات کو جس
مین کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہین ہی موجود کرکے ہر ایک اہل بصیرت
کی نظر مین تجلّی اپنی صنعت کے نور کی دکھلائی عرصہ گاہ دنیا کو چھہ طرفون سے
محدود کرکے خلق کی آسایش کے واسطے زمان و مکان بنایا افلاک کے کتنے
درجے بناکر فرشتون کو ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو رنگ برنگ کی
شکلین اور صورتین بخشین نعمت خانۂ احسان سے انواع و اقسام کی نعمتین
عطا کین دعاوزاری کرنے والون کو عنایت بے نہایت سے مرتبہ قرب
کا بخشا جو کہ اُسکے کہنہ مین عقل ناقص کو دخل دیتے ہین اُن کو وادی ضلالت
مین حیران و سرگردان رکھا جنات کو قبل آدم کے آتش سوزان سے پیدا
کرکے صورتین عجیب اور اجسام لطیف بخشے ۔ تمام مخلوقات کو نہانخانۂ عدم
سے ظاہر کرکے خصلتین علیحدہ علیحدہ اور مرتبے جدے عطا کئے بعضون کو
اعلیٰ علیین پر مکان سکونت کا بخشا اور بعضون کو تہ خانۂ اسفل السافلین مین
ڈالا اور کتنون کو اِن دو درجون کے درمیان رکھا اور ہر ایک کو شبستان
جہان مین شمع رسالت سے شاہ راہ ہدایت پر پہنچایا حمد و شکر ہی واسطے
اُس کے جسنے ہم کو ایمان و اسلام کی بزرگی سے سرفراز کرکے روے زمین کا
خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت علم و حلم سے نصیبہ بخشا جس وقت یہہ حکیم
خطبہ پڑھ چکا بادشاہ نے انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا ہے ستر آدمی
صورتین سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پھنے ہوئے کھڑے تھے اُن مین سے
ایک شخص خوبصورت راست قامت تمام بدن خوش اسلوب نظر آیا وزیر سے

پوچھا

پوچھا یہہ شخص کہان رہتا ہی اُسنے کہا یہہ ایران کا رہنیوالا ہی سرزمین
عراق مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اِسے کہو کچھ باتین کرے وزیر نے اُس کی
طرف اِشارہ کیا اُسنے آداب بجا لاکر خطبہ کہ خلاصہ یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے
اللہ کے جسنے ہمارے رہنے کے لئے وے شہر و قرئے بخشے جنکی آب و ہوا
تمام روئے زمین سے بہتر ہی اور اکثر بندون پر ہمکو فضیلت بخشی حمد و ثنا ہی
واسطے اُسکے جسنے ہم کو عقل و شعور فکر و دانائی تمیز سے سب بہرہ گیان عطا
کین کہ اُس کی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور علوم عجیب ایجاد کئے اُسی
نے سلطنت و نبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ سے نوحؑ ادریسؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے پیغمبر پیدا کئے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ
عظیم الشان فریدون دارا اردشیر بہرام نوشیروان اور کتنے سلاطین آل
ساسان پیدا کئے جنھون نے سلطنت و ریاست اور فوج و رعیت کا بندوبست
کیا ہم سب انسانون کے خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے خلاصہ ہین غرض
ہم تمام جہان مین لُب لباب ہین واسطے اُسکے شکر ہی جسنے نعمات کاملہ ہمکو بخشین
اور تمام موجودات پر برتر گیا ہین جبکہ آدمی یہہ خطبہ پڑھ چکا بادشاہ نے تمام
جنون کے حکیمون سے کہا کہ اِس آدمی نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور اُنسے
اپنا فخر کیا تم اِسکا جواب کیا دیتے ہو سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہی مگر صاحب العزیمت
کہ کسی کو اپنی کلام کے آگے بڑھنے نہین دیتا تھا اُس آدمی کیطرف متوجہ ہو کر
اُنے چاہا کہ سب باتونکا جواب دیوے اور انسانون کی ذلت و گمراہی بیان
کرے حکیمون سے مخاطب ہو کر کہا ای حکیمو اِس آدمی نے اپنے خطبے مین بہت
سی باتین چھوڑ دین اور کتنے عمدہ بادشاہون کا ذکر نہ کیا بادشاہ نے کہا اُن کو تو
بیان کر اُسنے عرض کی کہ اِس عراقی نے اپنے خطبے مین یہہ نہ کہا کہ ہمارے سبب

جہان مین طوفان آیا جتنے حیوان کہ روئے زمین پر تھے سب غرق ہوگئے ہماری
قوم مین انسانون نے بہت سا اختلاف کیا عقلین پریشان ہوگئین سب عقلاء
حیران ہوئے ہم مین سے نمرود بادشاہ ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو
آگ مین ڈالا ہماری قوم سے بخت نصر ظاہر ہوا اُسنے بیت المقدس کو خراب کیا
توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام بنی اسرائیل کو قتل کیا آل عدنان
کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کیطرف نکال دیا نہایت ظالم وسفاک
تھا کہ ہمیشہ خونریزی مین مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اس احوال کو یہہ آدمی
کیونکر بیان کرتا اس کہنے سے اُسکو فائدہ نہ تھا بلکہ یہہ سب اس کی ندمت ہے
صاحب العزیمت نے کہا کہ عدل وانصاف سے یہہ بات بعید ہی کہ مناظر
کے وقت سب فضیلتین اپنی بیان کرے اور عیبون کو چھپاوے توبہ اور عذر
نہ کرے بعد اُسکے بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا اُن مین سے
ایک شخص گندم رنگ ڈبلا پتلا ڈاڑھی بڑی کمر مین زنار سُرخ دھوتی باندھے ہوئے
نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی اُسنے کہا یہہ ہندی جزیرہ سراندیب
مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اسے کہو یہہ بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ
اُسنے بھی بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمارے لئے
ملک وسیع اور رہنے عطا کیا کہ رات دن وہان ہمیشہ برابر ہی سردی گرمی کی
زیادتی کبھی نہین ہوتی آب وہوا معتدل درخت اچھے ہرے گھاس وہان کی
سب دواکمانین جواہرات کی بے انتہا سبزہ وہان کا ساگ لکڑی نیفکر سنگریزے
وہان کے یاقوت وزبرجد حیوان موٹے تازے چنانچہ ہاتھی کہ سب حیوانون سے موٹا
اور جسم مین بڑا ہی آدم کی بھی ابتدا وہین سے ہی اسی طرح تمام حیوانات کہ
سب کی ابتدا خط استوا کے نیچے سے ہی ہمارے شہر سے انبیا اور حکیم بہت

ظاہر

ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب وغریب ہمکو عطا کین نجوم وسحر اور کہانت
یہ سب علوم بخشے ہمارے ملک کے انسانون کو ہر ایک صنعت وخوبی مین سب سے
بہتر کیا صاحب العزیمت نے اُسکو کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہہ بھی داخل کرتا کہ
پھر جنے جسمے کو جلایا بتون کی پرستش کی زنا کی کثرت سے اولاد پیدا ہوئی ہم سب
تباہ وروسیاہ ہوئے تو لائق انصاف کے ہوتا بعد اُسکے بادشاہ نے ایک
آدمی کو دیکھا قد لمبا زرد چادر اوڑھے ہوئے ہاتھ مین ایک کاغذ لکھا ہوا اُس کو
دیکھتا اور آگے پیچھے چلتا اور حرکت کرتا ہی وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی
اُسنے کہا یہہ شخص عمرانی بنی اسرائیل کی قوم سے شام کا رہنے والا ہی فرمایا
اسے کہو کچھ باتین کرے وزیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا اُسنے بموجب حکم کے
خطبہ طویل کہ حاصل اُسکا یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اُس خالق کے جسنے
تمام اولاد آدم مین سے بنی اسرائیل کو مرتبہ فضیلت کا دیا اور اُن کی نسل سے موسیٰ کلیم اللہ
کو مرتبہ نبوّت کا بخشا حمد وشکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسے نبی کے تابع کیا
اور ہمارے واسطے انواع واقسام کی نعمتین عطا کین صاحب العزیمت نے کہا
یہہ کیون نہین کہتا ہی کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب سے مسخ کرکے بندر وریچھہ بنایا
اور بت پرستی کی سبب ذلت وخرابی مین ڈالا بعد اُسکے پھر بادشاہ نے
انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوئے نظر آیا
کمر مین تسمہ بندھا ہاتھہ مین انگیٹھی اُس مین لوبان جلا کر دھوان کر رہا ہی اور
الحان سے کچھہ آواز بلند پڑھتا ہی وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی اُسنے کہا
یہہ شخص سریانی حضرت عیسیٰ کی امت سے ہی فرمایا اُسے کہو کچھہ باتین کرے
سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اُس
خالق کے جسنے حضرت عیسیٰ کو بطن مریم سے بغیر باپ کے پیدا کرکے معجزہ نبوّت

کا بخشا اور اُسکے سبب بنی اسرائیل کو گناہون سے پاک کیا اور ہم کو اُسکے توابع
ولواحق سے بنایا ہمارے گروہ سے بہت سے عالم وعابد پیدا کئے دلون مین
ہمارے رحمت ومہربانی اور رغبت عبادت عطا کی شکر ہی واسطے اُسکے
جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین اُسکے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین
گر اُنکا ذکر ہمنے نہین کیا صاحب العزیمت نے کہا سچ ہی یہہ بھول گیا کہ ہمنے
اُس کی عبادت کا حق ادا نکیا کافر ہوگئے صلیب کی پرستش کی اور سوّر کو قربانی
کر اُسکا گوشت کھانے لگے خدا پر مکر وبُہتان کیا بعد اُسکے بادشاہ نے ایک آدمی
کو دیکھا ڈبلا پتلا گندم رنگ تہبند باندھے چادر اوڑھے ہوئے کھڑا ہی پوچھا یہہ
کون شخص ہی وزیر نے کہا یہہ شخص قریشی مکّے کا رہنے والا ہی کہا اِسے کہو یہہ بھی
کچھہ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے اُسنے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے
جسنے ہمارے لئے بنی مُرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور ہم کو اُس کی
اُمت مین داخل کیا قرآن کی تلاوت اور نماز پنج گانہ وروزہ رمضان وحج وزکواۃ
کے واسطے فرمایا بہت سی فضیلتین اور نعمتین مثل لیلۃ القدر اور نماز جماعت
اور علم دین کے ہمکو بخشے اور بہشت مین داخل ہونیکا ہمسے وعدہ کیا شکر ہی
واسطے اُسکے جسنے ہم کو ایسی نعمتین عطا کین اُن کے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین
ہم مین ہین جن کا بیان نہایت طول وطویل ہی صاحب العزیمت نے کہا یہہ بھی
کہہ کہ ہمنے پیغمبر کے بعد دین کو چھوڑ دیا مُنافق ہوگئے حُبّ دنیا کے واسطے امامون
کو قتل کیا بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا ایک شخص سفید رنگ
اصطلاب اور رصد کے اسباب ہاتھہ مین لئے ہوئے نظر آیا پوچھا یہہ کون ہی
وزیر نے کہا یہہ شخص رومی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی بادشاہ نے کہا
اُسے کہو یہہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اُسنے بھی بموجب حکم کے کہا حمد

واسطے اسکے جسنے ہمکو اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع
واقسام کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل واحسان سے ہم کو علوم
عجیب وصنایع غریب بخشی ہر ایک شی کی منفعت پہچانا رصد بناکر آسمان
کا احوال جاننا ہیئت ہندسہ نجوم رمل طب منطق حکمت اُسکے سوا اور بہت سے
علوم ہمکو بتلائے صاحب العزیمت نے کہا ان علمون پر تم عبث فخر کرتے ہو اس
واسطے کہ یہ علوم تمنے اپنی دانائی سے نہین ایجاد کئے بلکہ بطلموس کے زمانے
مین علماء بنی اسرائیل سے سیکھ لئے اور بعضے علوم تا مطیوس کے وقت مین
مصر کے عالمون سے اخذ کئے ہین بعد اُسکے اپنے ملک مین رواج دیکر اب
اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی
اُسنے کہا سچ ہی ہمنے اکثر علوم اگلے حکیمون سے حاصل کئے ہین جس طرح
اب ہمسے اور لوگ سیکھتے ہین یہی کارخانہ دنیا کا ہی کہ ایک سے دوسرے
کو فایدہ پہنچتا ہی چنانچہ حکماء فارس نے نجوم ورصد کا علم ہند کے حکیمون سے
اخذ کیا اسی طرح بنی اسرائیل کو سحر وطلسم کا علم سلیمان ابن داؤد سے
پہنچا بعد اُسکے آخر صف مین ایک آدمی نظر آیا بدن قوی بڑی سی ڈاڑھی آفتاب
کیطرف نہایت اعتقاد سے دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہہ کون ہی وزیر نے
کہا یہہ شخص خراسانی ہی کہا اسے کہو کچھ یہہ بھی اپنا احوال کہے چنانچہ اُسنے
بھی بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین
اور بزرگیان بخشین ہمارے ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا
اور اپنے پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف کلام ربانی مین داخل کی چنانچہ کتنی ہی
آیتین قرآن کی ہماری بزرگی وفضیلت پر دلالت کرتی ہین غرض شکر ہی اُسکا
جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ ہم مین سے

بعضے توریت و انجیل کو پڑھتے ہین گو کہ اُسکے مطلب کو نہین سمجھتے مگر حضرت موسیٰ
اور عیسیٰ کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضے قران کو پڑھتے ہین اگرچہ اُسکے
معنی نہین جانتے لیکن پیغمبر آخر الزمان کے دین کو دل سے قبول کرتے ہین ہم
نے امام حسین کے غم مین لباس ماتمی پہنا اور مروانیون سے خون کا بدلا لیا اور
اور اُسکے فضل سے اُمید وار ہین کہ امام آخر الزمان کا ظہور ہمارے ہی ملک مین
ہوگا بادشاہ نے حکیمون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اِس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ
بیان کیا تم اِسکا کیا جواب دیتے ہو ایک حکیم نے کہا اگر یہہ فاسق و فاجر و سنگ دل
نہ ہوتے اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نہ کرتے تو واقعی یہے سب باتین موجب
فخر کا ہوتین جبکہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ اور بزرگیان بیان کر چکے چوبدار نے
پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی رخصت ہو صبح کو پھر حاضر ہونا

## انیسوین فصل شیر کے احوال مین

تیسرے دن جب وقت طعام حیوان و انسان بادشاہ کے روبرو صف باندھکر کھڑے
ہوئے بادشاہ نے سبکی طرف متوجہہ ہوکر دیکھا گیدڑ سامھنے نظر آیا پوچھا تو تون
ہی اُسنے عرض کیا کہ مین حیوانون کا وکیل ہون بادشاہ نے کہا تجھکو کسنے بھیجا
ہی اُسنے کہا مجھکو درندون کے بادشاہ شیر ابو الحارث نے بھیجا ہی فرمایا
وہ کس ملک مین رہتا ہی اور رعیت اُس کی کون ہی کہا جنگل سیالان مین رہتا ہی
اور تمام وحوش و بہایم اُسکی رعیت ہین پوچھا اُس کے مددگار کون ہین کہا چیتے
پاڑھے ہرن خرگوش لومڑی بھیڑے سب اُسکے یار و مددگار ہین فرمایا اُنکی صورت
اور سیرت بیان کر گیدڑ نے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت
مین زیادہ ہیبت و جلال مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا کلایان مضبوط
دانت اور چنگل سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی انسان و حیوان

خوف سے سامھنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین درست کسی کام مین یار و مددگار
کا محتاج نہین سخی ایسا کہ شکار کرکے سب حیوانات کو تقسیم کر دیتا ہی اور
آپ موافق احتیاج کے کھاتا ہی اور جبکہ دور سے روشنی دیکھتا ہی نزدیک
جاکر کھڑا ہوتا ہی اُسوقت غصہ اُسکا فرو ہوجاتا ہی کسی عورت اور لڑکے
کو نہین چھیڑتا راگ سے بہت خواہش و رغبت رکھتا ہی کسی سے ڈرتا نہین
مگر چونٹی سے کہ یہہ اُسپر اور اُس کی اولاد پر غالب ہی جس طرح پشہ ہاتھی
اور ہیل پر اور مکھی آدمیون پر غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت سے
کیا سلوک کرتا ہی عرض کیا کہ وہ رعیت سے بہت سلوک و مراعت
کرتا ہی بعد اُس کے مین احوال اُس کا مفصل بیان کرون گا

## بیسوین فصل نغبان و تیتر کے بیان مین

بعد اُسکے بادشاہ نے دانشمند سے ... ن کیا اچانک ایک آواز کان مین
پہنچی دیکھا تو ملخ اپنے دونون با... و حرکت دیتا اور نپٹ آواز باریک سے
نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کو... اُسنے کہا مین تمام کیڑے مکوڑون کا وکیل
ہون مجھکو اُن کے بادشاہ نے ... ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی
عرض کی کہ نام اُسکا نغبان ہی ہند ٹیلون اور پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل
رہتا ہی جہان ابر باران اور روئیدگی کچھ نہین حیوان وہان شدت سرما
سے ہلاک ہوجاتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُس کی فوج و رعیت کون ہی اُسنے
کہا تمام سانپ بچھو وغیرہ اُس کی فوج و رعیت ہین اور روئے زمین پر ہر ایک
مکان مین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہوکر اتنی بلندی پر کیون جاکر
رہا ہی کہا اسواسطے کہ اُسکے منہہ مین زہر ہوتا ہی اُسکی گرمی سے تمام بدن
جلتا ہی وہان کرۂ زمہریر کی سردی سے خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا

اس کی صورت وسیرت بیان کر کہا صورت وسیرت اُس کی بعینہٖ مثل تینن کے
ہی فرمایا تینن کے وصف کس کو معلوم ہین جو بیان کرے ملخ نے کہا دریائی
جانورون کا وکیل مینڈک سامھنے حضور مین حاضر ہی اُسسے پوچھنے بادشاہ
نے اُسکی طرف دیکھا یہہ دریا کے کنارے ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا تسبیح وتہلیل مین
مشغول تھا پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین دریائی جانورون کے بادشاہ کا
وکیل ہون فرمایا اُسکا نام ونشان بیان کر کہا نام اُسکا تینن ہی دریاے شور
مین رہتا ہی تمام دریائی جانور مچھلی مینڈک نہنگ اُسکی رعیت ہین بادشاہ
نے کہا اُس کی شکل وصورت بیان کر اُسنے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب دریائی
جانورون سے بڑا صورت عجیب شکل مہیب قد لمبا تمام دریا کے جانور اُسسے
خوف کرتے ہین سر بڑا آنکھین روشن مُنہہ چوڑا دانت بہت جتنے دریائی
جانور پاتا ہی بیشمار نگل جاتا ہی ت کھانے سے بدہضمی ہوتی ہی اُس
وقت کمان کی طرح خم ہو کر سر اور ے زور پر کھڑا ہوتا اور بیچ کے دھڑ
کو پانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی ی کی حرارت سے اُسکے پیٹ کا کھانا
ہضم ہو جاتا ہی اور بیشتر اُس حالت مین وش بھی ہو جاتا ہی اُس
وقت بادل جو دریا سے اُٹھتے ہین اُسکو لیکر ی مین ڈال دیتے ہین پھر تو مر
جاتا اور درندون کی غذا ہوتا ہی اور کبھی بادلون کے ساتھہ بلند ہو کر یاجوج
وماجوج کی حد مین جا گرتا ہی اور چند روز اُن کے کھانے مین آتا ہی غرض
جتنے دریائی جانور ہین اُس سے ڈرتے اور بھاگتے ہین یہہ کسی سے نہین ڈرتا
مگر ایک جانور چھوٹا پشے کے برابر ہی اُسسے نہایت خوف کرتا ہی اِس واسطے
کہ وہ جسوقت اُسکو کاٹتا ہی زہر اُسکا تمام بدن مین اُسکے اثر کرتا ہی آخر یہہ
مرتا ہی اور تمام دریائی جانور جمع ہو کر ایک مدت تلک اُسکا گوشت کھاتے

ہین جس طرح اور چھوٹے جانورون کو یہہ کھاتا ہی اسی طرح وے سب
ملکر اسکو کھاتے ہین یہی حال شکاری جانورون اور طایرون کا ہی کنجشک
وغیرہ پشنون اور چوٹیون کو کھاتے ہین اور اُن کو باشے وشاہین شکار کرتے
ہین پھر باز وعقاب اور گدھ باشہ وشاہین کو شکار کرکے کھا جاتے ہین آخر کو
جب وے مرتے ہین تمام کیڑے مکوڑے چھوٹے جانور اُنکو کھاتے ہین یہی حال
انسانون کا ہی کہ وے سب ہرن پاڑھے بکری بھیڑ اور طایرون کے گوشت
کو کھاتے ہین جبکہ مرجاتے ہین قبر مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اُنکے جسم کو کھاتے ہین
تمام جہانکا یہی حال ہی کبھی بڑے حیوان چھوٹے حیوان کو کھاتے ہین اور کبھی
چھوٹے حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اسیواسطے حکیمون نے
کہا ہی کہ ایک کے مرجانے سے دوسرے کی بہتری ہوجاتی ہی چنانچہ اللہ
تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ
یعنے نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اور سوائے عالمون کے کوئی
اسباتکو نہین جانتا ہی بعد اُس کے کہا مینے سُنا ہی کہ سب آدمی گمان کرتے ہین
کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین مینے جو حیوانون کا احوال بیان کیا
اُسسے کیون نہین دریافت کرتے کہ سب حیوانات مساوی ہین کچھ فرق نہین
کبھی تو کھاتے ہین اور کبھی آپ دوسرون کی غذا ہوجاتے ہین معلوم نہین کہ حیوانون
پر کس چیز سے فخر کرتے ہین حالانکہ جو حال ہمارا ہی وہی حال اُن کا ہی کیونکہ
نیکی اور بدی بعد مرنے کے ظاہر ہوتی ہی مٹی مین سب مِل جاوینگے آخر خدا
کیطرف رجوع کرینگے بعد اُسکے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہہ دعوی کرتے ہین
کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہین اس مکر وبہتان سے اُنکے سخت تعجب ہی
نیٹ جاہل ہین کہ ایسی بات خلاف قیاس کہتے ہین مین حیران ہون کہ وے کیونکر

یہہ تجویز کرتے ہین کہ سب درندچرند شکاری جانور اژدہے نہنگ سانپ بچھو
انکے غلام ہین یہہ نہین جانتے کہ اگر درند جنگل سے اور شکاری جانور پہاڑون سے
اور نہنگ دریا سے نکل کر ان پر حملہ کرین کوئی انسان باقی نہ رہے اور ان کے
ملک مین آکر سبکو تباہ کر دیوین ایک آدمی جیتا نہ بچے غنیمت نہین جانتے اور اُسکا
شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے اُنکے مُلک سے اُن سب حیوانون کو دور رکھا ہی
مگر یہہ بیچارے حیوان جو اُن کے یہان گرفتار ہین رات دن عذاب مین رکھتے
ہین اسی سبب غرور مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل وحجت کے ایسا دعوی بے معنی کرتے
ہین بعد اُس کے بادشاہ نے سامھنے دیکھا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ہر ایک کی
باتین سُنتا تھا پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین شکاری جانورون کا وکیل ہون
مجھکو اُن کے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہی بادشاہ نے کہا وہ کہان رہتا ہی اُسنے
عرض کیا کہ دریائے شور کے جزیرون مین بُلند پہاڑون پر رہتا ہی وہان کسی
بشر کا گذر نہین ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہان تک نہین جا سکتا فرمایا اُس جزیرہ کا
احوال بیان کر اُسنے کہا زمین وہان کی بہت اچھی ہی آب وہوا معتدل چشمے خوش
گوار انواع واقسام کے درخت میوہ دار حیوانات طرح طرح کے بیشمار بادشاہ نے
کہا عنقا کی شکل وصورت بیان کر کہا وہ ڈیل ڈول مین سب طایرون سے بڑا ہی
اُڑنے مین قوی پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے چکلے جسوقت اُن کو ہوا
مین حرکت دیتا ہی جہاز کے سے بادبان معلوم ہوتے ہین دُم لمبی اُڑنے کے
وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہی ہاتھی گینڈے وغیرہ بڑے بڑے جانورون
کو زمین سے اُٹھا لیجاتا ہی بادشاہ نے کہا خصلت اُس کی بیان کر کہا خصلت اُسکی
بہت اچھی ہی اور کسیوقت مین بیان کرونگا بعد اُسکے بادشاہ نے رسنا تو کی حمایت
طرف دیکھا یہ ستر آدمی انواع واقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے ہوئے کھڑے تھے

اُن سے کہا حیوانون نے جو کچھ بیان کیا اُسکے جواب مین تامل وفکر کرو پھر پوچھا کہ تمھارا
بادشاہ کون ہی انھون نے جواب دیا ہمارے بادشاہ بہت سے ہین اور ہر ایک
اپنے ملک مین فوج ورعیت لئے ہوئے رہتا ہی بادشاہ نے پوچھا اُسکا کیا سبب
کہ حیوانون مین باوجود کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم مین باوصف قلت
کے بہت سے بادشاہ ہین انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی
احتیاج رکھتے ہین حالات اُنکی مختلف ہین اس واسطے بہت بادشاہ اُن کے لئے
چاہئین حیوانون کا یہہ طور اسلوب نہین ہی اور اُن مین بادشاہ وہی ہوتا ہی
کہ ڈیل ڈول مین بڑا ہو انسانون مین بیشتر بالعکس اُسکے ہی کیونکہ اکثر اُن مین بادشاہ
دبلے پتلے منحنی ہوتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون سے غرض یہی ہی کہ عادل
ومنصف اور رعیت پرور ہوون ہر ایک کے حال پر شفقت ومہربانی کرین اور
انسانون مین بادشاہی نوکرون کے فرقے بھی بہت ہوتے ہین بعضے تو سپاہی
ہتھیار بند ہین کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اُسکو دفع کرتے ہین چور دغاباز اچکے
جیب کترے اُن کے سبب شہرون مین فتنہ وفساد نہین کرنے پاتے اور بعضے
وزیر دیوان ومنشی ہوتے ہین جنکے سبب ملک مین بندوبست رہتا اور فوج کیواسطے
خزانہ جمع ہوتا ہی بعضے وے ہین کہ زراعت وکشتکاری سے غلہ پیدا کرتے ہین بعضے
قاضی اور مفتی ہین کہ خلایق مین شریعت کے احکام جاری کرتے ہین اس واسطے کہ
بادشاہون کو دین وشریعت بھی ضرور ہی کہ رعیت گمراہ نہ ہووے اور کتنے سوداگر
اور اہل حرفہ ہین کہ ہر ایک دیار مین خرید وفروخت کا معاملہ کرتے ہین اور بعضے
فقط خدمت کے لئے مخصوص ہین جس طرح غلام وخدمتگار ہوتے ہین اسیطرح اور
بھی بہت سے فرقے ہین کہ وے بادشاہون کیواسطے نہایت ضرور ہین کہ بغیر
اُن کے کاروبار موقوف ہوجاتا ہی اسیواسطے انسانون کو بہت سے سردار چاہئین

کہ ہر ایک شہر مین اپنے اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست مین مصروف رہین کسی طرح کا خلل نہ ہونے پاوے اور یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ ایک بادشاہ تمام انسانون کا بندوبست کرے اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم مین بہت سے ملک واقع ہین ہر ایک ملک مین ہزارون شہر آباد ہین جن مین لاکھون خلقت رہتی ہی ہر ایک کی زبان مختلف مذہب جدا ممکن نہین کہ ایک آدمی سب ملکون کا بندوبست کر سکے اسیواسطے اللہ تعالی نے اُنکے لئے بہت سے بادشاہ مقرر کئے ہین اور یہے سب سلاطین روئے زمین پر خدا کے نایب کہلاتے ہین کہ خدا نے اِن کو ملک کا مالک اور اپنے بندون کا سردار کیا ہی کہ ملک کی آبادی مین مشغول رہین اور اُسکے بندون کی قرار واقعی محافظت کرین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی رکھین خلق مین احکام عدالت کے جاری کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اُسسے خلایق کو باز رکھین اور حقیقت مین سب کا نگہبان وہی ہی کہ ہر ایک کو پیدا کرتا اور رزق دیتا ہی

## اکیسوین فصل مکھیونکے سردار کے احوال مین

انسان جس وقت اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے حیوانون کی طرف خیال کیا ناگاہ ایک مہین آواز کان مین پہنچی دیکھا تو مکھیونکا سردار یعسوب سامھنے اُڑتا اور خدا کی تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین حشرات الارض کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا جسطرح اور حیوانون نے اپنے قاصد اور وکیل بھیجے تو نے اپنی رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بھیجا اُسنے کہا مینے اُنکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تا کسیکو کچھہ تکلیف نہ پہنچے بادشاہ نے کہا یہہ وصف اور کسی حیوانون مین نہین ہی تجھہ مین کیونکر ہوا کہا مجھکو اللہ تعالی نے اپنی عنایت و مرحمت سے یہہ وصف عطا کیا اُسکے سوا اور بھی بہت سی بزرگیان اور خوبیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا کچھہ بزرگیان اپنی بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین

اُسنے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اور میرے جدو آبا کو بہت سی نعمتین بخشین کسی حیوان کو
اُس مین شریک نہین کیا چنانچہ مُلک و ثروت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جدو آبا کو
نسل در نسل اسکا ورثہ پہنچایا ہے دو نعمتین اور کسی حیوانون کو نہین دین اُسکے
سوا اللہ تعالیٰ نے ہمکو علم ہندسہ اور بہت سی صنعتین سکھائین کہ اپنے مکانونکو
نہایت خوبی سے بناتے ہین تمام جہان کے پھل اور پھول ہمپر حلال کئے کہ بے خلش
کھاتے ہین ہمارے لعاب سے شہد کہ جسسے تمام انسانون کو شفا حاصل ہوتی ہی
اِس مرتبے پر ہمارے آیاتِ قرآنی ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت
اللہ تعالیٰ کی صنعت و قدرت پر غافلون کے واسطے دلیل ہی کیونکہ خلقت
ہماری نہایت لطیف اور صورت بیٹ عجیب ہی اِس واسطے کہ اللہ تعالیٰ
نے جسم مین تین جوڑ رکھے ہین بیچ کے جوڑ کو مربّع کیا نیچے کے دھڑ کو لمبا سر کو
مدوّر بنایا چار ہاتھ پانو مانند اضلاع شکل مُسدّس کے نہایت خوبی سے مناسب
مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست و برخاست کرتے ہین اور گھر اپنے اِس
خوش اسلوبی سے بناتے ہین کہ ہوا اُن مین ہرگز نہین جا سکتی کہ جسکے باعث
ہمکو یا ہمارے بچون کو تکلیف پہنچے ہاتھ پانون کی قوّت سے درخت کے پھل پتے
پھول جو کچھ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع کر رکھتے ہین شانون پر چار بازو بنائے
جنکے باعث اُڑتے ہین اور ہمارے ڈنک مین کچھ زہر بھی پیدا کیا ہی کہ اُس کے
سبب دشمنونکے شر سے محفوظ رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ داہنے بائین
سر کو بخوبی پھیرتے ہین اور اُسکے دونون طرف دو آنکھین روشن عطا کی ہین کہ اُنکی
روشنی سے ہر ایک چیز کو دیکھتے ہین اور مُنہہ بھی بنایا ہی کہ جسسے کھانیکی لذّت
جانتے ہین دو ہونٹھ بھی دئے جنکے سبب کھانیکی چیزین جمع کرتے ہین اور ہمارے
پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی بخشی ہی کہ وہ رطوبات کو شہد کر دیتی ہی اور یہی

شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے غذا ہی جس طرح چار پاؤن کی پستان مین
قوت دی ہی کہ اُسکے سبب خون مستحیل ہوکر دودھ ہو جاتا ہی غرض کہ یے
نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو عطا کی ہین اُسکا شکر کہان تک کرین اسیواسطے مین نے
رعیت کے حال پر شفقت و مہربانی کرکے اپنے اوپر تکلیف روا رکھی اُن مین
سے کسیکو نہ بھیجا جس وقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
کہا آفرین صد آفرین تو نہایت فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ تیرے سوا نعمتین اللہ
تعالی نے کسی حیوانون کو نہین بخشین بعد اُس کے پوچھا تیری رعیت اور سیاہ
کہان ہی اُسنے کہا ٹیلے پہاڑ درخت پر جہان سبھیتا پاتے رہتے ہین اور
بعضے آدمیون کے ملک مین جاکر اُن کے گھرون مین سکونت اختیار کرتے ہین
بادشاہ نے پوچھا اُن کے ہاتھ سے کیونکر سلامت رہتے ہین کہا بیشتر اُن سے
چھپ کر اپنے تئین بچاتے ہین مگر کبھی جووے قابو پاتے ہین تکلیف دیتے ہین
بلکہ اکثر چھتون کو توڑکر بچون کو مار ڈالتے ہین اور شہد نکال کر اپس مین کھا لیتے
ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تم اِس ظلم پر اُن کے کیونکر صبر کرتے ہو اُسنے کہا ہم یہہ
ظلم سب اپنے اوپر گوارا کرتے ہین اور کبھی عاجز ہوکر اُنکے ملک سے نکل جاتے ہین
اُسوقت وے صلح کے واسطے بہت حیلے پیش کرتے ہین طرح طرح کی سوغات عطر
وخوشبو وغیرہ بھیجتے ہین طبل اور دف بجاتے ہین غرض کہ انواع و اقسام کے
تحفے تحایف دیکر ہمکو راضی کرتے ہین ہمارے مزاج مین شر و فساد نہین ہی
ہم بھی اُن سے صلح کر لیتے ہین اُن کے یہان پھر چلے آتے ہین پس پر بھی ہمسے
راضی نہین ہین بغیر دلیل و حجت کے دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک ہے غلام ہین

## بائیسوین فصل جنونکی اپنے بادشاہون اور سردارون کی اطاعت کے بیان مین

بعد اُس کے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ و رئیس کی اطاعت
کس طرح کرتے ہین اِس احوال کو بیان کیجئے بادشاہ نے کہا ہے سب اپنے
سردار کی اطاعت و فرمانبرداری بخوبی کرتے ہین اور بادشاہ جو حکم کرتا ہی اُسکو
بجا لاتے ہین یعسوب نے کہا اِسکو مفصل بیان کیجئے بادشاہ نے کہا جنون کی قوم مین
نیک و بد اور مُسلمان و کافر ہوتے ہین جس طرح انسانون مین ہین جو کہ نیک ہین
وے اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اِس قدر کرتے ہین کہ آدمیون
سے بھی نہین ہوسکتی اِس واسطے کہ اطاعت و فرمان برداری جناب کی مثل
ستارون کے ہی کیون کہ آفتاب اِن مین بمنزلہ بادشاہ کے ہی اور سب
ستارے بجائے فوج و رعیت کے ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مُشتری قاضی
زحل خزانچی و عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولی عہد ہی اور ستارے گویا
فوج و رعیت ہین اِس واسطے کہ سب آفتاب کے تابع ہین اسکے حرکت سے حرکت
کرتے ہین وہ جو ٹھہر رہتا ہی سب مُتوقف ہوجاتے ہین اپنے معمول و حد سے
تجاوز نہین کرتے یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے یہہ خوبی اطاعت و انتظام کی
کہان سے حاصل کی بادشاہ نے کہا یہہ فیض اُن کو فرشتون سے حاصل ہی
کہ وے سب اللہ تعالیٰ کی فوج ہین اور اُس کی اطاعت کرتے ہین یعسوب نے
کہا فرشتون کی اطاعت کِس طور پر ہی کہا جس طرح حواس خمسہ نفس ناطقہ
کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے محتاج نہین یعسوب نے کہا اُسکو
مفصل فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کیواسطے محسوسات
کی دریافت معلوم کرنے مین محتاج امر و نہی ہین جس شیکے دریافت کرنے کے
لئے وہ متوجہہ ہوتا ہی وے بے تامل و بلا تاخیر اُسکو دوسری شی سے ممتاز کرکے
نفس ناطقہ کو پہنچا دیتے ہین اِسیطرح فرشتے خدا کی اطاعت اور فرمان برداری

مین مصروف رہتے ہین جو حکم ہوتا ہی اُسکو فی الفور بجا لاتے ہین اور جنّون مین جو کہ
بد ذات اور کافر ہین ہر چند کہ قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وے بھی
بد ذات انسانون سے بہتر ہین اسواسطے کہ بعضے جنّون نے باوجود کفر اور گمراہی
کے سلیمانؑ کی اطاعت مین قصور نہ کیا ہر چند کہ اُنھون نے عمل کے زور سے بہت
رنج و مصیبتین پہنچائین پر یہ اُن کی فرمانبرداری مین ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی
آدمی کسی ویرانے یا جنگل مین جن کے خوف سے کچھ دعا اور کلام پڑھتا ہی جبتلک
اُس مکان مین رہتا ہی کسی طرح کا رنج اُسکو نہین دیتے اگر بحسب اتّفاق
کوئی جنّ کسی عورت یا مرد پر مسلط ہوا اور کسی عامل نے وہان اُس کی رہائی کے
واسطے جنّون کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی فی الفور بھاگ جاتے ہین اُس
کے سوا اُنکے حسن اطاعت پر یہہ دلیل ہی کہ ایک بار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلّم کسی مکان مین قرآن پڑھتے تھے وہان جنّون کا گذر ہوا سنتے ہی سب کے
سب مسلمان ہوئے اور اپنی قوم مین جاکر کتنون کو اسلام کی دعوت کرکے نعمت
ایمان سے بہرہ اندوز کیا چنانچہ چند آیات قرانی اُس مقدمے پر ناطق ہین انسان
اُن کے بالعکس ہین طبیعتون مین اُن کی شرک و نفاق بھرا ہی سر اسر متکبر و مغرور
ہوتے ہین بیشتر اخذ منفعت کیواسطے طریق ہدایت سے منحرف ہوکر مشرک و مرتد
ہوجاتے ہین ہمیشہ روئے زمین پر قتال و جدال مین مصروف رہتے ہین بلکہ اپنے
پیغمبرون کی اطاعت نہین کرتے باوجود معجزے اور کرامت کے صاف منکر ہوجاتے
ہین اگر کبھی ظاہر مین اطاعت کرتے ہین پر دل اُن کا شرک و نفاق سے خالی نہین
ازبسکہ جاہل اور گمراہ ہین کسی بات کو نہین سمجھتے اُس پر یہہ دعوی ہی کہ ہم مالک
اور سب ہمارے غلام ہین انسانون نے جو دیکھا کہ بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہم کلام
ہو رہا ہی کہنے لگے نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات الارض کے

رئیس کا یہہ رتبہ ہی کہ کسی حیوان کا ہین جنون کی قوم سے ایک حکیم نے کہا
اسبات کا تم تعجب نہ کرو اسواسطے کہ یعسوب مکھیون کا سردار اگرچہ جسم مین
چھوٹا اور منحنی ہی لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات الارض کا رئیس
و خطیب ہی جتنے حیوان ہین سبکو ریاست و سلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہی
اور بادشاہونکا یہی معمول ہی کہ اپنے ہم جنسون سے جو کہ سلطنت و ریاست
مین شریک ہین ہم کلام ہوتے ہین اگرچہ وے شکل و صورت مین مخالف ہوون
یہہ خیال اپنے دل مین نہ لاوے کہ بادشاہ کسی غرض و مطلب کے واسطے اُن کیطرف
داری و رعایت کرتا ہی القصہ بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہہ ہوکر کہا
کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کا جو کچھہ شکوہ بیان کیا سب تم نے سُنا اور تمنے
جو دعوی کیا اُسکا جواب اُنھون نے دیا اب جو کچھہ تمکو کہنا باقی ہو اُسکو بیان کرو
آدمیون کے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور بزرگیان ہین کہ وے ہمارے
صدق دعوی پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کرو رومی نے کہا کہ
ہم بہت سے علوم اور صنعتین جانتے ہین دانائی اور تدبیر مین سب حیوانون سے غالب
ہین دنیا اور آخرت کے اُمور بخوبی سرانجام کرتے ہین اُسسے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک
اور حیوان ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اُسنے جو اپنی فضیلتین بیان
کین تم اُسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانون کی جماعت نے یہہ بات سُنکر سر جھکا لیا
کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیونکے وکیل نے کہا کہ یہہ آدمی
گمان کرتا ہی کہ ہم بہت علوم اور تدبیرین جانتے ہین جسکے سبب ہم مالک اور حیوان
ہمارے غلام ہین اگر آدمی فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے اُمور مین کس طور
پر انتظام و بندوبست کرتے ہین دانائی و فکر مین اُن سے غالب ہین علم ہندسہ
مین یہہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اور پرکار کے انواع و اقسام کے دائرے

اور شکلین مثلث اور مربع کھینچتے ہین اپنے گھرون مین طرح طرح کے زاوئے بناتے ہین سلطنت
و ریاست کے قاعدے آدمیون نے بھی ہمسے سیکھے اسواسطے کہ ہم اپنے یہان دربان
اور چوکیدار متعین کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کے سامھنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا
درختون کے پتون سے شہد نکال کر جمع کرتے ہین اور فراغت سے اپنے گھرون مین
بیٹھکر بال بچون کے ساتھ کھاتے ہین جو کچھ ہمارا جھوٹھا بچ رہتا ہی سب آدمی اُس کو
نکال کر اپنے تصرف مین لاتے ہین یہ ہنر ہمکو کسی نے تعلیم نہین کئے مگر اللہ تعالے کی
طرف سے الہام ہوتا ہی کہ بغیر مدد اور اعانت اوستاد کے ہم اتنے ہنر جانتے ہین
اگر انسانون کو یہہ گھمنڈ ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین تو ہمارا جھوٹھا کیون
کھاتے ہین بادشاہ ہونیکا یہہ طریق نہین ہی [illegible] ا جھوٹھا کھاوین اور یہ اکثر امو
مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم کسی امر مین اِن سے احتیاج نہین رکھتے پس یہہ دعوی
بے دلیل اُن کو نہین پہنچتا ہی اگر چونٹی کے احوال پر یہہ آدمی نگاہ کرے کہ باوجود
چھوٹے جسم کے کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے مکان پیچدار بناتی ہی کیسی ہی سیلابی
ہو پانی اُن مین ہرگز نہین جاتا اور رکھانیکے لئے غلہ جمع کر رکھتی ہی اگر کبھی اُس مین سے
کچھ بھیگ جاتا ہی نکال کر دھوپ مین سکھاتی ہی جن دانون مین احتمال جمنے کا ہوتا
اُن کے چھلکے دور کرکے ٹکڑے کر ڈالتی ہی گرمیون مین بہت چونٹیان قافلے جمع ہوکر
قوت کے واسطے ہر ایک طرف جاتی ہین اگر کسی چونٹی کو کہین کچھ نظر آیا اور گرانی
کے سبب اُٹھا نہ سکا تھوڑا سا اُس مین سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر کرتی ہی اُنمین
جو آگے بڑھتی ہی وہ اُس چیز سے کچھ تھوڑا سا پہچان کے واسطے لیکر وہان جا پہنچتی ہی
پھر سب جمع ہوکر کس محنت و مشقت سے اُسکو اُٹھا لاتی ہین اگر کسی چونٹی نے محنت مین سستی
کی تو اُسکو مار کر نکال دیتی ہین پس اگر یہہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چونٹیان
کیسا علم و شعور رکھتی ہین اسی طرح مدی جبکہ فصل ربیع مین کھا پیکر موٹی ہوتی ہی

اکس

کسی نرم زمین مین جا کر گڑہا کھود کر انڈا دیتی ہی اور اُسکو مٹی سے چھپا کر
آپ اُڑ جاتی ہی جب اُس کی موت کا وقت آتا ہی طایر کھا جاتے ہین یا گرمی
سردی کی کثرت سے آپ ہلاک ہو جاتی ہی دوسرے برس پھر فصل ربیع مین
جن دِنون ہوا معتدل ہوتی ہی اُس انڈے سے ایک چھوٹا بچہ کیڑے کی مانند
پیدا ہو کر زمین پر چلتا اور گھاس چرتا ہی جس وقت پر اُسکے نکلتے ہین اور
کھا پیکر موٹا ہوتا ہی یہہ بھی بدستور سابق انڈا دیکر زمین مین چھپا دیتا ہی غرض
اسیطور سال بسال بچے پیدا ہوتے ہین اسی طرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون
کے درختون پر خصوصًا توت کے درخت پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے
ہوتے ہین اپنے لُعاب کو درخت پر تنکر بآرام تمام اُسمین سوتے ہین جسوقت
جاگتے ہین اُسی حال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین اُن کو تو طایر کھا لیتے ہین
یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مرجاتے ہین اور انڈے سال بھر بحفاظت اُس
مین رہتے ہین دوسرے سال اُن مین سے بچے پیدا ہو کر درخت پر چلتے پھرتے
ہین جب یہہ تازے توانا ہوتے ہین اُسیطور پر انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین
اور بھرین بھی دیوارون اور درختون پر چھتے بنا کر اُن مین انڈے بچے دیتی
ہین مگر یے کھانے کے واسطے کچھ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنا قوت ڈھونڈھ
لیتی ہین اور جاڑے کے دِنون مین غارون یا گڑھون مین چھپ کر مرجاتی ہین
پوست اُن کا تمام جاڑون بھر وہان پڑا رہتا ہی ہرگز سڑتا گلتا نہین پھر فصل ربیع
مین خدا کی قدرت سے اُن مین روح آجاتی ہی بدستور اپنے اپنے گھر بنا کر
انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اس طرح تمام حشرات الارض اپنے بچون کو پیدا
کر کے پرورش کرتے ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہہ نہین کہ اُن سے کچھ
خدمت کی توقع رکھتے ہین بخلاف آدمیون کے کہ وے اپنی اولاد سے نیکی اور احسان

کے اُمیدوار رہتے ہین سخاوت اور جود کہ شیوہ بزرگونکا ہی ہر گز اُن مین
نہین پھر کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین اور مکھی مچھر ڈانس وغیرہ کہ انڈے دیتے
اور اپنے بچون کی پرورش کرتے اور گھر بناتے ہین صرف اپنے فائدے کے
واسطے نہین بلکہ اِس لئے کہ بعد اُنکے مرنیکے اور کیڑے آکر آرام پاوین کیونکہ اُن
مین سے ہر ایک کو اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہی جبکہ موت کے دن پورے ہوتے
ہین رضامندی اور خوشی سے خود فنا ہو جاتے ہین اللہ تعالی اپنی قدرت سے پھر دوسرے
سال پیدا کرتا ہی غرض کہ یہ کسی حال مین اُسکا انکار نہین کرتے جس طرح بعضے
آدمی بعث و قیامت سے منکر ہین اگر آدمی اُن حیوانون کا احوال معلوم کرین کہ یہ
اپنی معاش اور معاد مین اُن سے زیادہ تدبیرین جانتے ہین یہہ فخر نہ کرین کہ ہم مالک اور حیوان
ہمارے غلام ہین **تیئیسوین فضل النسان اور ہزار داستان** کے مناظر ہین
جس گھڑی مکھیونکا وکیل اِس کلام سے فارغ ہوا جنون کے بادشاہ نے نہایت
خوش ہوکر اُس کی تعریف کی اور انسانون کیطرف متوجہہ ہوکر فرمایا کہ اِس
نے جو کہا سب سُنا تمنے اب تمھارے نزدیک کوئی جواب باقی ہی اُن مین سے
ایک شخص اعرابی نے کہا کہ ہم مین بہت سی فضیلتین اور نیک خصلتین ہین جنسے
دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کر کہا کہ زندگی ہماری بہت
عیش سے گذرتی ہی انواع و اقسام کی نعمتین کھانے پینے کی ہمکو میسر ہین حیوانون
کو وے نظر بھی نہین آتین ہیونکا مغز اور گودا ہمارے کھانے مین آتا ہی پوست
اور گٹھلی یے کھاتے ہین اِسکے سوا طرح طرح کے کھانے شیرمال باقرخانی گاودیدہ
گاوزبان کلیجے متجن زیربریان مرغ شیربرنج کباب قورما بورانی فرنی دودھ
دہی گھی قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات
وغیرہ کھاتے ہین تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگ ہنسی چہل قصے کہانیان میسر ہین

لباس

لباس فاخرہ اور زیورات طرح طرح کے پہنتے ہین نمدہ قالین چاندنی جاجم اور بہت
سے فرش فروش بچھاتے ہین حیوانون کو بے سامان کہان میسر ہین ہمیشہ
جنگل کی گھاس کھاتے ہین اور رات دن ننگ دھڑنگ غلامون کی طرح محنت
اور مشقت مین رہتے ہین یہ سب چیزین دلیل ہین اسپر کہ ہم مالک اور یہ
غلام ہین طایرون کا وکیل ہزار داستان سامھنے شاخ درخت پر بیٹھا تھا اس
نے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی جو اپنے انواع و اقسام کے کھانے پینے پر افتخار کرتا
یہہ نہین جانتا کہ حقیقت مین اُنکے واسطے یہہ بہت رنج و عذاب ہی بادشاہ نے
کہا یہہ کیونکر ہی اُسنے بیان کر کہا اسواسطے کہ اس آرام کے لئے بہت محنتین اور رنج
اٹھاتے ہین زمین کھودنا ہل جوتنا پل کھینچنا پانی بھرنا اناج بونا کاٹنا تولنا پیسنا تنور مین
آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصائیون سے جھگڑنا بنیون سے حساب کتاب کرنا
مال جمع کرنے کے لئے محنتین اُٹھانا علم و ہنر سیکھنا بدن کو رنج دینا دور دور ملکون
کو جانا دو پیسون کے واسطے امیرونکے سامھنے ہاتھہ باندھہ کر کھڑے ہونا غرض
اس جد و کد سے مال و اسباب جمع کرتے ہین بعد مرنے کے وہ غیرون کے حصے
مین آتا ہی اگر وہہ حلال سے پیدا کیا ہی تو اُسکا حساب و کتاب ہی نہین تو
عذاب و عقاب اور ہم اس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ غذا ہماری فقط
گھاس پات ہی جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہی بے محنت و مشقت اُسکو اپنے
تصرف مین لاتے ہین انواع و اقسام کے پھل اور میوے کہ اللہ تعالی نے اپنی
قدرت سے ہمارے واسطے پیدا کئے ہین کھاتے ہین اور ہمیشہ اُسکا شکر کرتے ہین
فکر و تلاش کھانے پینے کی ہمارے دل مین کبھی نہین آتی جہان جاتے ہین فضل الہی
سے سب کچھہ میسر ہوجاتا ہی اور ہمیشہ قوت کی فکر مین غلطان پیچان رہتے
ہین اور طرح طرح کے کھانے جو ہم کھاتے ہین ویسی ہی رنج و عذاب بھی اٹھاتے ہین

امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین بخار دردِ سر ہضیہ سرسام فالج لقوہ جوڑی کھانسی
یرقان تپ دق پھوڑا پھنسی کھجلی دادخنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک
فیل پانگوا سا غرض اقسام اقسام کی بیماریان اُن کو عارض ہوتی ہین دوا دارو کے
لئے طبیبون کے یہان دوڑے پھرتے ہین تسپر بیحیائی سے کہتے ہین کہ ہم مالک
اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت کچھ
ہمارے واسطے نہین ہی حیوان بھی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین اُسنے
کہا حیوان جو بیمار ہوتے ہین صرف تمھاری آمیزش اور اختلاط سے کتے بلی کبوتر
مرغ وغیرہ حیوانات کہ تمھارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر کھانے پینے نہین
پاتے ہین اسی واسطے بیمار ہوجاتے ہین اور جو حیوان کہ جنگل مین مخلا بالطبع پھرتے
ہین ہر ایک مرض سے محفوظ ہین کیونکہ کھانے پینے کے وقت اُنکے مقرر ہین
کمی بیشی اُس مین نہین آتی اور یہ حیوانات جو تمھارے یہان گرفتار ہین اپنے
طور پر اوقات بسر نہین کرنے پاتے کھانا بیوقت کھاتے یا مارے بھوکھ کے اندازہ
سے زیادہ کھا جاتے ہین بدن کی ریاضت نہین کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار ہوجاتے
ہین تمھارے لڑکون کے بیمار ہونیکا بھی یہی سبب ہی کہ حاملہ عورتین اور دائیان
حرص سے غیر مناسب کھانے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کھا جاتی ہین اسی سے
اخلاطِ غلیظہ پیدا ہوتے ہین دودھ بگڑ جاتا ہی اُسکے اثر سے لڑکے بدصورت
پیدا ہوتے اور ہمیشہ امراض مین مبتلا رہتے ہین انھین مرضون کے باعث
مرگِ مفاجات اور شدت نزع اور غم و غصے مین گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم
اپنے اعمال کی شامت سے ان عذابون مین گرفتار ہو اور ہم اُنسے محفوظ ہین کھانیکے
اقسام مین تمھارے یہان شہد نفیس تر اور بہتر ہی جسکو کھانے اور دوا
مین استعمال کرتے ہو سو وہ مکھیونکا لعاب ہی تمھاری صنعت سے نہین پھر کس چیز کا

فخر کرتے ہو باقی پھل اور دانے اُنکے کھانے مین ہم تم شریک ہین اور قدیم
سے ہمارے تمھارے جدّ و آبا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون تمھارے
جدّ اعلیٰ حضرت آدم وحوّا باغ بہشت مین رہتے تھے اور بے محنت و مشقت وہان
کے میوے کھاتے کسی طرح کی فکر و محنت نہ تھی ہمارے جدّ و آبا بھی وہان اُس نازونعمت
مین اُن کے شریک تھے جب تمھارے بزرگوار اپنے دشمن کے بہکانے سے
خدا کی نصیحت بھول گئے اور ایک دانے کے واسطے حرص کی وہان سے نکالے
گئے فرشتون نے نیچے لاکر ایسی جگہہ ڈال دیا جہان پھل پتے بھی نہ تھے میونکا
تو کیا دخل ایک مدت تلک اُس غم مین رویا کئے آخر کو توبہ قبول ہوئی خدا نے
گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بھیجا اُسنے یہان آکر زمین کھودنا بونا پیسنا پکانا
لباس بنانا سکھلایا غرض رات دن اس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تھے جبکہ
اولاد بہت پیدا ہوئی اور ہر ایک جنگل و آبادی مین رہنے لگے پھر تو زمین کے
رہنے والون پر بدعت شروع کی گھر اُن کے چھین لئے کتنون کو پکڑ کر قید کیا
بہتیرے بھاگ گئے اُنکے قید و گرفتار کرنیکے واسطے انواع و اقسام کے پھندے
اور جال بنا بنا کر درپے ہوئے آخر کو نوبت یہان تک پہنچی کہ اب تم کھڑے
ہو کر فخر و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اور مجادلے کے واسطے مستعد ہو
اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشیکی مجلس کرتے ہین ناچ رنگ مین مشغول رہتے ہین
عیش و عشرت مین اوقات بسر کرتے ہین لباس فاخرہ اور زیور انواع و اقسام
کے پہنتے ہین اُن کے سوا اور بہت سی چیزین جو ہمکو میسّر نہین ہین سچ ہی لیکن ان
مین سے ہر ایک چیز کے عوض تمکو عذاب و عقاب بھی ہوتا ہی کہ جسسے ہم محفوظ ہین ہا
کیونکہ تم شادی کی مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم اُٹھاتے
ہو راگ رنگ اور ہنسی کے بدلے روتے اور رنج کھینچتے ہو نفیس مکانون کی جگہہ تاریک

قبر مین سوتے ہو زیور کے عوض گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑی پاؤن مین زنجیر
پہنتے ہو تعریف کے بدلے ہجو مین گرفتار ہوتے ہو غرض ہر ایک خوشی کے عوض غم بھی
اُٹھاتے ہو اور ہم ان مصیبتون سے محفوظ ہین کیونکہ یہہ محنتین اور رنج غلامون اور
بدبختون کے واسطے چاہئے اور ہمکو تمھارے شہرون اور مکانون کے بدلے یہہ
میدان وسیع میسر ہی زمین سے آسمان تک جہان جی چاہتا ہی اُڑتے ہین
ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے بے تکلیف چرتے چگتے ہین بے محنت و مشقت
رزق حلال کھاتے اور پانی لطیف پیتے ہین کوئی منع کرنے والا نہین رسی
ڈول مشک کوڑے کے محتاج نہین ہے سب چیزین تمھارے واسطے چاہئین
کہ اپنے کاندھون پر اُٹھا کر جا بجا لئے پھرتے اور بیچتے ہو ہمیشہ محنت و مصیبت
مین گرفتار رہتے ہوے سب نشانیان غلامونکی ہین یہہ کہان سے ثابت ہوتا ہی
کہ تم مالک اور ہم غلام ہین بادشاہ نے انسانون کے وکیل سے پوچھا کہ اب تیرے
تردیک کوئی جواب اور باقی ہی اُسنے کہا ہم مین خوبیان اور بزرگیان بہت
ہین کہ ہمارے دعوی پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کر اُن مین سے
ایک شخص عبرانی نے کہا کہ اللہ تعالے نے ہمکو انواع و اقسام کی بزرگیان
بخشین دین و نبوت اور کلام منزل سب نعمتین عطا کین حلال و حرام اور نیک
و بد سے آگاہ کرکے واسطے دخول جنت کے ہمکو خاص کیا غسل طہارت نماز روزہ
صدقہ زکواۃ مسجدون مین نماز ادا کرنا منبرون پر خطبہ پڑھنا اور بہت عبادتین
ہمکو تعلیم کین ہے سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی ہین کہ ہم مالک ہین
اور یہ غلام طایفون کے وکیل نے کہا اگر تامل و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یہ
چیزین تمھارے واسطے رنج و عذاب ہین بادشاہ نے کہا یہہ رنج کس طرح ہی
اُسنے کہا ہے سب عبادتین اللہ تعالی نے اس واسطے مقرر کی ہین کہ گناہ

اُن کے عفو ہو جاوین اور گمراہ ہونے پاوین چنانچہ قرآن مین اللہ فرماتا ہی آیۃ
اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنے نیکیان گناہون کو دفع کرتی ہین اگر یہ
قواعد شرعی پر عمل نکرین خدا کے نزدیک روسیاہ ہوین اسی خوف سے
عبادت مین مشغول رہتے ہین اور ہم گناہون سے پاک ہین ہمکو کچھ احتیاج عبادت
کی نہین جسسے یہ اپنا فخر کرتے ہین اور اللہ تعالی نے پیغمبرون کو اِن لوگون
کے واسطے بھیجا ہی جو کہ کافر و مشرک اور گنہگار ہین اُنکی عبادت نہین کرتے
رات دن فسق و فجور مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک و معاصی سے بری
ہین خدا کو واحد و لاشریک جانتے ہین اور اُس کی عبادت مین مصروف رہتے ہین
اور انبیاء رسول مثل طبیب و نجومی کے ہین طبیبون سے وُہی لوگ احتیاج رکھتے ہین
جو کہ مریض و علیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و بد طالع التجا کرتے ہین
اور غسل و طہارت تمھارے واسطے اس لئے فرض ہوئی ہی کہ ہمیشہ ناپاک رہتے
ہو رات دن زنا اور اغلام مین اوقات بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے
ہو اسواسطے تم کو طہارت کا حکم ہی اور ہم اِن چیزون سے کنارہ کرتے ہین تمام
سال مین ایک بار قربت کرتے ہین سو بھی شہوت و لذت کے واسطے نہین صرف
بقاء نسل کے لئے اس امر کے مُرتکب ہوتے ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہی
کہ اُسکے سبب تمھارے گناہ عفو ہو جاوین ہم گناہ کرتے نہین ہمپر کیون فرض ہو وے
صدقہ زکواۃ اس لئے واجب ہی کہ تم بہت مال حلال و حرام سے جمع کر رکھتے
ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب و مسکین پر خرچ کرو تو کاہیکو زکواۃ فرض ہو وے
اور ہم اپنے ابنائے جنس پر شفقت و مہربانی کرتے ہین تم سے کبھی کچھ جمع
نہین کرتے اور یہہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے حلال و حرام
اور حدود و قصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہہ تمھاری تعظیم کے واسطے ہی

کیونکہ قلب تمھارے تاریک ہوتے ہین جہالت و نادانی سے فایدے اور نقصان
کو نہین سمجھتے ہو اسی واسطے معلم اور اُستاد کے محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلاواسطہ
پیغمبرون کے ہر ایک چیز سے اللہ تعالی خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی فرماتا ہی
وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا یعنے خدا نے مکھی سے کہا کہ پہاڑ
پر اپنا گھر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ
حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک حیوان دعا اور تسبیح جانتا ہی اور ایک موقع پر یون
فرمایا ہی فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْاۃَ
اَخِیْہِ قَالَ یٰوَیْلَتٰی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْاۃَ اَخِیْ الخ
یعنے اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا کہ جاکر زمین کھودے اور قابیل کو دکھلاوے
کہ وہ بھی اِس طرح اپنے بھائی کی نعش کو زمین کھود کر دفن کرے اُسوقت
قابیل نے اُسکو دیکھکر کہا افسوس کہ ہمکو اِس کوّے کے برابر بھی عقل نہین ہی
کہ بھائی کی نعش کو اِس طرح دفن کرین غرض اِس بات سے نہایت ندامت
اٹھائی اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز پڑھنے کے واسطے مسجدون اور خانقاہون
مین جاتے ہین ہمکو اُسکی کچھہ احتیاج نہین ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد
اور قبلہ ہین جدہر نگاہ کرتے ہین مظہر الٰہی نظر آتا ہی اور جمعہ و عید کی نماز کیواسطے
بھی کچھہ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ رات دن نماز و روزے مین مشغول رہتے ہین
غرض جن چیزون پر تم فخر کرتے ہو ہمکو اُن کی کچھہ احتیاج نہین ہی طایرون کا
وکیل جس گھڑی یہہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانون کی طرف دیکھکر کہا اب اور جو کچھہ
تمکو کہنا باقی ہو بیان کرو انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت
فضیلتین اور بزرگیان ہم مین باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان
ہمارے غلام ہین چنانچہ زیب و آرایش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس

دوشالہ کمخاب حریر دیبا سمور مشروع گلبدن ململ محمودی صحن اطلس جامدانی ڈوریا
چارخانہ طرح طرح کے فرش قالین غدجاجم چاندنی اسکے سوا اور بہت نعمتین ہمکو
میسر ہین اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین کیونکہ حیوانون
کو یہہ سامان کہان میسر ہی عریان محض جنگل مین غلامون کی طرح پڑے پھرتے
ہین یہ سب خدا کی بخششین اور نعمتین ہماری ملکیت پر دلیل ہین ہمکو لایق ہی کہ ان پر
حکومت خاوندانہ کرین جس طرح چاہین اُن کو رکھین یہ سب ہمارے غلام ہین
بادشاہ نے حیوانون سے کہا اب تم اسکا کیا جواب دیتے ہو درندون کے وکیل
کلیلہ نے اُس آدمی سے کہا کہ تم اِس لباس فاخرہ اور ملایم پر جو اتنا فخر کرتے
ہو یہہ کہو کہ یہ طرح طرح کے لباس اگلے زمانے مین کہان تھے مگر حیوانون
سے ظلم و بدعت کرکے چھین لئے آدمی نے کہا یہہ بات تو کس وقت کی کہتا ہی
کلیلہ نے کہا تمھارے یہان سب لباسون مین نازک و ملایم دیبا و حریر اور ابریشم
ہوتا ہی سو وہ کیڑے کے لعاب سے ہی اور یہہ کیڑا آدم کی اولاد مین نہین
بلکہ حشرات الارض کی قسم مین سے ہی کہ اپنی پناہ کے واسطے درختون پر لعاب سے
بنتا ہی کہ گرمی جاڑے کی آفت سے محفوظ رہے تمنے بجز و ظلم اُسے چھین لیا اسی
واسطے اللہ نے تمکو اِس عذاب مین گرفتار کیا ہی کہ اُسے لیکر محنت سے تنتے
بُنتے ہو پھر درزی سے سلاتے اور دھوبی سے دُھلاتے ہو غرض ایسے ایسے
رنج و محنت اُٹھاتے ہو کہ اسکو احتیاط سے رکھتے اور بیچتے ہو ہمیشہ اسی فکر مین
غلطان پیچان رہتے ہو اسیطرح اور لباس کہ بیشتر حیوانات کی کھال بال سے
بُنتے ہین خصوص لباس فاخرہ تمھارے اکثر حیوان کی پشم ہوتے ہین ظلم و تعدی
سے اُنسے چھین کر اپنی طرف نسبت کرتے ہو اُسپر اتنا فخر کرنا بیجا ہی اگر ہم
اُسکے فخر کرین تو زیب دیتا ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہمارے بدن پر پیدا کیا ہی

کہ ہم اپنے ستر و لباس کرین اُسنے شفقت و مہربانی سے یہہ لباس ہمکو عطا
کیا ہی کہ سردی گرمی سے محفوظ رہین جسوقت ہم پیدا ہوتے ہین اُسیوقت سے
اللہ تعالیٰ ہمارے بدن پر یہہ لباس بھی پیدا کرتا ہی اُسکی مہربانی سے بے
محنت و مشقت یہہ سب ہمکو میسر ہی اور تم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر مین
مبتلا رہتے ہو تمھارے جد اعلیٰ نے خدا کی نافرمانی کی تھی اُسیکے بدلے تم کو یہہ عذاب
ہوتا ہی بادشاہ نے کلیلہ سے کہا کہ آدم کی ابتدائے خلقت کا احوال ہمسے
بیان کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اور پوشش
مثل حیوانات کے اُن کے واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کیطرف یاقوت کے پہاڑ
پر خطِ استوا کے نیچے یے دونون رہتے تھے جس وقت اُن کو پیدا کیا صرف
ننگے تھے سر کے بالون سے تمام بدن اُن کا چھپا رہتا اور انھین بالون کے سبب
سردی گرمی سے محفوظ رہتے تھے اُس باغ مین چلتے پھرتے اور تمام درختون
کے میوے کھاتے تھے کس نوع کی محنت و مشقت نہ اُٹھاتے جس طرح اب یے
لوگ اُس مین گرفتار ہین حکم الہی یہہ تھا کہ تمام بہشت کے میوے کھاوین مگر اِس
درخت کے نزدیک نہ جاوین شیطان کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بھلادی
اُسیوقت سب مرتبہ جاتا رہا سر کے بال گر گئے ننگے ہو گئے فرشتون نے بموجب
حکم الہی کے وہان سے نکال باہر کر دیا جیسا کہ جنون کے حکیم نے اِس احوال کو
پہلی فصل مین مفصل بیان کیا ہی جسوقت درمنہ نے وکیلہ سے یہہ احوال بیان کیا آدمی نے کہا ای
دمنہ تمکو لازم و مناسب نہین ہی کہ ہمارے سامھنے گفتگو کرو بہتر یہہ ہی
کہ چپکے ہو رہو کلیلہ نے کہا اسکا کیا سبب کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تم سے زیادہ
شریر و بد ذات کوئی نہین ہی اور کسی حیوان مین تمھاری سی قساوت قلبی
نہین اور مردار کھانے مین بھی اتنا حریص کوئی نہین حیوانون کے ضرور کے

سوا تم مین کوئی فایدہ نہین ہمیشہ اُن کے قتل وغارت مین رہتے ہو اُسنے
کہا یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر اسواسطے کہ جتنے درند ہین حیوانات کو شکار کرکے
کھا جاتے ہین اُستخوان توڑتے اور لہو پیتے ہین ہرگز اُن کے حال پر رحم نہین
کرتے درندون کو وکیل نے کہا کہ ہم جو یہہ حرکت حیوانون سے کرتے ہین فقط تمھاری تعلیم
سے والاّ ہم اُسسے کچھہ واقف بھی نہ تھے اسواسطے کہ قبل آدم کے درند کسی حیوان
کو شکار نہ کرتے تھے جو حیوان کہ جنگل بیابان مین مرجاتا تھا اُسکا گوشت کھاتے
زندہ حیوان کو تکلیف نہ دیتے غرض جبتلک اِدھر اُدھر سے گرا پڑا گوشت پاتے
کسی جاندار کو نہ چھیڑتے مگر وقت احتیاج واضطرار کے مجبور تھے جبکہ تم پیدا ہوے
اور بکری بھیڑ گائے بیل اونٹ گدھے پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوان کو جنگل مین
باقی نہ رکھا پھر گوشت اُنکا جنگل مین کہان سے ملتا لاچار ہوکر زندہ حیوانون کو
شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہہ حلال ہی جس طرح تمکو اضطرار کی حالت
مین مردار کھانا روا ہی اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت
اور بیرحمی ہی ہم کسی حیوانون کو اپنا شاکی نہین پاتے جیساکہ کچھہ تم سے شکوہ
کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانونکا پیٹ چاک کرکے لہو پیتے اور گوشت
کھاتے ہین تم بھی یہی کرتے ہو چھریون سے کاٹنا ذبح کرکے کھال کھینچنا پیٹ چاک
کرکے استخوان توڑنا بھون کر کھانا یہ حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین
ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر غور وتامّل کرو تو معلوم ہو کہ درندون کا ظلم تمھارے
برابر نہین ہی جیساکہ بہایم کے وکیل نے اوّل فصل مین بیان کیا ہی اور تم آپس
مین اپنے بھائی بندون سے حرکت کرتے ہو کہ درندانس سے واقف بھی نہین
ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ تمسے کسی کو نفع نہین پہنچتا ہی سو یہہ ظاہر ہی کہ ہماری
کھال بال سے تم سب کو نفع پہنچتا ہی اور جتنے شکاری جانور تمھارے یہان

گرفتار ہین شکار کرکے تم کو کھلاتے ہین مگر یہہ کہو کہ تمسے حیوانات کو کیا فائدہ
پہنچتا ہی نقصان ظاہر ہی کہ حیوانون کو ذبح کرکے اُنکے گوشت کو کھاتے ہو
اور ہم سے تمکو اتنا بخل ہی کہ اپنے مردون کو بھی مٹی مین گاڑ دیتے ہو کہ ہم
کھانے نہ پاوین ہمکو نہ تمھارے زندون سے فائدہ ہوتا ہی نہ مردون سے اور یہہ
جو کہتے ہو کہ درندحیوانون کو قتل وغارت کرتے ہین سو یہہ تمکو دیکھکر درندون
نے اختیار کیا ہی کہ ہابیل وقابیل کے وقت سے اِس وقت تلک دیکھتے چلے
آتے ہو کہ تم ہمیشہ جنگ وجدل مین مشغول رہتے ہو چنانچہ رستم اسفندیار
جمشید ضحاک فریدون افراسیاب منوچہر دارا اسکندر وغیرہ ہمیشہ قتال وجدال
مین رہے اور اُسی مین کھپ گئے اب بھی فتنہ وفساد مین تم مشغول ہو تیسپر بہادری
سے فخر کرتے ہو اور درندون کو بدنام کرتے ہو مکر وبہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی
مالکیت ثابت کرو جس طرح تم ہمیشہ جنگ وجدل مین رہتے ہو درندون کو بھی
کبھی دیکھا کہ آپس مین ایک دوسرے کو ریخ دیوے اگر درندون کے احوال کو
خوب تامل اور فکر سے دریافت کرو تو معلوم ہو کہ یہ تمسے کہین بہتر ہین انسانون
کے وکیل نے کہا اسپر کوئی دلیل بھی ہی اُسنے کہا جو تمھاری قوم مین زاہد وعابد
ہوتے ہین تمھارے ملک سے نکل کر پہاڑ جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین
جاتے ہین اور اُنھین سے رات دن گرم صحبت رکھتے ہین درند بھی اُن کو نہین
چھیڑتے پس اگر درند تمسے بہتر نہ ہوتے تمھارے زاہد وعابد کاہیکو اُنکے پاس
جاتے کیونکہ صالح اور پرہیزگار شریرون کے پاس نہین جاتے بلکہ اُنسے دور
بھاگتے ہین یہی دلیل ہی کہ درند تمسے بہتر ہین اور دوسری دلیل یہہ ہی
کہ تمھارے ظالم بادشاہون کو اگر کسی آدمی کی صلاح وزہد مین شک واقع ہوتا ہی
اُسکو جنگل مین نکال دیتے ہین اگر درند اُسکو نہین چھیڑتے اِسسے وے معلوم

کرتے ہین کہ یہہ شخص صالح اور متقی ہی کیونکہ ہر ایک جنس اپنی ہم جنس کو پہچان لیتی ہی اسیواسطے درند صالح جانکر اُن سے تعرض نہین کرتے سچ ہی ولی را ولی می شناسد ہان درندون مین شریر اور بد ذات بھی ہوتے ہین سو یہہ کہان نہین ہر جنس مین نیک و بد ہوتے ہین مگر جو درندہ کہ شریر ہین وے بھی نیکون اور صالحون کو چھیڑتے پر بد ذات آدمیون کو کھا جاتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ یعنے ظالمون پر ہمنے ظالمون کو مسلط کیا ہی کہ اپنے گناہونکا نتیجہ پاوین جس گھڑی درندون کا وکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہہ سچ کہتا ہی جو نیک لوگ ہین وے بدون سے بھاگ کر نیکون سے اُلفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس ہوین اور جو بد ہین وے بھی نیکون سے بھاگتے اور بدونسے جاکر ملتے ہین اگر انسان شریر و بد ذات نہ ہوتے تو عابد و زاہد اُن کے کاہیکو جنگل و پہاڑ مین جاکر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا کرتے کیونکہ اِن کے اُن کے کچھہ مناسبت ظاہری نہین ہی مگر نیک خصلت مین البتہ شریک ہین تمام جنون کی جماعت نے کہا یہہ سچ کہتا ہی اِسمین کچھہ شک و شبہہ نہین انسانون نے ہر طرف سے جو یہہ لعن طعن سنی نہایت شرمندہ ہوکر سب نے اپنا سر جھکا لیا اتنے مین شام ہوگئی دربار برخاست ہوا سب وہان سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو گئے

## چوبیسوین فضل انسان اور طوطے کے مناظرہ مین

صبح کے وقت تمام انسان وحیوان دارالعدالت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے انسانون سے فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی دلیل اور بھی بیان کرنا ہو اُسے بیان کرو انسان فارسی نے کہا کہ ہم مین بہت اوصاف حمیدہ ہین

جنسے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا انہین بیان کرو اُسنے کہا
ہمارے گروہ مین بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان عامل فوجدار نقیب چوبدار خادم
یار مددگار ہین اُن کے سوا اور بھی بہت فریق دولت مند اشراف صاحب
مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی
منطقی حکیم مہندس نجومی کاہن معتبر کیمیاگر ساحر ہین اور اہل حرفہ معمار حلاہے دھنے
کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور اُن سب فرقون مین ہر ایک کے
جدے جدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذہب و صنایع پسندیدہ ہین ہے سب
خوبیان اور اوصاف ہمارے واسطے خاص ہین حیوانون کو اُن سے بہرہ نہین اسنے
یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان جس وقت یہہ کہہ
چکا طوطے نے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی اپنے فرقون کی زیادتی پر افتخار کرتا ہی
اگر طایرون کے اقسام کو دریافت کرے تو معلوم ہو کہ اُن کے مقابلے مین یے
نہایت کم ہین لیکن مین ہر ایک اُنکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد
اور ہر ایک صالح کی جگہہ ایک شقی بیان کرتا ہون کہ اُن کی قوم مین نمرود فرعون
کافر فاسق مشرک منافق ملحد عہد ظالم رہزن چوتے عیار جیب کترے اُچکے
جھوٹے مکار دغاباز مخنث زانی مغلم جاہل احمق بخیل اُن کے سوا اور بھی بہت
سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے نہین ہوتے ہین اور ہم اُن سے بری
ہین مگر بیشتر خصائل حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مین شریک اسواسطے کہ ہمارے
گروہ مین بھی سردار و رئیس اور یار مددگار ہوتے ہین بلکہ ہمارے سردار ریاست
و ریاست مین انسانون کے بادشاہون سے بہتر ہین کیونکہ وے فقط اپنی غرض
اور منفعت کے لئے رعیت و فوج کی پرورش کرتے ہین جبکہ مقصد اُنکا حاصل
ہو جاتا ہی اُسوقت فوج و رعایا کے حال پر کچھہ خیال نہین کرتے حالانکہ یہہ طریقہ

رئیسون کا نہین ہی ریاست وسرداری کے واسطے لازم ہی کہ بادشاہ اپنی فوج
ورعیت پر ہمیشہ شفقت ومہربانی رکھے جس طرح اللہ تعالی اپنے بندون پر ہمیشہ
رحمت کرتا ہی اسیطرح ہر ایک بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت
کی رکھے اور حیوانون کے سردار فوج ورعیت کے حال پر ہمیشہ شفقت ومہربانی
رکھتے ہین اسی طرح چونٹیون اور طایرون کے رئیس بھی اپنی رعیت کی درستی
اور انتظام مین مصروف رہتے ہین اور جو کچھ فوج ورعایا سے سلوک واحسان
کرتے ہین اسکا بدلا اور عوض نہین چاہتے اور اپنی اولاد سے بھی پرورش
کے عوض نیکی کی توقع نہین رکھتے جس طرح آدمی اولاد کی پرورش کرکے
پھر اُن سے خدمت لیتے ہین حیوان بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین پھر
اُن سے کچھ غرض نہین رکھتے فقط شفقت ومہربانی سے پالتے اور کھلاتے ہین
خدا کی راہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندون کو پیدا کرکے رزق پہنچاتا ہی
اور اُن سے شکر کی توقع نہین رکھتا انسانون مین اگر یہ فعل بد نہوتے تو اللہ
تعالی اُن سے کیون فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اور اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر
یہہ حکم نہین کیا کیونکہ یہ کفر ونافرمانی نہین کرتے طوطا جس وقت اس کلام تک
پہنچا جنات کے حکیمون نے بھی کہا یہہ سچ کہتا ہی انسانون نے شرمندہ ہوکر سر جھکا
لیا کسی نے کچھ جواب نہ دیا اتنے مین بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جن بادشاہون
کا وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اور فوج پر نہایت شفقت ومہربانی کرتے
ہین وے کون بادشاہ ہین حکیم نے کہا مراد اُن بادشاہون سے ملایکہ ہین اس
واسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس وانواع واشخاص ہین سبکے واسطے اللہ کی
طرف سے ملایکہ مقرر ہین کہ ہر ایک کی حفاظت اور رعایت کرتے ہین اور
ملایکون کے گروہ مین بھی رئیس وسردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر

شفقت و مہربانی رکھتے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ فرشتون مین یہہ شفقت و مہربانی کہان سے ہوئی اُسنے کہا کہ انھون نے اللہ تعالی کی رحمت سے یہہ فایدہ حاصل کیا ہی کیونکہ جس طرح وُہ اپنے بندون پر شفقت کرتا ہی دنیا مین کسی کی شفقت اُسکے لاکھوین حصے کو نہین پہنچتی اس واسطے کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندونکو پیدا کیا ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے شکل و صورت نہایت خوبی اور الطاف سے بنائی حواس مدرکہ بخشے نفع اور نقصان سے سبکو خبردار کیا اور انھین کے آرام کے واسطے آفتاب و ماہتاب اور بروج و ستارے پیدا کئے درختونکے پھل پتون سے زرق پہنچایا غرض انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین یہہ سب اُسکی شفقت و مرحمت پر دلیل ہی بادشاہ نے پوچھا آدمیونکی حفاظت کیواسطے جو ملایکہ مقرر ہین اُن کا سردار کون ہی حکیم نے کہا وہ نفس ناطقہ ہی کہ جسوقت سے آدم پیدا ہوا اُسیوقت سے یہہ اُسکے جسم کا شریک ہی جن فرشتون نے کہ بموجب حکم الٰہی کے آدم کو سجدہ کیا اُن کو نفس حیوانی کہتے ہین کہ نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ نکیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ ہی ابلیس بھی اُسیکو کہتے ہین نفس ناطقہ آدم کی اولاد مین اب تک باقی ہی جس طرح صورت جسمیہ آدم کی اب تک وہی باقی ہی اُسی صورت پر پیدا ہوتے اور رہتے ہین اور اُسی صورت سے قیامت کے دن بنی آدم اٹھکر بہشت مین داخل ہونگے بادشاہ نے پوچھا اُسکا کیا سبب کہ ملایکہ اور نفوس نظر نہین آتے حکیم نے کہا اسواسطے کہ وے نورانی اور شفاف ہین حواس جسمانی سے محسوس نہین ہوتے مگر ابنیا اور اولیا قلب کی صفائی کے سبب اُن کو دیکھتے ہین کیونکہ نفوس اُن کے تاریکی جہالت سے پاک ہین خواب غفلت سے بیدار رہتے ہین نفوس اور ملایکہ سے اُن کو مناسبت ہی اسواسطے اُن کو دیکھتے اور اُن کا

کلام

کلام سُنکر اپنے انبائے جنس کو خبر کرتے ہین بادشاہ نے یہہ احوال سُنکر حکیم سے
فرمایا جزاک اللہ بعد اُسکے طوطے کیطرف دیکھکر کہا تو اپنے کلام کو تمام کر اُسنے
کہا یہہ آدمی جو دعویٰ کرتا ہی کہ ہماری قوم مین بہت کاری گر اور راہل حرفہ
ہوتے ہین سو یہہ موجب فضیلت کا نہین ہی کیونکہ ہم مین بھی بعضے حیوان اِن
صنعتون مین اُن کے شریک ہین چنانچہ مکھی اُن کے معمار اور مُہندسون سے تعمیر اور
ترمیم مین زیادہ سلیقہ رکھتی ہی اپنے گھر کو بغیر مٹی اور اینٹ اور چونے
اور گچ کے بناتی ہی خط اور دائیرہ کھینچنے مین مسطر اور پرکار کی احتیاج نہین
رکھتی اور یہہ اسباب و آلات کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح مکڑی کہ سب
کیڑون سے ضعیف ہی مگر تنے بنے مین اُن کے جلاہون سے زیادہ ہوشیار
ہی پہلے تو لعاب سے تار کھینچتی ہی بعد اُسکے مثل خطوط کے بناکر پھر اوپر سے اُسکو
درست کرتی ہی اور بیچ مین کچھ تھوڑا مکھیونکے شکار کے واسطے کھلا رکھتی ہی
اور اِس ہنر مین محتاج کسی اسباب کے نہین اور جُلاہے بغیر اسباب کے
کچھ بُن نہین سکتے اسی طرح ریشم کے کیڑے کہ نہایت ضعیف ہین مگر اُنکے
کاریگرون سے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین جسوقت کھاکر آسودہ ہوتے ہین
اپنے رہنے کی جگہہ پر آکر پہلے لعاب سے مثل خطوط باریک کے تنتے ہین بعد اُس
کے اوپر سے پھر اُسکو درست اور مضبوط کرتے ہین کہ ہوا اور پانی کا اُس مین
دخل نہین ہوتا اور اُسی مین اپنے معمول کے موافق سو رہتے ہین یہہ سب ہنر
بغیر تعلیم ماباپ اور اُستاد کے جانتے ہین سوئی تاگے کے محتاج نہین ہوتے
جسطرح اُن کے درزی اور رفوگر بغیر اُس کے کچھہ بنا نہین سکتے اور ابابیل اپنے
گھر کو چھتون کے نیچے معلق ہوا مین بناتی ہی سیڑھی وغیرہ کی محتاج نہین کہ جس
پر چڑھکر وہان تک پہنچے اسیطرح دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گھر بناتی ہی

کسی چیز کی محتاج نہین ہی غرض سب طایر اور حیوان گھر اور رہنے بنانے
اور اولاد کی پرورش کرتے ہین انسانون سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہین
چنانچہ شتر مرغ کہ طایر اور بہایم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچون کی
پرورش کرتا ہی جسوقت کہ بیس یا تیس انڈے جمع ہوتے ہین تین حصے کرکے
بعضون کو مٹی مین بند کرتا ہی اور بعضون کو آفتاب کی گرمی مین اور بعضون کو
اپنے پر کے نیچے رکھتا ہی جبکہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہین انکی پرورش کے لئے
زمین کھود کر کیڑون کو نکالتا اور بچون کو کھلاتا ہی آدمیون مین کوئی عورت
اس طرح اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی جنائی خبر لیتی ہی وقت
جنے کے پیٹ سے نکال کر نہلا دھلا تی ہی اور دودھ پلاتی دودھ پلا کر
گہواری مین سلاتی ہی سب کچھ وہ کرتی ہی لڑکے کی ماکو کچھ خبر بھی نہین ہوتی
اور لڑکے بھی اُن کے نپٹ احمق ہوتے ہین نفع نقصان اصلا نہین سمجھتے پندرہ
بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہنچتے ہین پھر بھی معلم و ادیب کے محتاج رہتے ہین
زندگی پھر لکھنے پڑھنے مین اوقات بسر کرتے ہین تیسرے احمق کے احمق رہتے
ہین اور ہمارے بچے جسوقت پیدا ہوتے ہین اسیوقت ہر ایک نیک و بد سے
واقف ہوجاتے ہین چنانچہ مرغ تیتر بٹیر کے انڈے سے نکلتے ہی بے تعلیم
ماباپ کے چگتے پھرتے ہین جو کوئی پکڑنے کا قصد کرتا ہی اُسسے بھاگ جاتے ہین
یہہ عقل و شعور اُن کو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوتا ہی کہ سب نیک و بد
جانتے ہین سبب اسکا یہہ ہی کہ یہ طایر بچون کے پالنے مین نر اور مادہ دونو
شریک نہین ہوتے جس طرح اور طایر کبوتر وغیرہ کہ نر اور مادہ مل کر بچون
کی پرورش کرتے ہین اسیواسطے خدا نے اُنکے بچون کو یہہ عقل عطا کی ہی
کہ ماباپ کی پرورش کے محتاج نہین ہین آپ سے چرچگ کھاتے ہین جس طرح

اور حیوان وطایر کے بچے دودھ پلانے اور دانہ کھلانے کی احتیاج رکھتے ہین
ویسے ہے نہین ہین پس اللہ تعالی کے نزدیک کسکا رتبہ بڑا ہی ہم رات دن
اس کی تسبیح وتہلیل مین مشغول رہتے ہین اسواسطے اُسنے ہمارے حال پر یہہ کچھہ
مہربانی کی ہی اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہماری قوم مین شاعر وخطیب اور شاغل
وذاکر ہوتے ہین اگر طایرون کی زبان سمجھو اور حشرات الارض کی تسبیح کیڑون
کی تکبیر بہایم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دعا بلبل کا وعظ سنگھوا ریکا خطبہ مرغ
کی اذان کبوتر کا غٹکنا کوے کا عیب سے خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا اُلو کا خوف
خدا سے ڈرانا اُن کے سوا چونٹی مکھی وغیرہ کی عبادت کا اطول جانو تو معلوم ہو کہ ان
مین بھی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک
شی خدا کی حمد مین تسبیح کرتی ہی لیکن تم نہین جانتے ہو پس خدا نے تم کو
جہل کیطرف نسبت کی ہی یعنے تم اُن کی تسبیح نہین سمجھتے ہو اور ہمکو علم کیطرف
منسوب کیا اور کہا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ یعنے ہر ایک حیوان دعا
وتسبیح جانتا ہی پس جاہل وعالم برابر نہین ہوتے ہمکو تمپر فوقیت ہی پھر کس
چیز سے فخر کرتے اور مکر وبہتان سے کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین
اور منجمو کا ذکر جو کرتے ہو سو یہہ عمل جاہلون پر چلتا ہی عورتین اور رنڈے اُسکے
معتقد ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچھہ اُسکا مرتبہ نہین ہی بعضے بجومی حمقا کے
بہکانے کے واسطے کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس کے بعد یہہ حادثہ
درپیش ہوگا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہین کہ اُسپر کیا گذریگا اور اُس کی اولاد
کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل دیار بعید کا احوال بیان کرتا ہی تاکہ عوام الناس
اُسکو سچ جانین اور معتقد ہوین بجومیون کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین

جو گمراہ و بغی ہین جس طرح آدمیون کے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین
قضا اور قدر کو نہین جانتے مثل نمرود اور فرعون کے کہ نجومیون کے کہنے سے
سیکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروا ڈالے یہہ جانتے تھے کہ دنیا کا انتظام
سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہی یہہ نہ معلوم تھا کہ بغیر حکم
الہی کے جنہے بروج اور ستارون کو پیدا کیا ہی کچھ نہین ہوتا سچ ہی مصرع
تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی آخر خدا نے جو چاہا تھا وہی ہوا بیان
اُسکا یہہ ہی کہ نمرود کو نجومیون نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمھارے عہد مین پیدا
ہوگا بعد پرورش ہونے کے مرتبہ عظیم حاصل کرکے بت پرستون کے دین
کو برہم درہم کریگا جبکہ اُن سے پوچھا کس جگہہ اور کون سی قوم مین پیدا ہوگا اور
کہان پرورش پاویگا یہہ نہ بتلا سکے بادشاہ سے کہا جتنے لڑکے اس سال
پیدا ہوون سبکو حکم قتل کا کیجئے یہہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بھی اُن مین قتل ہوجاویگا
آخر اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور کافرونکے شر سے
محفوظ رکھا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل سے کیا یہان بھی خدا نے
حضرت موسی کو اُن کی بدی سے پناہ مین رکھا غرض نجومیون کا کہنا فقط خرافات
ہی مقدر نہین ٹلتی اور تم اُن سے اپنا فخر کرتے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم مین
نجومی اور حکیم ہوتے ہین یہ لوگ گمراہون کے بہکانے کے واسطے ہین جو لوگ
کہ متوکل علی اللہ ہین وے اُن کی باتون کو نہین مانتے جسوقت طوطا اس
کلام تک پہنچا بادشاہ نے اُسسے پوچھا اگر نجوم سے بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین
پھر نجومی اسے کیون سیکھتے اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین اور اُسسے خوف
کیون کرتے ہین اُسنے کہا اللہ اُسسے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن نہ جس طرح
کہ نجومی کہتے ہین بلکہ اللہ تعالی کی استعانت سے کہ وہ پیدا کرنیوالا نجوم کا ہی

بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت اسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی
پر عمل کرے گریہ وزاری کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا صدقہ اور زکواۃ دینا خلوص
دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہی جس وقت اللہ تعالےٰ سے اُسکے
دفع ہونے کے واسطے سوال کرے البتہ خدا محفوظ رکھتا ہی اسواسطے کہ
نجومی اور کاہن قبل وقوع حوادث کے خبر دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ یہہ حادثہ
ظاہر کریگا اُسکے واسطے بہتر یہہ ہی کہ اُسی اللہ سے اُسکے دفع کے واسطے
دعا مانگے نہ یہہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ نے کہا جسوقت احکام شرعی پر
عمل کیا اور بلا اُسسے دفع ہوئی اُسسے لازم آتا ہی کہ مقدر الٰہی ٹل جاوے اُسنے
کہا مقدر اُس کی نہین ٹلتی مگر جو لوگ کہ اُسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات
کرتے ہین اُن کو اُس حادثے سے محفوظ رکھتا ہی چنانچہ منجمون نے جسوقت
نمرود کو خبر دی کہ ایک لڑکا بت پرستونکے دین کا مخالف پیدا ہوکر تمھاری
رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور مراد اُسسے ابراھیم خلیل اللہ تھے
اور اللہ تعالےٰ نے اُن کو پیدا کرکے نمرود اور اُس کی فوج کو اُن کے ہاتھون سے
ذلیل وخراب کیا اگر نمرود اُسوقت خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دُعا مانگتا
اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے اُسکو ابراہیمؑ کے دین مین داخل کرتا وہ اور اُسکی
فوج ذلت وخواری سے محفوظ رہتی اسیطرح موسیٰؑ کے پیدا ہونے کی جب
فرعون کو نجومیون نے خبر دی اگر خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا
اُسکو بھی خدا اُن کے دین مین داخل کرکے ذلت سے محفوظ رکھتا جس طرح
اُسکی عورت کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی بخشی قوم
یونس نے جس وقت عذاب مین مبتلا ہوکر خدا سے دُعا مانگی اللہ تعالیٰ نے
اُن کو اُس عذاب سے پناہ مین رکھا بادشاہ نے کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکھنا

اور قبل وقوع حادثے کے خبر دینا اور خدا سے اُسکے دفع کرنے کے لئے دعا مانگنا
اِن سب چیزون کا فائدہ معلوم ہوا اِسواسطے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل
کو نصیحت کی تھی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اُسوقت خدا سے دعا مانگو
اور تضرع وزاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا کے سبب اِس حادثے سے بچا
رکھیگا آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہہ طریق جاری تھا
کہ ہر ایک حادثے کے وقت اپنی اُمت کو یہی حکم کرتے تھے پس لازم ہی
کہ احکام نجوم کے واسطے اِس طور پر عمل کرے نہ جسطرح کہ اِس زمانیکے نجومی
خلق کو بہکاتے ہین خدا کو چھوڑ کر گردش فلک کیطرف دوڑتے ہین مریضونکی
صحت کیواسطے بھی پہلے خدا کیطرف رجوع کرے کیونکہ شفائے کلی اُسیکی عنایت
اور مہربانی سے حاصل ہوتی ہی یہہ نچاہئے کہ بارگاہ شافی حقیقی سے پھر کر
طبیبون کے یہان رجوع کرے بعضے آدمی کہ ابتدائے مرض مین طبیبون سے
رجوع کرتے ہین اُن کے علاج سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا پھر وہان سے نا اُمید
ہوکر خدا کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بیشتر عرضیون پر احوال اپنا نہایت الحاح
وزاری سے لکھکر مسجدون کی دیوارون یا ستونون پر لٹکا دیتے ہین خدا
شفا بخشتا ہی اسی طرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کے واسطے اُسی خدا سے
رجوع لاوے نجومیون کے بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک بادشاہ تھا اُسکو
نجومیون نے خبر دی کہ اِس شہر مین ایک حادثہ ہوگا جسسے شہر کے رہنے والون
کو بہت خوف ہی بادشاہ نے پوچھا کس طرح ہوگا تفصیل اُس کی نہ بتلا سکا
مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے فلانی تاریخ یہہ حادثہ وقوع مین آویگا بادشاہ نے
لوگون سے پوچھا کہ اُسکے دفع کے واسطے کیا تدبیر کی چاہئے جو لوگ کہ اہل شرع
تھے اُنھون نے کہا بہتر یہہ ہی کہ اُس روز بادشاہ اور تمام شہر کے رہنے والے

چھوٹے بڑے بستی سے باہر نکل کر میدان مین رہین اور خدا سے اُسکے
دفع کے لئے الحاح و زاری کرین شاید خدا اُس بلا سے محفوظ رکھے بموجب
اُنکے کہنے کے بادشاہ اُس دن شہر سے باہر جا رہا اور بہت سے آدمی بادشاہ
کے ساتھہ باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اُس بلا سے محفوظ رہین اور تمام
رات وہان جاگتے رہے مگر بعضے آدمیون نے نجومی کے کہنے سے کچھہ خوف
نہ کیا اُسی شہر مین رہ گئے رات کو نہایت شدت سے پانی برسا وہ شہر
زمین نشیب مین واقع تھا چارون طرف سے پانی کھچ کر شہر مین بھر گیا جتنے آدمی
بستی مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہوگئے اور جو لوگ کہ شہر کے باہر دعا و زاری
مین مشغول تھے سلامت رہے جس طرح طوفان سے نوح اور وے لوگ
کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اور سب غرق ہوگئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا
فَاَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ یعنے نجات دی ہمنے نوح کو اور اُن لوگون کو جو اُسکے
ساتھہ کشتی مین بیٹھے تھے اور جنھون نے ہماری آیتون کو جھوٹھہ جانا تھا اُن کو
غرق کر دیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلسفی اور منطقی پر جو تم فخر کرتے ہو سو وے
تمھارے فائدے کے واسطے نہین ہین بلکہ تمھین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا
یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر کہا اِس واسطے کہ وے راہ شریعت سے پھیر دیتے ہین
کثرت اختلاف سے احکام دین کے اُٹھا دیتے ہین سبکی رائین اور مذہب
مختلف بعضے تو عالم کو قدیم کہتے ہین بعضے ہیولا کو قدیم جانتے ہین بعضے صورت
قدم پر دلیل لاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ علتین دو ہین بعضے تین علتین ثابت
کرتے ہین بعضے چار کے قائل ہین بعضے پانچ کہتے ہین بعضے چھہ سے سات تک
ترقی کرتے ہین بعضے صانع اور مصنوع کی معیت کے قائل ہین بعضے زمانے کو

غیر متناہی کہتے ہین بعضے متناہی پر دلیل لاتے ہین بعضے معاد کے مقر ہین بعضے منکر اور بعضے رسالت اور وحی کا اقرار کرتے ہین بعضے انکار بعضے شک مین حیران سرگردان ہین بعضے عقل و دلیل کے مقر ہین بعضے تقلید پر قایم ہین انکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب مختلف ہین کہ جن مین یہ سب گرفتار ہین اور ہمارا دین و طریق ایک ہی خدا کو واحد لاشریک جانتے ہین رات دن اُسکی تسبیح و تہلیل مین مشغول ہین کسی بندے پر اُسکے اپنا فخر نہین بیان کرتے جو کچھ ہماری قسمت مین مقدر کیا ہی اُسپر شاکر ہین اُسکے حکم سے باہر نہین ہین یہہ نہین کہتے کہ یہہ کیون اور کسواسطے ہی جس طرح آدمی اُسکے احکام اور مشیت و صنعت مین اعتراض کرتے ہین مہندسون اور مساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو وے دلیلون کی فکر مین رات دن گھبرائے ہوئے رہتے ہین جو چیزین کہ وہم و تصور سے باہر ہین اُنکا دعوی کرتے اور آپ نہین جانتے جو علوم کہ اُن پر واجب ہین اُن کی طرف میل نہین کرتے خرافات کیطرف جسسے کچھ احتیاج متعلق نہین قصد کرتے ہین بعضے اجرام و ابعاد کی مساحت کی فکر مین رہتے ہین بعضے پہاڑ اور ابر کی بلندی دریافت کرنے کے واسطے حیران ہین کتنے دریا اور جنگل ناپتے پھرتے ہین بعضے افلاک کی ترکیب اور زمین کے مرکز معلوم کرنے کے واسطے فکر و تامل کرتے ہین اپنے بدن کی ترکیب و مساحت سے خبر نہین یہہ نہین جانتے کہ انتڑیان اور رودے کتنے ہین جوف سینے مین کس قدر وسعت ہی دل و دماغ کا کیا حال ہی معدہ کس طور پر ہی استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جوڑ کس وضع پر واقع ہین یہ چیزین کہ جنکا جاننا سہل اور پہچاننا واجب ہی ہرگز نہین جانتے حالانکہ اُنسے اللہ تعالی کی صنعت و قدرت معلوم ہوتی ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہی

فرمایا ہی مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنے جسنے اپنے
تئین جانا اپنے خدا کو پہچانا ساتھ اس جہل و نادانی کے بیشتر کلام الہی نہین
پڑھتے فرض و سنّت کے احکام نہین جانتے اور طبیبون پر جو تم فخر کرتے ہو
اُن سے تمکو جبھی تلک احتیاج ہی کہ حرص و شہوت سے مختلف کھانے کھاکر
بیمار ہو جاتے ہو اور اُن کے دروازون پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے طبیب
و عطّار کے دروازے پر وہی جاتا ہی جو بیمار ہووے جس طرح بخومیونکے
دروازے پر منحوس اور بدبختونکا مجمع رہتا ہی حالانکہ اُن کے یہان جانے
سے زیادہ نحوست ہوتی ہی اسواسطے کہ سعد اور نحس ساعت کی تقدیم و
تاخیر مین اُن کو اختیار نہین ہی تسپر بھی بعضے بخومی اور رمّال ایک کاغذ لیکر
کچھ مزخرفات احمقون کے بہکانے کے واسطے لکھ دیتے ہین یہی حال طبیبون
کا ہی کہ اُن کے یہان التجا لیجانے سے بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزون
سے کہ مرض بیشتر شفا پاتا ہی اُنھین چیزون سے پرہیز بتلاتے ہین اگر
طبیب پرچھوڑ دیوین تو بیمار کو شفا ہووے پس طبیبون اور بخومیون پر تمھارا
فخر کرنا محض حمق ہی ہم اُن کے محتاج نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک موضع
پر ہی اسیواسطے بیمار نہین ہوتے طبیبون کے یہان التجا نہین لیجاتے کسی شربت اور
معجون سے غرض نہین رکھتے شیوۂ ازادون کا یہی ہی کہ کسی سے احتیاج
نہ رکھین یہہ طریقہ غلامون کا ہی کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے پھرتے ہین
اور سوداگر و معمار اور زراعت کرنے والے جن پر تم فخر کرتے ہو سو وے
غلامون سے بھی بدتر ہین فقیر و محتاج سے بھی زیادہ ذلیل ہین رات دن
محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین ایک ساعت آرام نہین کرنے پاتے
ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ اُن مین نہین رہنے پاتے زمین کھود کر

درخت بھلاتے ہین پھل اور میوہ اُسکا نہین کھاتے اُنسے زیادہ کوئی
احمق نہین ہی کہ مال و متاع جمع کرکے وارثون کو چھوڑ جاتے ہین اور آپ
ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین سود اگر بھی ہمیشہ مال حرام جمع کرنیکی فکر مین رہتے
ہین گرانی کی اُمید پر غلّہ مول لیکر رکھتے ہین قحط کے دنون مین گران قیمت
بیچتے ہین فقیر اور غریب کو کچھ نہین دیتے ایکبار سب مال مدت کا جمع کیا ہوا
غارت ہوجاتا ہی دریا مین ڈوب جاتا یا چور لیجاتا ہی یا کوئی ظالم بادشاہ
چھین لیتا ہی پھر تو خراب و ذلیل ہوکر در بدر محتاج پھرتے ہین تمام عمر
اپنی ہر زہ گردی مین ضایع کرتے ہین وے تو یہہ جانتے ہین کہ ہمنے فائدہ اُٹھایا
یہہ نہین معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہی مُفت ہاتھ سے دیا
آخرت کو دنیا کیواسطے بیچا دنیا بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا دیدھا مین دو
دُو گئے مایہ ملی نہ رام اگر اِس ظاہری فائدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم اِس
پر لعنت کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین صاحب مروت ہین
سو غلط ہی عزیز و اقربا اور ہمسائے اُنکے فقیر محتاج تنگ بھوکے گلی گلی سوال
کرتے پھرتے ہین یہ اُنکے حال پر نگاہ نہین کرتے اِسیکو مروت کہتے ہین
کہ آپ فراغت سے اپنے گھرون مین عیش کرین عزیز و اقربا اور ہمسائے گدائی
کرین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین منشی اور دیوان ہوتے ہین اُن پر بھی
تمکو فخر کرنا لایق نہین ہی اُن سے زیادہ شریر و بدذات دنیا مین کوئی نہین
ہی فطرت و دانائی اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک ہم
چشم کی بیخ کنی مین رہتے ہین ظاہر مین بہت عبادت آرائی اور رنگینی سے
خطوط و دستانہ لکھتے ہین پر باطن مین اُن کی بیخ و بُنیاد کھودنے کی فکر مین مصروف
رہتے ہین رات دن یہی خیال رہتا ہی کہ فلانے شخص کو اِس کام سے

موقوف کرکر کسی اور شخص کو کچھ نذرانہ لیکر مقرر کیجئے غرض کسی مکر و حیلے سے
اُسکو معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدون کو جو تم اپنے زعم مین
نیک جانتے ہو اور یہہ گمان کرتے ہو کہ دعا اور شفاعت اُن کی خدا کے
نزدیک قبول ہوتی ہی انھون نے بھی تمکو اپنا زہد اور تقوی دکھلا کر فریب
دیا ہی کیونکہ ظاہر مین یہہ اُن کا عبادت کرنا ڈاڑھی بڑھانا بونکے بال لینا
پیراہن پہنا موٹے کپڑے پر اکتفا کرنا پیوند پر پیوند لگانا چپکے رہنا کسی سے
نہ بولنا کم کھانا لوگون سے اخلاق کرنا احکام شریعت کے سکھلانا دیر تک
نماز پڑھنا کہ پیشانی پر داغ پڑ گئے ہین کھانا کم کھانے سے ہونٹھ لٹک آئے ہین
دماغ خشک بدن ڈبلا رنگ متغیر ہو گیا ہی یہہ سراسر مکر و آزہی دل مین
بغض و کینہ اتنا بھرا ہی کہ کسی کو موجود نہین سمجھتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے
ہین کہ ابلیس شیطان کو کیون پیدا کیا فاسق اور فاجر کس واسطے مخلوق ہوئے
اُن کو رزق کیون دیتا ہی یہہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے وسواس
شیطانی دلون مین اُن کے بھرے ہین تمکو قوے نیک معلوم ہوتے ہین
مگر خدا کے نزدیک اُن سے زیادہ بد کوئی نہین ہی اُن پر کیا فخر کرتے ہو
تمھارے واسطے تو یے لوگ عار و ننگ ہی اور عالم و فقیہہ تمھارے
وے بھی دنیا کے واسطے کبھی حرام کو حلال کرتے ہین اور کبھی حلال کو حرام
بتلاتے ہین خدا کے کلام مین بے معنی تاویلین کرتے ہین اصل مطلب کو
اخذ منفعت کیواسطے پھیر ڈالتے ہین زاہد و تقوی کا کیا امکان و رونق ہین
لوگون کے واسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اور قاضی مفتی تمھارے جبتلک
گھین نوکر نہین ہوتے صبح و شام مسجدون مین جا کر نماز پڑھتے اور لوگون
کو وعظ و نصیحت کرتے ہین جبکہ قاضی یا مفتی ہوئے پھر تو غریبون اور یتیمون کا

مال لیکر ظالم بادشاہون کو خوشامد سے پہنچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے
ہین جو راضی نہین ہوتا اُسکو خوف اور چشم نمائی سے راضی کرتے ہین غرض
یے لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتے ہین خدا کا خوف مطلق نہین کرتے
انھین لوگون کے واسطے عذاب وعقاب ہی اور اپنے خلیفون اور بادشاہون
کا جو تم ذکر کرتے ہو کہ وے پیغمبرون کے وارث ہین اِن کے اوصاف
ذمیمہ ظاہر ہین کہ یے بھی طریق نبوی چھوڑ کر پیغمبرون کی اولاد کو قتل کرتے
ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین
سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے
ہین جبکہ اُن مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہی جسنے کہ قدیم سے اُنکے جدّو
آبا کی خدمت کی ہی اُسکو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت کا اُسکے بالکل دل
سے بھلا دیتے ہین اپنے عزیزون اور بھائیون کو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے
ہین یہہ خصلت بزرگون کی نہین ہی اِن بادشاہون اور امیرون پر فخر کر
تمھارے واسطے ضرر ہی اور ہمپر دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے اسر کرو غدر

## پچیسوین فصل دیمک کے احوال مین

جس گھڑی طوطا اِس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت
کیطرف دیکھکر کہا کہ دیمک باوجود اِسکے کہ ہاتھہ پانو کچھہ نہین رکھتی مٹی کیونکر اُٹھاتی
اور اپنے بدن پر مکان اپنا محراب دار بناتی ہی اسکا احوال ہمسے بیان کرو
عبرانیون کی جماعت سے ایک شخص نے کہا کہ اِس کیڑے کو جن مٹی اُٹھا دیتے ہین
اسواسطے کہ اِسنے اُنسے یہہ احسان کیا تھا کہ حضرت سلیمان کا عصا کھا لیا وے
گر پڑے جنون نے جانا اُنھون نے وفات پائی وہان سے بھاگے اور محنت
وعذاب سے اُنکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے پوچھا کہ یہہ شخص جو کہتا

تم بھی کچھ اس بات سے واقف ہو سب نے کہا ہم کیونکر نہین کہ جنات
مٹی اور پانی اسکو اٹھا کر دیتے ہین اسواسطے کہ اگر جنون سے اسنے بہی
سلوک کیا تھا جو کہ اس شخص نے بیان کیا تو اب بھی وے اس محنت و مشقت
مین گرفتار ہین مخلصی نہوئی کیونکہ حضرت سلیمان بھی انسے مٹی پانی اٹھوا کر
مکانات بنواتے تھے اور کسی طور کی تکلیف اُن کو نہین دیتے تھے حکیم
یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک وجہہ اسکی مجھکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا
بیان کر اسنے کہا کہ دیمک کی خلقت عجیب و غریب ہی طبیعت اسکی
نہایت بردبار و تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہین ہوا
جو اندر جسم کے جاتی ہی کثرت برودت سے منجمد ہوکر پانی ہو جاتی ہی
ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی اور غبار جو اسکے بدن پر پڑتا ہی میل ہو کر جم
جاتا ہی اسکو یہہ جمع کر کے بدن پر اپنے پناہ کے واسطے مکان بناتی
ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور دو ہونٹھ بھی اسکے نہایت
تیز ہوتے ہین کہ ان سے پھل پتے لکڑی کاٹتی ہی اور اینٹ پتھر مین
سوراخ کرتی ہی بادشاہ نے ملخ سے کہا کہ دیمک کیڑون کی قسم سے ہی
اور تو کیڑون کا وکیل ہی تو بتلا کہ یہہ حکیم یونانی کیا کہتا ہی ملخ نے کہا یہہ سچ
کہتا ہی مگر تمام وصف اسکا نہ بیان کیا کچھ باقی رہ گیا بادشاہ نے کہا تو
تمام کر اسنے کہا اللہ تعالی نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اور ہر ایک کو
اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکھا بعضون کو جسیم اور
ڈیل ڈول بڑا اور بھاری بخشا مگر نفس انکا نہایت ذلیل و خراب کیا
اور بعضون کو جسم چھوٹا اور ضعیف دیا لیکن نفس اُن کا نہایت عالم و
عاقل کیا زیادتی اور کمی ادھر اودھر کی برابر ہوگئی چنانچہ ہاتھی باوجود بڑے

جسم کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہوجاتا ہی کاندہے
پر چڑھکر جدہر چاہے لیجاوے اونٹ باوصف اُس کے کہ گردن اور جسم
نہایت طول طویل ہی مگر احمق اتنا ہی کہ جسنے مہار پکڑلی اُس کے پیچھے
چلا جاتا ہی اگر چوپا بھی چاہے تو اُسکو لئے پھرے اور بچھو اگرچہ جسم مین چھوٹا
ہی پر جسوقت ہاتھی کو ڈنگ مارتا ہی تو اُس کو بھی ہلاک کرتا ہی اسی
طرح یہہ کیڑا جسے دیمک کہتے ہین اگرچہ جسم مین نہایت چھوٹا اور کم زور ہی
مگر نہایت قوی النفس ہی غرض جتنے کیڑے جسم مین چھوٹے ہین وے سب
عاقل و ہوشیار ہوتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُسکا کیا سبب ہی کہ بڑے جسم
والے احمق اور چھوٹے جسم کے عاقل ہوتے ہین اسمین کیا حکمت الہی
ہی کہا خالق نے جبکہ اپنی قدرت کاملہ سے معلوم کیا کہ جن حیوانون کے
جسم بڑے ہین وے رنج اور مشقت کے قابل ہین پس اگر اُن کو نفس قوی
عطا کرتا ہرگز کسی کے تابع نہوتے اور چھوٹے جسم والے اگر عاقل و عالم نہوتے
تو ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے اسیواسطے اُن کو نفس ذلیل اور انکو نفس
عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو مفصل بیان کر اُسنے کہا ہر ایک
صنعت مین خوبی یہہ ہی کہ صانع کی صنعت کسی پر معلوم نہو کہ کسطرح بناتا
جس طرح مکھی بغیر مسطر اور پرکار کے اپنے گھر مین انواع و اقسام کے زاوئے
اور دایرے بناتی ہی کچھ دریافت نہین ہوتا کہ کیونکر بناتی اور یہہ موم
و شہد کہان سے لاتی ہی اگر جسم اُسکا بڑا ہوتا تو یہہ صفت اُس کی ظاہر
ہوجاتی اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ اُنکا بھی تنا بنا کسیکو معلوم نہین ہوتا یہی
حال دیمک کا ہی کہ اُسکے بنانے کی حقیقت کچھہ نہین کھلتی یہہ نہین دریافت
ہوتا کہ کس طرح مٹی اُٹھاتی اور بناتی ہی حکما فلسفی اُسکے منکر ہین کہ وجود عالم کا

بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالی نے مکھی کی صنعت کو اسپر دلیل کیا ہی
کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گھر بناتی اور شہد سے قوت اپنی جمع کرتی ہی
اگر اُن کو یہہ گمان ہی کہ وہ پھول اور پتے سے اسکو جمع کرتی ہی سے
بھی اُس کو جمع کرکے کچھہ بناتے کیون نہین اور اگر پانی اور ہوا کے درمیان
سے جمع کرتی ہی اگر آپ بصارت رکھتے ہین اُسکو دیکھتے کیون نہین کہ کس طرح
جمع کرتی اور گھر اپنا بناتی ہی اسی طرح ظالم بادشاہون کے واسطے کہ یعنی
اور گمراہ اُس کی نعمت کا شکر نہین کرتے چھوٹے مخسیم کے حیوانون کو اپنی
قدرت وصنعت پر دلیل کیا ہی چنانچہ نمرود کو پشے نے قتل کیا باوجود
اُس کے کہ سب حشرات الارض مین چھوٹا ہی اور فرعون نے جسوقت
گمراہی اختیار کی اور حضرت موسی سے بغی ہوگیا اللہ تعالی نے فوج ملخ کی
بھیجی انھون نے جاکر اُسکو زیر وزبر کیا اسیطرح اللہ تعالی نے جب حضرت
سلیمان کو سلطنت ونبوت بخشی اور تمام جن وانس کو اُن کے تابع کیا اکثر
گمراہون کو اُن کے مرتبۂ نبوت مین شک ہوا کہ انھون نے یہہ سلطنت
مکر وحیلے سے بہم پہنچائی ہی ہرچند کہ وے کہتے تھے کہ مجھکو اللہ تعالی نے
اپنے تفضل واحسان سے یہہ مرتبہ بخشا ہی لیکن بھی اُن کے دل سے
شک نہ گیا یہان تک کہ اللہ تعالی نے اسی دیمک کو بھیجا اُسنے آکر حضرت
سلیمان کا عصا کھا لیا ہے تو محراب مین گر پڑے مگر کسی جن وانس کو
یہہ طاقت نہوئی کہ اُس پر جرات کرسکے یہہ قدرت اللہ تعالی کی گمراہون
کے واسطے نصیحت ہی کہ اپنے ڈیل ڈول اور دبدبے پر فخر کرتے ہین ہرچند
کہ سب صنعتین اور قدرتین اُسکی دیکھتے ہین لیکن بھی عبرت نہین پکڑتے اُن
بادشاہون کے واسطے جو ہمارے ادنے کیڑون سے عاجز ہین اپنا فخر

کرتے ہین اور صدف کہ جس مین موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانورون
سے جسم مین چھوٹی اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی مین سب سے دانا اور ہوشیار ہی
قعر دریا مین اپنا قوت و رزق پیدا کرکے رہتی ہی پانی برسنے کے دن
تہ اندر سے نکل کر پانی کے اوپر ٹھہرتی ہی دوکان اُس کے نہایت
بڑے ہوتے ہین اُن کو کھول دیتی ہی جس وقت منہہ کا پانی اسکے اندر جاتا
ہی فی الفور بند کرلیتی ہی کہ دریائے شور کا پانی اُس مین نہ ملنے پاوے
بعد اسکے پھر دریا کے تہ مین چلی جاتی ہی مدت تک اُن دو سیپون کو
بند رکھتی ہی یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہوکر موتی ہو جاتا ہی بھلا ایسا علم کسی
انسان مین کاہیکو ہی خدا نے انسانون کے دلون مین دیا اور حریر ابریشم
کی محبت بہت دی ہی سو وہ اُن چھوٹے کیڑون کے لعاب سے ہوتے ہین
کھانے مین شہد زیادہ لذیذ جانتے ہین سو وہ مکھی سے پیدا ہوتا ہی مجلسون
مین موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بھی اُسکی بدولت ہی بہتر سے بہتر
ان کی زینت کیواسطے موتی ہی سو اُس چھوٹے کیڑے کی حکمت سے پیدا
ہوتا ہی جسکا مینے ابھی ذکور کیا اللہ تعالی نے اُن کیڑون سے ایسے نفیس
چیزین اسواسطے پیدا کی ہین کہ یہ آدمی اُن کو دیکھکر اُسکی صنعت و قدرت
کا اقرار کرین باوجود اس کے کہ سب قدرتین اور صنعتین دیکھتے ہین پر سب غافل
ہین گمراہی اور کفر مین اوقات ضایع کرتے ہین اُس کی نعمت کا شکر نہین
کرتے غریب اور عاجز بندون پر اُسکے حسد اور ظلم کرتے ہین جس وقت ملکہ اس
کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا اب کچھ اور بھی تمکو کہنا
باقی ہی انھون نے کہا ابھی بہت فضیلتین ہم مین باقی ہین جن سے ثابت
ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یہ ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا انھین بیان

کہ وان مین سے ایک آدمی نے کہا صورتین ہماری واحد ہین اور اُن کی
صورتین مختلف اسسے معلوم ہوا کہ ہم مالک ہے غلام ہین اس واسطے
کہ ریاست و مالکیت کے واسطے وحدت مناسب ہی اور کثرت کو عبودیت
سے مشابہت ہی بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اسکا کیا جواب دیتے
ہو سب حیوانون نے ایک گھڑی متفکر ہو کر سر جھکا لیا بعد ایک دم کے
ہزار داستان طائیرون کے وکیل نے کہا یہہ آدمی سچ کہتا ہی لیکن اگرچہ
صورتین حیوانون کی مختلف ہین پر نفوس سبکے متحد ہین اور انسانون کی
صورتین گو کہ واحد ہین مگر نفوس اُن کے جُدے جُدے ہین بادشاہ نے
کہا اسپر دلیل کیا ہی کہا اختلافِ دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہی
کیونکہ اُن مین ہزارون ہی فرقے ہین یہود نصاریٰ مجوس مشرک کافر بت پرست
آتش پرست اختر پرست اُس کے سوا ایک دین مین بہتیرے طریقے ہوتے
ہین جس طرح لگلے حکما مین سبکی رائین جدی جدی تھین چنانچہ یہودیون مین
سامری عیالی جالوتی نصرانیون مین نصطوری یعقوبی ملکائی مجوسیون مین
زردشتی زردانی حرمی مزکی بہرامی مانوی مسلمانون مین شیعہ سُنّی
خارجی رافضی ناصبی مرجی قدری جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کتنے ہی فرقے
ہوتے ہین کہ سبکے دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور
لعنت کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب و اعتماد ہمارا
واحد ہی غرض سب حیوان موحد اور مومن ہین شرک و نفاق اور فسق
و فجور نہین جانتے اسکی قدرت اور وحدانیت مین اصلا شک و شبہ
نہین کرتے خالق و رازق برحق جانتے ہین اسی کو رات دن یاد کرتے اور
تسبیح و تکبیر مین مشغول رہتے ہین مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف نہین

فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بھی خدا کو خالق و رازق اور واحد
لاشریک جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تمھارے دین اور مذہب مین
اتنا اختلاف کیون ہی اُسنے کہا دین و مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جسسے
مقصود حاصل ہو اور مقصود و مطلوب سب کا ایک ہی ہی کسی رستے سے
پہنچین جسطرف جاوین خدا ہی کیطرف رجوع کرتے ہین بادشاہ نے پوچھا
اگر سب کا قصد یہی ہی کہ خدا کیطرف پہنچین پھر ایک دوسرے کو کیون قتل
کرتا ہی اُسنے کہا دین کے واسطے نہین کیونکہ دین مین کچھ کراہیت نہین
ہی بلکہ ملک کے واسطے کہ یہہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسکے مفصل
بیان کر اُسنے کہا ملک اور دین دونون توام ہین کہ ایک بدون دوسرے
کے نہین رہ سکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک کیواسطے دین ضرور
کہ سب آدمی دیانت دار ہوین اور دین کے واسطے ایک بادشاہ چاہیے
کہ خلق مین بحکومت احکام دین کے جاری کرے اسیواسطے بعضے اہل دین
بعضون کو ملک و ریاست کیواسطے قتل کرتے ہین ہر ایک اہل دین یہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا
ہی مذہب و دین اور احکام شریعت کے اختیار کرین اگر بادشاہ متوجہ ہو کہ سنے تو مین ایک دلیل
واضح اسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس کا جمیع دین و مذہب مین سنت
ہی اور نفس کا قتل کرنا یہہ ہی کہ طالب دین اپنے تئین قتل کرے اور
ملک کا طریقہ یہہ ہی کہ ملک دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے
کہا ملک کی طلب کے واسطے بادشاہون کا قتل کرنا ظاہر ہی مگر طالب دین
اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین اُسے بیان کر اُسنے کہا دین اسلام مین
بھی یہہ امر ظاہر تر ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ

وَيُقْتَلُوْنَ حاصل یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مومنون سے نفس
و مال اُن کا مول لیکر اُن کے واسطے جنت مقرر کی ہی کہ خدا کی راہ پر قتل
کرتے ہین اور آپ قتل ہوجاتے ہین اسکے سوا اور بھی بہت سی آیتین اِس
مقدمے پر ناطق ہین اور ایک مقام پر موافق حکم توریت کے یہہ فرماتا ہی
فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
یعنے اگر خدا کی طرف رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو کہ یہہ خدا کے
نزدیک بہتر ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس وقت کہا راہ خدا مین کون ہمارا
مددگار ہی سب دوستون نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مددگار ہین اُس
وقت حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت اور دار
کے واسطے مستعد ہو کہ ہمارے ساتھہ آسمان پر چل کر اپنے بھائیون کے
قریب ہوگے اور اگر ہماری مدد نہ کروگے تو ہمارے گروہ سے تم نہین ہو
آخر وے سب خدا کی راہ پر قتل ہوگئے اور حضرت عیسیٰ کے دین سے نہ پھرے
اسیطرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طاب
دین کیواسطے جل جاتے ہین اعتقاد اُن کا یہہ ہی کہ سب عبادتون مین یہی
خدا کے نزدیک بہتر ہی کہ توبہ کرنے والا اپنے تئین قتل کرے اور بدن
کو جلا دیوے کہ سب گناہ اِسسے عفو ہوجاتے ہین اسی طرح الہیات کے عالم
اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکھہ کر عبادت کا بوجھہ اٹھاتے ہین یہان
تک اپنے نفس کو ذلیل کرتے ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچھہ باقی نہین رہتی
غرض اسی طور پر سب اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اسکو عبادت عظیم جانتے ہین کہ اُسکے
سبب آتش دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین پہنچتے ہین مگر ہر ایک دین
و مذہب مین نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بدون مین وہ شخص نہایت

ہی کہ روز قیامت کا مقر اور ثواب حسنات کا امیدوار نہ ہووے
اور گناہون کی مکافات سے خوف نہ کرے اُس کی وحدانیت کا مقر
نہ ہووے کیونکہ رجوع سب کی اُسیکے طرف ہی انسان فارسی نے جس
وقت یہہ احوال بیان کرکے سکوت کیا ہندی نے کہا کہ بنی آدم حیوانون
سے عدد اجناس اور انواع اور اشخاص مین بہت زیادہ ہین اسواسطے
کہ تمام ربع مسکون مین ایئس ہزار شہر ہین کہ انواع و اقسام کی خلقت ان
مین رہتی ہی چنانچہ چین ہند سندھ حجاز یمن نجد مصر اسکندریہ قیروان
اندلس قسطنطنیہ آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان جرجان جیلان
نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراے النہر خوارزم فرغانہ وغیرہ
ہزارون ہی شہر و بلاد ہین کہ جنکا شمار نہین ہوسکتا اُن شہرون کے
سوا جنگلون پہاڑون اور جزیرون مین بھی ہزارون آدمی استقامت اور
سکونت رکھتے ہین ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق طبیعت مذہب صنعت مختلف
ہی اللہ تعالی سبکو رزق پہنچاتا ہی اور اپنی حفاظت مین رکھتا ہی یہہ
کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع و اقسام کے مقاصد و مطالب
اُسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہین اُن سوا جو اور
حیوانات کی خلقت ہی اُسپر فوقیت رکھتے ہین اِسسے یہہ معلوم ہوا کہ
انسان مالک اور سب حیوان اُن کے غلام ہین اُن سوا اور بھی فضیلتین
ہم مین ہین کہ جن کی شرح نہایت طول طویل ہی مینڈک نے بادشاہ سے کہا
کہ اُس آدمی نے انسانون کی کثرت بیان کی اور اُس پر فخر کرتا ہی اگر
دریائی جانورون کو دیکھے اور اُن کی انواع و اقسام کی شکلین اور صورتین
مشاہدہ کرے تو اُس کے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہووین اور شہر

وبلاد جو بیان کئے وے بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین پندرہ
دریا بڑے ہین دریای روم دریای جرجان دریای گیلان دریای قلزم
دریای فارس دریای ہند دریای سندھ دریای چین دریای یاجوج
دریای اخضر دریای غربی دریای شمالی دریای حبش دریای جنوب
دریای شرقی اور پانسو دریا چھوٹے اور دو سی بڑے ہین مثل جیحون و دجلہ
اور فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول سو کوس سے لیکر ہزار کوس
تک ہی باقی اور جنگل بیابان مین جو چھوٹے بڑے نالے ندی تالاب حوض
وغیرہ ہین ان کا شمار نہین ہو سکتا اور اُن مین مچھلی کچھوے نہنگ سوس
گھڑیال وغیرہ ہزارون قسم کے دریائی جانور رہتے ہین جن کو سوائے
اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا اور شمار نہین کو سکتا ہی بعضے کہتے ہین
دریائی جانورون کی سات سی جنس ہین سوائے انواع و اشخاص کے اور
خشکی کے رہنے والے وحوش و درند و بہائم وغیرہ کی پانسو جنس ہین
سوائے انواع و اشخاص کے اور یہ سب خدا کے بندے اور مملوک ہین
کہ اُسنے سب کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک بلا سے
محفوظ رکھتا ہی کوئی امر ان کا اُسسے چھپا نہین ہی اگر یہہ انسان تامل کرکے
حیوانات کے گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو کہ انسان کی کثرت
وجمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ وے مالک اور حیوان غلام ہین

## عالم ارواح کے بیان مین

مینڈک جس گھڑی اس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے کہا
ای انسانون اور حیوانون کے گروہ کثرت خلایق کی معرفت سے تم غافل
ہووے لوگ جو روحانی اور نورانی ہین کہ جسم سے کچھ علاقہ نہین رکھتے اُن کو

نہین جانتے ہو اور وے ارواح مجردہ اور نفوس بسیطہ ہین کہ طبقات
افلاک پر رہتے ہین بعضے اُن مین سے کہ گروہ ملایکہ ہین وے کرۂ
افلاک پر متعین ہین اور بعضے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت مین رہتے ہین وے
جنات اور گروہ شیاطین ہین پس اگر تم اِس خلایق کی کثرت کو دریافت
کرو تو معلوم ہو کہ انسان اور حیوان اُن کے مقابلے مین کچھ وجود
نہین رکھتے اسواسطے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت دریا اور خشکی سے دہ
چند ہی اور کرۂ فلک کی وسعت بھی کرۂ زمہریر سے دس حصے زیادہ ہی
اسیطرح کرۂ فلک قمر سب کرؤن سے دس حصے زیادہ ہی غرض
ہر ایک کرہ فوقانی کو کرہ تحتانی سے یہی نسبت ہی اور یے سب کرے
خلایق روحانی سے بھرے ہین ایک بالشت بھر جگہہ باقی نہین ہی
یے ارواح مجردہ وہان رہتی ہین جیساکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی مَافِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ بِمَوْضِعِ شِبْرٍ اِلَّا وَھُنَاکَ مَلَکٌ قَائِمٌ اَوْ
رَاکِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یعنے ساتون آسمان پر ایک بالشت بھر جگہہ خالی
نہین ہی کہ وہان فرشتے خدا کی عبادت مین قیام و رکوع اور سجود
کرتے ہین پس اے انسانو اگر تم اُن کی کثرت دیکھو تو معلوم کرو کہ تمھارا
گروہ اُن کے آگے کچھ مرتبہ نہین رکھتا اور تمھاری کثرت و جمعیت اُسپر
نہین دلالت کرتی کہ تم مالک ہو اور سب تمھارے غلام کیونکہ سب
بندے اللہ کے اور اُسکی فوج و رعیت ہین بعضون کو بعضے کیواسطے
مسخر اور تابع کیا ہی غرض جس طرح اُسنے چاہا اپنی حکمت بالغہ سے
اُن مین احکام انتظام کے جاری کئے ہر حال مین اُسکا حمد و شکر ہی حکیم
جنی جس وقت اُس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا جس

چیز پر تم اپنا فخر کرتے ہو اُسکا جواب حیوانون نے دیا اب اور کچھ کہ
باقی ہو اُسے بیان کرو خطیب حجازی نے کہا ہم مین اور بھی فضیلتا
ہین جنسے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین بادشا
نے کہا اُنھین بیان کرو اُسنے کہا اللہ تعالی نے ہمسے بہت نعمتہ
وعدہ کیا ہی قبر سے نکلنا تمام روئے زمین پر منتشر ہونا حساب قیام
پل صراط پر چلنا بہشت مین داخل ہونا فردوس جنت النعیم جنت خ
جنت عدن جنت ماوی دار السلام دار القرار دار المقام دار المتقی
درخت طوبی چشمہ سلسبیل نہرین شراب اور دودھ شہد ا
پانی سے بھری ہوین مکانات بلند حورون کی ملاقات خدا کا قر
انکے سوا اور بہت سے نعمتین کہ قرآن مین مذکور ہین اللہ تعالی
ہمارے واسطے مقرر کی ہین حیوانون کو یہہ چیزین کہان میسر ہین ہی دلی
ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین ان نعمتون اور فضیلتو
کے سوا اور بھی بزرگیان ہم مین ہین جن کو تمنے مذکور نہین کیا طائر و
کے وکیل ہزار داستان نے کہا جس طرح تم سے اللہ تعالی نے
وعدے کئے ہین اسیطرح تمھارے عذاب کے واسطے وعد
بد بھی کئے ہین چنانچہ عذاب قبر سوال منکر و نکیر دہشت روز قیامہ
شدت حساب دوزخ مین داخل ہونا عذاب جہنم جحیم سقر لظی سعیر حطم
ہاویہ پیراہن قطران پہننا زرد آب پینا زقوم کے درخت کھانا مالک
دوزخ کے قریب رہنا شیطانون کے ہمسائے عذاب مین گرفتا
ہونا یہ سب تمھارے واسطے ہین ان کے سوا اور بھی بہت سے
عذاب وعقاب کہ قرآن مین مذکور ہین اور ہم اُن سے بری ہی

جیسا ہم سے وعدہ ثواب کا نہین کیا ویسا ہی وعید عذاب کا بھی نہین
کیا خدا کے حکم سے ہم راضی و شاکر ہین کسی فعل و حرکت سے ہمکو
نہ فایدہ ہی اور نہ نقصان پس ہم تم دلیل مین برابر ہین تمکو فوقیت
ہم پر نہین حجازی نے کہا ہم تم کیونکر برابر ہین کیونکہ ہم ہر حال مین
ہمیشہ باقی رہینگے اگر خدا کی اطاعت ہمنے کی ہی تو انبیا اور اولیا
کے ساتھہ رہینگے اور اون لوگون سے صحبت رکھینگے جو کہ سعید حکیم
فاضل ابدال اوتاد زاہد عابد صالح عارف ہین اور مشابہت اُن لوگون
کو ملایکہ مقربین سے ہی کہ نیکی کرنے مین سبقت کرتے ہین لقاء
ربانی کے مشتاق ہین اور اپنے جان و مال سے اُسی کیطرف متوجہ
ہین اور اُسی پر توکل کرتے ہین اُسی سے سوال کرتے اور اُمید رکھتے
ہین اور اُس کے خوف سے ڈرتے ہین اور اگر ہم گناہ گار ہین کہ اُسکی
اطاعت نہین کرتے تو انبیا کی شفاعت سے ہماری مخلصی ہوجاویگی ہاں
خصوصاً نبی برحق رسول بیشک سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب گناہ ہمارے عفو ہو
جاوینگے بعد اُسکے ہم ہمیشہ جنت مین حور و غلمان کی صحبت مین
رہینگے اور فرشتے ہمسے یہہ کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ
یعنے سلام تمپر خوش ہو تم اور جنت مین داخل ہو ہمیشہ اسمین رہو
اور تم جتنے گروہ حیوانون کے ہو سب ان نعمتون سے محروم ہو کہ دنیا
کی مفارقت کے بعد بالکل فنا ہوجاؤگے نام و نشان بھی تمھارا نہ رہیگا
اسبات کے سنتے ہی سب حیوانات کے وکیلون نے اور جنات
کے حکیمون نے کہا اب تم نے بات حق کی کہی اور دلیل مضبوط بیان کی

فخر کرنیوالے ایسی چیزون سے فخر کرتے ہین لیکن اب یہہ بیان
کرو کہ وے لوگ جنکے یہے اوصاف و محامد ہین اخلاق خوبیان اور
نیکیان اُن کی کس طور پر ہین اگر جانتے ہو تو مفصل بیان کرو سب
انسانون نے ایک ساعت متفکر ہوکر سکوت کی کسی سے بیان
نہ ہو سکا بعد ایک دم کے ایک فاضل ذکی نے کہا ای بادشاہ
عادل جب کہ حضور مین انسانون کے دعوے کا صدق ظاہر ہوا
اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اِن مین ایک جماعت ایسی ہی کہ وے مقرب
الہی ہین اور اُن کے واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق
جمیلہ ملکیہ سیرتین عادلہ قدسیہ احوال عجیبہ غریبہ ہی کہ زبان اُن
کے بیان سے قاصر ہی عقل اُن کی کنہ صفات مین عاجز ہی تمام واعظ
اور خطیب ہمیشہ مدت العمر انکے وصف کے بیان مین پیروی
کرتے ہین پر قرار واقعی اُن کی کنہ معارف کو نہین پہنچتے اب بادشاہ
عادل اِن غریب انسانون کے حق مین کہ حیوانات جنکے غلام ہین کیا
حکم کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب حیوانات انسانون کے تابع اور
زیر حکم رہین اور اُن کی فرمانبرداری سے تجاوز نہ کرین حیوانون نے
بھی قبول کیا اور راضی ہوکر سب نے بحفظ و امان وہان سے مراجعت کی

تمت

تم الکتاب بعون الملک الوہاب بروز شنبہ تاریخ دسون
شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری المعلے بہ تصحیح تمام
باہتمام متوقع اجر عظیم بندہ درگاہ رب الکریم جناب قاضی ابراہیم
صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلندری ۱۲ و نور الدین صاحب

# فہرست اخوان الصفا


| | صفحہ |
|---|---|
| حمد و نعت | ۲ |
| فصل ۱ بنی آدم کی پیدائش اور مناظرہ انکا | ۴ |
| حیوانون سے بادشاہ جن کے حضور | |
| فصل ۲ متوجہ ہونے مین بادشاہ جنکے | ۱۱ |
| حیوان اور انسان کے فیصلے کے لئے | |
| فصل ۳ اختلاف قد اور صورت کے بیان مین | ۱۲ |
| فصل ۴ انسانکے شکایت مین | ۱۵ |
| فصل ۵ گھوڑے کی تعریف مین | ۲۰ |
| فصل ۶ بادشاہ اور وزیر کے مشورے مین | ۲۴ |
| فصل ۷ انسان اور حیوان کی مخالفت مین | ۲۸ |
| فصل ۸ انسانکے مشورے مین | ۳۴ |
| فصل ۹ حیوانون کے مشورے مین | ۳۸ |
| فصل ۱۰ پہلے قاصد کے احوال مین | ۳۹ |
| فصل ۱۱ قاصد کے خصلتون کے بیان مین | ۴۳ |
| فصل ۱۲ دوسرے قاصد کے احوال مین | ۴۷ |
| فصل ۱۳ تیسرے قاصد کے بیان مین | ۵۳ |
| فصل ۱۴ چوتھے قاصد کے احوال مین | ۵۶ |
| فصل ۱۵ پانچوین قاصد کے احوال مین | ۵۹ |
| فصل ۱۶ چھٹے قاصد کے احوال مین | ۶۳ |
| فصل ۱۷ ملخ کے خطبے کے بیان مین | ۶۴ |
| فصل ۱۸ حیوانون کے وکیلون کے بیان مین | ۷۰ |
| فصل ۱۹ شیر کے احوال مین | ۷۸ |
| فصل ۲۰ ثعبان و تنین کے بیان مین | ۷۹ |
| فصل ۲۱ مکھیون کے سردار کے احوال مین | ۸۴ |
| فصل ۲۲ جنّو کی اپنے بادشاہ اور سردارون | ۸۶ |
| کی اطاعت کے بیان مین | |
| فصل ۲۳ انسان اور زنبور کے مناظرے مین | ۹۰۲ |
| فصل ۲۴ انسان اور طوطے کے بیان مین | ۱۰۲ |
| فصل ۲۵ دیک کے احوال مین | ۱۱۸ |
| فصل ۲۶ عالم ارواح کے بیان مین | ۱۲۷ |


۱۲ ۸۷

تمت بالخیر

عاصی یار محمد بن محمد بخش تمام شد

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

رسالہ مسماۃ بہ

# نہایۃ السعادۃ

ترجمہ

# بدایۃ الہدایۃ

تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی غلام احمد صاحب منتظم کمیشن قرضہ علاقہ سرکار نظام

در سنہ ۱۳۰۱ ہجری

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

طبع اوّل ۵۰۰ جلد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ بعد حمد وصلوۃ کے گزارش ہی کہ اندنون رسالہ بدایۃ الہدایۃ تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز کے نظر سے گذرا اوسکے مضامین افادت آگین کے لحاظ سے بے اختیار جی چاہا کہ اوسکا ترجمہ بغرض افادہ ونفع عام کے کیا جاے اس رسالہ کے دو حصہ ہین پہلا حصہ عبادات سے متعلق ہی۔ اور دوسرا حصہ اخلاق سے۔ عبادات مین جسقدر مسائل بیان ہوے ہین وہ سب مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہین۔ اس لئے بالخصوص شافعیون کیلئے یہہ ترجمہ بہت ہی سودمند ہوگا۔ اور دوسرے ائمہ

کے پیروی کرنیوالونکے واسطے بھی یہہ رسالہ اسواسطے کارآمد ہے کہ اسمین اکثر وہ ادعیہ مندرج ہین جو خاص جناب رسالت مآب صلعم سے ماثور ہین - دوسرا حصہ تو عام مضامین اخلاق سے متعلق ہی جو عموماً مفید ہی اور یہہ حصہ جسقدر دلچسپ ہی اور باوجود اختصار کے کیسے کیسے سود مند ابواب کا اوسمین ذکر ہی اسکا امتیاز ذوق سلیم خود کرسکتا ہی - ترجمہ مین نفس مضمون کا زیادہ تر خیال رکھا گیا ہی - محض لفظی ترجمہ کا چندان لحاظ نہین کیا گیا - اسواسطے کہ لفظی ترجمہ مین اکثر تعقیدات واقع ہوجاتے ہین جو عام طلباء کے لئے مفید نہین ہی - اور بعض جگہہ مراقی العبودیۃ (شرح اصل رسالہ) کے مضامین بھی مناسبت مقام کے لحاظ سے کچھ کچھ بڑہادے گئے ہین فقط

غلام احمد

# آغاز کتاب

جو شخص کہ استحصال علم کا حریص اور آرزومند ہو - اوسکو پہلے ہی اسبات کا فیصلہ کرلینا چاہئے کہ تحصیل علم سے اوسکا مقصود کیا ہی - اگر صرف ابنای جنس مین فخر و مباہات اور امتیاز و خصوصیت کا حاصل کرنا ہی - یا جرمتاع دنیوی پیش نظر ہی - تو اوسکو یقیناً سمجھہ لینا چاہئے کہ وہ خود

آپ اپنے ہلاک نفس اور تخریب دین کے کوشش مین ہی۔ اور یہہ
چاہتا ہی کہ عمدہ متاع دین کو فضول نمود دنیوی کے معاوضہ مین بیچڈالے
پس اس قسم کا معاملہ بے سود ہی۔ اور ایسی تجارت بیفایدہ۔ بلکہ اس قسم
کی تعلیم کا وبال معلمین پر بھی ہے کہ اونکی ایسی تعلیم جو منجر بہ فساد ہوا اونکو
بھی اس خسارت مین شریک حال کر دیتی ہی۔ ایسے معلمین کی مثال اوس
شخص کی سی ہی جو رہزنون کے ہاتھہ ہتیار بیچے۔ چنانچہ جناب رسالتمآب
صلعم ارشاد فرماتے ہین مَنْ اَعَانَ عَلٰی مَعْصِیَۃٍ وَلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ
کَانَ شَرِیْکًا لَہٗ یعنے جو شخص کہ معصیت پر تائید کرے اگرچہ ایک جزء
لفظ کے ساتھہ بھی ہو تو وہ اوسکا شریک ہی۔ اور اگر تحصیل علم سے
یہہ نیت ہو کہ جہل نفسانی دور ہو جاے۔ جہال کی تعلیم و تربیت کیجاے
احیاے دین اور بقاے اسلام مین کوشش کرے۔ جھوٹے نام و
نمود کا خیال نہو۔ الحاصل یہہ خواہش ہو کہ سارا سامان اپنے پروردگار
کے رضامندی کا فراہم کرے تو ایسے نیک نیتی کے نتایج کا کیا کہنا
اوسکی فضایل یہانتک مروی ہین کہ جب ایسا شخص تحصیل علم کیلئے
چلتا ہی تو ملائکہ اوسکے پیر کے نیچے اپنے پرون کو بچھا دیتے ہین۔

اور جب تک وہ اس شغل مین مصروف رہتا ہی دریا کے مچھلیان تک اوسکے
حق مین دعاے مغفرت کرتے رہتے ہین - بہرحال سب سے پہلے اسبات کا
جاننا ضرور ہی کہ ہدایت جو ثمرۂ علم ہی اوسکی ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا اور
ایک ظاہر ہی اور ایک باطن اوسکی انتہا تک پہونچنا بغیر اوسکے ابتدا کے
استحکام کے محال ہی اور اوسکے باطن کا حال معلوم کرنا بدون واقفیت اوسکے
ظاہر کے دشوار ہی - اسلئے ہم یہان ہدایت کے ابتدائی امور کو ذکر کرتے
ہین تاکہ ہر شخص اون کے ساتھ اپنے نفس کی آزمایش اور قلب کا امتحان
کرے - اگر کوئی شخص اپنے دل مین ہدایت کے حاصل کرنیکا سچا میلان
دیکھے - اور نفس مین اسکے حاصل کرنے کی قابلیت پاوے تو یہہ سمجھنا چاہیئے
کہ اوس مین مدارج نہایات کمالات کے حصول کی بھی صلاحیت موجود ہی
اور وہ علوم اسرار لدنی سے بھی حظ وافر حاصل کرسکیگا اگر برخلاف اسکے
نفس مین تجاہل و تساہل پایا جاوے اور بہ اقتضاے ہدایت عمل کرنے
مین لیت ولعل ہو تو سمجھہ لے کہ نفس امّارہ اوسپر اپنا عمل کیا چاہتا ہی اور شیطان
اسبات کے درپے ہی کہ اوسکو اپنا مطیع و منقاد بنالے تاکہ اپنے مکر و فریب
سے قعر ہلاک مین جھونک دیوے اور بعوض حصول سعادت کے شرو

فساد مین مبتلا کردے۔ یہی نہین بلکہ اون لوگون مین شمار ہو جاے جنکے
اعمال بدترین اعمال ہین۔ اور جنکی سعی و کوشش دنیا مین ضایع گئی ہی اور
اپنی کج فہمی سے یہہ سمجھے ہوے ہین کہ ہم نیک کام کر رہے ہین۔ ایسے
لوگون کے بہکانے کیلئے اگرچہ شیطان فضیلت علم اور مراتب علما کو بھی ظاہر
کرتا ہی۔ اور جو کچھ فضایل کا ذکر اخبار و احادیث مین آیا ہی اوسکو سناتا ہی
مگر باوجود اسکے اس مضمون حدیث کے سمجھنے سے اونکو غافل رکھتا ہی کہ
مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ هُدًى لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا
یعنے گو کسی نے بہت کچھ علم بھی حاصل کیا ہو لیکن اوسپر ہدایت کا پرتو نہ پڑا
ہو تو اللہ سے سواے دوری کے اور کوئی چیز حاصل نہین ہی۔ اور نیز
وہ شخص اس مضمون سے نابلد ہی کہ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهِ سخت تر عذاب قیامت کے دن اوس عالم
پر ہوگا کہ جسکو علم سے فائدہ نہ پہنچے اور وہ جناب رسالت مآب صلعم کے
اس دعاے عبرت انگیز سے بھی ناواقف ہی جو آپ اکثر بارگاہ قدس مین
کیا کرتے تھے کہ ای پروردگار پناہ چاہتا ہون مین ایسے علم سے جو نفع بخش نہو

---

ف اصل عبارت یہہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

اور اوس دل سے کہ جسمین تیرا ڈر نہ ہو۔ اور ایسے عمل سے کہ جو مدارج عالی
پر نہ پہنچائے۔ اور اوس دعا سے جو مقبول نہو۔ اور نیز فرماتے ہین کہ
مین نے معراج کی شب ایک ایسی جماعت دیکھی کہ جنکے ہونٹ مقراض نار
جہنم سے کٹے ہوے تھے مین نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو تو اونہون نے
کہا کہ ہم وہ لوگ ہین جو دوسرون کو نیکی کی ہدایت کرتے رہے مگر خود اوس سے
غافل تھے۔ اور دونکو شر سے پرہیز کرنیکا حکم کرتے تھے حالانکہ ہم خود اوس
مین مبتلا تھے۔ جبکہ علما کی یہ وجہ ترک عمل ایسی دردانگیز حالت ہی تو جہلا
کا خدا ہی حافظ ہی۔ پس انسانکو مواخذہ الٰہی سے بچنے کے لئے جو کچھ حفاظت
کرنی ہی وہ ظاہر ہی۔ یہانتک تو حصول علم کی ضرورت کا ذکر تھا۔ اب
مقاصد علم کا حال سُنئے کہ بعض تو صرف حصول رضاے الٰہی اور مراتب
اخروی کے لحاظ سے تحصیل علم کرتے ہین جنکا شمار زمرۂ فائزین مین ہے
اور بعضون کو دنیوی وجاہت و جاہ کا خیال حصول علم کے طرف مائل کرتا ہی
تاکہ وہ اپنی زندگی کو عمدہ حالت مین بسر کرین جب ایسی نیت ہوجاتی
ہی تو ایک قسم کی رکاکت اور خست مقصود سے متعلق ہوجاتی ہی جس سے
ایسے گروہ کی حالت خطرناک ہوجاتی ہی۔ کیونکہ اگر قبل توبہ کے اجل نے

تعجیل کی تو سوء خاتمہ کا خوف ہی اور ان لوگون کے لئے یہہ بات بھی مشیت ایزدی سے متعلق ہی کہ فایز بہ توبہ ہون - اور اعمال نیک کے اختیار کرنے سے تلافی مافات ہو جائے اور بمصداق اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وہ بھی فایزین مین محسوب ہو جائین - تیسرے درجہ مین وہ لوگ ہین کہ جنہون نے ظاہر و باطن مین بالکل اغراض نفسانی کی پابندی کی ہی اور علم کو محض ذریعہ حصول وجاہت اور تفاخر دنیوی کا خیال کیا ہی اور باوجود اسکے جو علماء کی ہیئت اور لباس اور گفتگو مین اونکے رسوم اختیار کئے ہوے ہین تو یہہ سمجھتے ہین کہ بارگاہ اقدس مین بھی مرتبت حاصل ہی - درحقیقت یہہ لوگ ہالکین سے ہین اس لئے کہ اونکا یہہ خیال ابلہانہ کہ ہم فائزین سے ہین اونکو توبہ کرنے سے بھی محروم رکھتا ہی اور وہ اس آیۂ کریمہ سے بھی غافل ہین کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو ایسی باتین کیون کرتے ہو کہ جسپر تمہارا عمل نہین ہی اور انہین لوگون کے مناسب حال جناب رسالتمآب صلعم ارشاد فرماتے ہین اَنَا مِنْ غَیْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ فَقِیْلَ وَمَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عُلَمَاءُ السُّوْءِ یعنے مجھے دجال کے سوا سے بھی

اور لوگون سے تمکو مضرت پہنچنے کا زیادہ تر خوف ہی تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ دجال کے سوا اور کس سے مضرت کا
اندیشہ ہی تو آپ نے فرمایا کہ عالمان بے عمل سے یعنے وہ جو صرف
برائے نام عالم کہلاتے ہین جنکا علم زبان ہی پر ہی اور دل نور علم
سے منور نہین ہی یہہ بھی منافقین مین سے ہین جنہون نے علم کو
محض حرفہ کے طور پر حاصل کیا ہی اونکی غرض فقط دنیا حاصل کرنا ہی
کیونکہ دجال کا کام تو صرف گمراہ کرنا ہی اور یہہ علما گو زبان سے دنیا
کے برائیان سناکر لوگون کے دل کو اوس سے پھراتے ہین مگر
زبان حال و اعمال سے اونمین پھنسنے کی ترغیب دلاتے ہین۔
اور یہہ ظاہر ہی کہ بہ نسبت اقوال کے افعال کو طبیعت مین زیادہ تر
اثر ہی۔ خاص کر جہال کو امور دنیا کے جانب جو میلان ہو جاتا ہی
وہ ایسے ہی علما کے جرارت دلانے سے ہی۔ پس باوجود اسکے
کہ انکا علم باعث گمراہی عوام الناس ہی کبھی تو یہہ حصول جنت کی تمنا
مین مبتلا ہین۔ اور کبھی جمع مال کی آرزو انکی دامنگیر ہی۔ اور کبھی
بلحاظ علمیت اس خبط مین بھی مبتلا ہین کہ ہم اکثر بندگان خدا سے

مشخص و ممتاز ہین - لہذا انسان کو چاہئے کہ حتی الامکان فریق ثانی
(مخاطرین) سے پرحذر رہے - کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ
توبہ کرنے مین جلدی نہین کرتے اور تعجیل اجل کیوجہ سے اپنی عاقبت
بگاڑ لیتے ہین اور فریق ثالث (مالکین) مین ہو جانے سے تو بہت ہی
احتراز کرنا لازم ہی کیونکہ اس سے سوائے ہلاکت کے مطلقاً نجات کی
توقع ہی نہین ہی - بہرحال اب ہم اصل مقصود کے طرف رجوع کرتے ہین
یعنے بیان کرتے ہین کہ بدایت ہدایت کیا ہی تاکہ ہر شخص اوسکو سمجھے
اور اوسکا تجربہ کرے - بدایت ہدایۃ ظاہری تقوی ہی اور نہایت ہدایۃ
باطنی تقوی - بہرحال سرمایۂ نجات انسان تقوی ہی - اور جو لوگ صفت
تقوی سے متصف ہین وہی فایزین سے ہین - تقوی امتثال اوامر
الٰہی اور اجتناب مناہی کو کہتے ہین پس امتثال و اجتناب کو ظاہری
تقوی سے جہانتک تعلق ہی یعنے اداب طاعات اور اداب ترک
معاصی اسکا ذکر بطور اختصار کے کیا جاتا ہی اور اسکے ساتھہی
اداب صحبت کا ذکر بھی مناسب ہی تاکہ یہہ کتاب جملہ مطالب ضروری
کی جامع ہو جاوے -

# قسم اوّل اداب طاعات

اوامر الٰہی کے دو قسم ہین فرایض اور نوافل فرایض بمنزلہ راس المال
اور اصل تجارۃ کے ہی اور اسیکے ذریعہ سے انسان مہلکات سے
نجات پاسکتا ہی اور نفل قایم مقام نفع کے ہی اور وہی مدارج اعلی
پر پہونچنے کا ذریعہ ہی چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی قال صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اللہ تبارک وتعالی ما تقرب الی المتقربون بمثل
اداء ما فترضت علیھم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی
احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی
یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ ویدہ التی یبطش بھا و
رجلہ التی یمشی بھا حضرت رسالت مآب فرماتے ہین کہ جناب باری
عظم شانہ سے یہہ ارشاد ہوتا ہی کہ مقربین بارگاہ قدس نے میرا
تقرب اون احکام کے ادا کرنے سے نہین حاصل کیا ہی جو اونپر فرض
کردئے گئے ہین بلکہ ہمیشہ بندہ کا تقرب ادای نوافل سے زیادہ ہوتا ہی
یہانتک کہ مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جب مین اوسکو دوست رکھتا ہون تو مین خود اوسکے کان
ہوجاتا ہون کہ جسکے ذریعہ سے وہ سنتا ہی اور اوسکے آنکھہ ہوجاتا ہون

جسکے ذریعہ سے وہ دیکھتا ہی۔ اوسکی زبان بنجاتا ہون جس سے وہ
گفتگو کرتا ہی اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے وہ کسی چیز کو پکڑتا ہی اور
اوس کے پیر بنجاتا ہون جس کے وسیلہ سے وہ چلتا پھرتا ہی اس درجہ
تقرب کے حاصل کرنے کیلئے یہہ بھی شرط ہی کہ قلب وجوارح سے اوامر
الھی کے حفظان کی پابندی از صبح تا شام رہے کیونکہ خداوند عالم ظاہر و
باطن کے حالات سے واقف ہی تمامی خطرات اور حرکات وسکنات پر
اوسکا علم محیط ہی حالات خلوت وجلوت سب اوسپر کھلے ہوے ہین ہر ذرہ
کے سکون وحرکت پر وہ مطلع ہی خیانت چشم اور مخفیات صدور کو وہ جانتا
ہی کوئی بھید اوسپر پوشیدہ نہین ہی لہذا چاہئے کہ اجتناب معاصی اور
حصول اداب طاعات مین کوشش لگی رہے جو ذریعہ حصول تقرب بارگاہ
ایزدی کا ہی لیکن اسبات کا حاصل کرنا بغیر تقسیم اوقات اور دوام ورد
وظایف کے محال ہی یعنے وقت بیداری سے وقت استراحت تک
اوامر الھی کا پابند رہنا لازمی ہی۔

## آداب استیقاظ یعنی بیداری

علے الصباح سوکر اٹھنے کی عادت کرنی چاہئے اور پہلی جو

چیز دل مین خطور کرے یا زبان سے نکلے وہ اپنے پروردگار کا ذکر
ہو اس لئے یہہ دعا پڑہا کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا
وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْعَظَمَۃُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰہِ
وَالْعِزَّۃُ وَالْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ
وَعَلٰی کَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ
وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ اَنْ تَبْعَثَنَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ
اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ وَّنَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَّخْتَرِحَ فِیْہِ سُوْءًا اَوْ نَجُرَّہٗ اِلٰی
مُسْلِمٍ اَوْ یَجُرَّہٗ اَحَدٌ اِلَیْنَا نَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ
مَا فِیْہِ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا فِیْہِ لباس
پہننے کے وقت بھی خدا کے احکام کا یعنے ستر عورت کا خیال رہے
کیونکہ جو لباس لوگون کے دکہلانیکے غرض سے پہنا جاتا ہی وہ خسرانکا باعث ہی

## آداب دخول بیت الخلا

بیت الخلا مین داخل ہونے کے وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور

۱۳

واپسی کے وقت سیدھا پاؤن - برہنہ سر ننگے پاؤن بیت الخلا مین
سجانا چاہیئے اور ساتھہ کوئی ایسی چیز نہونی چاہیئے کہ جسپر خدا یا
اوسکے رسول کا نام لکھا ہوا ہو بیت الخلا مین جانیکے وقت یہہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِیْثِ الْمُخَبَّثِ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ اور واپس نکلنے کے وقت پڑھے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی فِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ قضاے حاجت
کے وقت کلوخ موجود رکھے قضاے حاجت کے جگہہ پانی سے
استنجا کرے اور پیشاب کے بعد کھنکارے اور تین دفعہ عضو تناسل
کو سونت دے اور اوسکے نیچے بایان ہاتھہ پھیرے کہ جس سے
قطرات باقیماندہ خارج ہو جائین اگر جنگل مین قضاے حاجت
کی ضرورت ہو تو ایسی جگہہ اختیار کرے کہ لوگون کی آمد و رفت
نہو اور اگر ایسا ممکن نہو تو کسی چیز کی آڑ کرلے قضاے حاجت کو
بیٹھنے سے پہلے برہنہ نہو چاند اور سورج کے محاذی نہ بیٹھے قبلہ
کے جانب رو و پشت نکرے مجمع سے پرہیز کرے آب غیر جاری
مین پیشاب نکرے ثمردار درختون کے نیچے نہ بیٹھے پتھر اور سخت

ل بیت الخلا مین جانیکے وقت شیطان پیچھے ہوجاتا ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ہوتا ہے اور اوسکے ہاتھہ سے ہر ایک چیز گر پڑتی ہے

ل غفرانک یعنی تجھسے اوس چیز کی مغفرت چاہتا ہون کہ جو مجھسے ادا نہ ہوئی ہو اور پروردگار کا شکر ہے کہ جس نے مجھسے اوس چیز کو دور کیا کہ جو مجھکو ایذا دیتی تھی اور باقی رکھا اوس چیز کو کہ جو مجھکو نفع دیتی ہے ۱۲

زمین اور ہوا کے رخ پر پیشاب نکرے کہ چھینٹین نہ اوڑین اسیکے متعلق یہہ حدیث وارد ہی کہ اِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ اور جب قضاے حاجت کے لئے بیٹھے تو بائین پیر کے جانب ذرا جھکا رہے کھڑے ہو کر پیشاب نکرے مگر بضرورت استنجا پہلے کلوخ سے اور پھر پانی سے افضل ہے اگر اقتصار مقصود ہو تو صرف پانی پر کفایت کرے۔ اگر کلوخ پر اقتصار مقصود ہو تو تین پتھر پاک ہون بول اور نجاست کو اس ترکیب سے پاک کرے کہ نجاست منتقل نہو قضیب کو بڑے پتھر پر تین مختلف جگہہ چھوانے سے بھی طہارت حاصل ہوتی ہی اگر تین پتھر کافی نہو تو پانچ سات یا طاق عدد جو کچھ ہو لے سکتے ہین کیونکہ عدد طاق مستحب ہی استنجا بائین ہاتھہ سے کرین اور بعد طہارت کے اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِيْ مِنَ الْفَوَاحِشِ بعد طہارت کے ہاتھہ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر پانی دہلا جائے

## اداب وضو

قبل از وضو مسواک کرین کہ منہہ پاک ہوتا ہی یہہ فعل پسندیدہ خدا ہی شیطان

اوس سے بہاگ جاتا ہی ایک وقت مسواک کے ساتھ نماز ادا کرنا
بلا مسواک کے ستر نماز سے افضل ہی چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَشُقُّ عَلٰی
اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ جناب رسالت مآب فرماتے ہین
کہ اگر دشوار نہوتا میری امت پر تو حکم کرتا مین کہ ہر نماز کیلئے مسواک کرین
وَعَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ
عَلَیَّ اور نیز ارشاد ہوتا ہی کہ مجھے خداوند عالم کا حکم خاص کر مسواک کے بارہ
مین اس تاکید کے ساتھ ہوا ہی کہ مجھکو خوف تھا کہ کہین فرض نہ ہوجائے
وضو کے وقت قبلہ کے طرف متوجہ ہوکر بلند جگہ بیٹھے تاکہ چھینٹین نہ اوڑہین
ہاتھ دہونیکے قبل اس دعا کو پڑہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ
وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ پہر ہاتہہ تین مرتبہ دہووے اور کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْھَلَکَۃِ
رفع حدث یا استباحت صلوۃ کی نیت کرے مگر نیت منہ دہونے کے
قبل کرنی چاہئے پہر تین مرتبہ مضمضہ کرے پانی راس حلقوم تک پہنچادے
بشرطیکہ روزہ دار نہو کیونکہ روزہ کی حالت مین اسقدر مبالغہ سے قطار

کا خوف ہی اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ کِتَابِکَ وَکَثْرَۃِ الذِّکْرِ
لَکَ وَثَبِّتْنِیْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اور پہر تین مرتبہ
ناک مین پانی لیوے اور جو کچھ رطوبت ناک مین ہو اوسکو پاک کرے اور جب
ناک مین پانی لیوے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ ارْحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ
وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ اور جب بینی پاک کرے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَسُوْءِ الدَّارِ پہر اسیطرح منہہ کو پیشانی
سے ٹھوڑی تک طول مین اور عرض مین ایک کان سے دوسری کان تک
دہونا چاہیے تاکہ جہان کہین چہرہ پر بال ہون جیسے ابرو وغیرہ خوب تر
ہوجائین۔ اور عورات کو پیشانی کی ابتدا مانگ کے قریب سے خیال کرنا چاہیے
اگر ریش کم ہو تو بالون کے تہ مین پانی پہونچانا واجب ہی گنجان ہو تو
انگلیون سے خلال کیا جاوے منہہ دہونے کے وقت یہہ دعا پڑہے
اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِکَ وَلَا تُسَوِّدْ
وَجْھِیْ بِظُلْمَاتِکَ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِکَ پہر دونون ہاتہہ بعادت
معروف کہنی تک دہوڈین بہ ترتیب یعنی پہلے دہنا اور پہر بایان اور
دہنا ہاتہہ دہونے کیوقت یہہ دعا پڑہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ

وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا بایان ہاتھہ دھونے کے وقت یہہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ یا شمالی کے جگہہ
وَرَآءَ ظَهْرِيْ پڑھے پھر مسح سر بالاستیعاب بطریق معلوم کرے اور اسوقت
یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِيْ
تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ
عَلَى النَّارِ پھر تازہ پانی لیکر کانون کا مسح کرے بانیطور کہ اندر اور باہر
سب تر ہوجاے اور انگشت ہای شہادت سے کانون کے اندر مسح کرے
بیرونی جہت کا مسح سر انگشت سے کیا جاوے اور اسوقت یہہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ وَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَللّٰهُمَّ
اَسْمِعْنِيْ مُنَادِيَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ پھر گردن کا مسح بطریق
معمول کیا جاوے اور اوسوقت یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ پھر دونون پانون ٹخنون تک دھوے
اور انگلیون کا خلال بانیطور کرے کہ پہلے بائین ہاتھہ کے چھوٹی انگلی سے
سیدھے پانون کے انگلیون مین خلال کرے مگر ابتدا سیدھے پانون
کے چھوٹی انگلی سے کیجاوے اور پھر علی الترتیب خلال کرتے ہوے

ف ۱ یعنی پانی چاہا ہاتھہ مین لیوے
کہ بائین ہاتھہ مین لاحاصلہ
دیا جاوے ۱۲
ف ۲ اے پروردگار مجھکو
مجھکو بڑی رحمت مین ڈبو دیجیو
کہ مجھپر سب برکتون کو اتارے
قیامت کے دن تیرے سایہ
کے نیچے جگہہ دیجیو جس دن
تیرے سوا کسیکا سایہ نہین
ف ۳ اے خدا مجھکو ان لوگون مین
سے کیجیو جو بات کو سنتے ہین
پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہین
ف ۴ اے خدا مجھکو بہشت مین
بہشتیون کی آواز سنا بہشت مین
نیکون کے ساتھہ ف ۵ اے خدا
میری گردن کو دوزخ سے چھڑا
ف ۶ اے خدا مین تجھسے
زنجیرون اور طوقون سے پناہ
مانگتا ہون ف ۷ اے خدا
میرے پانون کو دوزخ پر حرام
کردے

بائین پانون کے خنصر پر ختم کرے۔ انگشت خلال کو نیچے کے طرف سے
انگلیون کے بیچ مین پہونچا دے سیدہا پانون دہونے کے وقت یہہ
دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ مَعَ اَقْدَامِ عِبَادِكَ
الصَّالِحِیْنَ بایان پانون دہوتے وقت یہہ پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ فِی النَّارِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ
وَالْمُشْرِكِیْنَ پانون کے دہونے مین احتیاط یہہ ہے کہ نصف ساق
تک ہو۔ بہرحال ہر ہر عضو پر تین تین مرتبہ پانی پہنچایا جاوے۔ اور
جب وضو سے فراغت ہو تو آسمان کیطرف متوجہ ہوکر یہہ دعا پڑہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ۔ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَیْكَ فَاغْفِرْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ
وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ اَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّاُسَبِّحُكَ
بُكْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ وضو مین ان دعاؤن کے پڑہنے سے کل خطیات

متعلقہ اعضا معاف ہوجاتے ہین وضو پر مہر ہوجاتی ہے۔ اور عرش کے
نیچے جگہہ دیجاتی ہے کہ ہمیشہ وہ تسبیح و تقدیس مین مصروف رہے ایسے
وضو کا ثواب قیامت تک لکھا جاتا ہے۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص
وضو کیوقت ادعیہ مذکورہ پڑہے اوسکا تمام جسم پاک ہوجاتا ہے ورنہ
صرف اوسیقدر پاک ہوگا جہان پانی پہونچا ہو۔ **فرایض وضو یہہ ہین**
منہہ[1] اور ہاتون کو کہنیون تک دہونا۔ مسح[2] سر کرنا۔ پانون[3] ٹخنون تک دہونا
نیت[4]۔ ترتیب[5] وضو مین سات چیزون سے احتراز چاہئے (۱) ہاتہون
کو نہ جھٹکائین کہ پانی دور ہوجاوے۔ (۲) منہہ دہونے اور مسح سر
کیلئے تھوڑا تھوڑا پانی لیکر نہ کہیلتے رہین۔ بلکہ ایک بار دونون ہاتھ
سے پانی لیکر منہہ بھی دہوے اور مسح بھی کرے (۳) وضو کے
وقت گفتگو نہ کرے (۴) کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ
نہ دہویا جاے (۵) حاجت سے زاید پانی صرف نکرے۔ اکثر بوجہ
وسواس ایسا کیا جاتا ہے مگر اوس سے احتراز لازم ہے کہ اہل وسواس کا
شیطان مضحکہ کرتا ہے۔ اور اس مضحکہ کنندہ شیطان کا نام ولہان ہے

* ابلیس کے نون لڑکے ہین ہر ایک کا نام اور عمل حسب ذیل ہے (صفحہ ۲۱ دیکھو)

(۶) جو پانی کہ تابش آفتاب سے گرم ہوا وس سے وضو نہ کرے (۷) کانسہ کے ظرف سے بھی وضو نکرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) **۱ خنزب** وسوسہ انداز نماز

**۲ ولھان** مخل طہارۃ

**۳ زلبنور** زا مضمومہ اور لام مشددہ سے۔ بیع و شرا مین بُرائی پیدا کرنے والا جیسے باعین کا جھوٹی قسم کھانا کیل و میزان کا تفرقہ وغیرہ ان سب ابواب کا یہی محرک ہے۔

**۴ اعور** ترغیب دہندۂ زنا۔

**۵ وسنان** واو مفتوحہ و سین مہملہ ساکنہ۔ نیند کا غلبہ اور نماز مین سستی اوسکی ترغیب سے ہے۔

**۶ شرقیوفیہ** وہ شیطان جو مصیبتون اور لڑائیون مین مبتلا کرنے والا شیطان ہے۔

**۷ داسم** بدال و سین مہملتین۔ زن و شوہر مین جھگڑا ڈالنے والا۔

**۸ مطو** میم مفتوحہ اور طاء مہملہ سے۔ محرک کذب۔

**۹ ابیض** یہ انبیا اور اولیا کے خدمت مین رہتا ہے۔ انبیا اس سے محفوظ ہین اولیا اس سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہین۔ اگر اللہ نے بچایا تو خیر ورنہ وہ بھی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین۔

# آداب غسل

اگر احتلام وجماع سے آدمی مجنب ہو تو غسل کرے آداب غسل یہہ ہین۔
پہلے دونون ہاتہہ کو تین بار دہو ڈالے۔ نجاست بدن سے دور کرے اور
وضو کرے مگر پانون نہانے کے بعد دہوے۔ اسوجہ سے کہ (پانون دہو کر
پہر اوسکا زمین پر رکہنا) پانی کا ضایع کرنا ہی۔ جب وضو سے فراغت ہو سر پر
تین بار پانی ڈالے اور رفع حدث خبابت کی نیت۔ کیا ہوا ہو پہر سیدہے
مونڈہے پر تین بار۔ اور بائین مونڈہے پر بہی تین بار۔ اور بدن آگے اور
پیچہے سے تین تین بار ملے۔ اور سر اور داڑہی کے بالون مین خلال کرے
اور بدن کے سلوٹون مین اور بالون کی جڑون مین عام اس سے کہ وہ
گہنے ہون یا تہوڑے پانی پہونچا دے۔ وضو کے بعد اپنے ذکر کو چہونے
سے احتراز کرے کیونکہ اس سے وضو کا اعادہ لازم ہوتا ہی۔ فرایض غسل
یہہ ہین نیت۔ ازالۂ نجاست۔ کامل جسم کا تر کرنا۔

# آداب تیمم

اگر پانی دہونڈنے سے بہی میسر نہ آوے یا بیماری یا درندہ جانور یا حبس کا
ڈر ہو یا پانی اسقدر ہو کہ صرف تشنگی کے لئے کافی ہو (تشنگی خود کو یا کسی رفیق کو)

یا پانی بہ قیمت معمولی نہ ملے یا ایسا زخم ہو کہ پانی کے استعمال سے فساد عضو
کا خوف ہو۔ تو ان سب صورتون مین اوسوقت تیمم جایز ہے۔ جسوقت کہ فرض
نماز کا وقت آئے۔ تیمم کیلئے چاہئے کہ ایسی زمین دیکھے جسپر پاک اور خالص
و نرم مٹی ہو اور اوسپر اپنے دونو ہاتھون کے انگلیان جوڑ کر ہتھیلیان مارے
اور فرض نماز مباح ہونے کی نیت کرلے۔ اور اونکو اپنے تمام چہرہ پر
پھیرا دے۔ غبار کو بالون کے نیچے پہونچانے مین خواہ وہ تھوڑے
ہون یا بہت دقت نہ اوٹھاے۔ پھر انگلی مین اگر انگوٹھی ہو تو نکالدے
اور انگلیان کھلی رکھکر دوسری ضرب مارے اور ہاتھونکا مسح کہنی تک
کرے اگر ایک ضرب کافی نہو تو دوسری ضرب مارے تاکہ کامل مسح ہوجاے
پھر ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی سے ملے اور انگلیون کے درمیان خلال کرے
ایک تیمم سے ایکوقت کی فرض نماز اور نوافل جتنے چاہین پڑھ سکتے ہین
دوسری فرض نماز کے لئے جدید تیمم چاہئے۔

## آداب روانگی مسجد

جب طہارت سے فارغ ہوچکے اگر صبح ہوگئی ہو تو صبح کے دو رکعت نماز
سنت مکان مین پڑھلے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ وَرَضِّنِيْ
بِمَا قَسَمْتَهٗ لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَيَقِيْنًا
لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ
عِنْدَ اللِّقَاءِ وَالصَّبْرَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ
وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ
الْاَنْبِيَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْزَلْتُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ ضَعُفَ
رَاْيِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ
يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ
الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ - اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ
رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَاُمْنِيَّتِيْ
مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهٗ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ
مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ
وَاَسْاَلُكَ اِيَّاهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ

مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ حَرْبًا لِاَعْدَائِكَ
سَلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ النَّاسَ وَنُعَادِيْ
بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ
وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ
وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ
وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ لَكَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ
وَدُوْدٌ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ
بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ
بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ
وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِيْ
اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا
فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ

وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي
وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا
مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي اَللّٰهُمَّ زِدْنِي نُورًا وَاَعْطِنِي نُورًا
وَاجْعَلْ لِي نُورًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد فرض
نماز کے پڑھنے تک ذکر اور تسبیح اور قرات مین مشغول رہے اس اثنا
مین جب موذن اذان شروع کرے تو اوسکا جواب دے یعنے
اگر وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو آپ بھی اللہ اکبر کہے اسی طرح ہر ایک کلمہ
مگر حیعلتین مین یعنے جب وہ کہے حیّ علی الصلوٰۃ وحیّ علی الفلاح تو
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے اور بجواب اَلصَّلٰوةُ
خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ
الشَّاهِدِيْنَ کہے قامت مین بھی اسیطرح کہنا چاہئے مگر قد قامت
الصلوٰۃ کے جواب مین اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ کہے اور جب جوابات موذن سے فراغت ہو تو یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ حُضُوْرِ صَلٰوتِكَ وَاَصْوَاتِ
دُعَائِكَ وَاِدْبَارِ لَيْلِكَ وَاِقْبَالِ نَهَارِكَ اَنْ تُؤْتِيَ مُحَمَّدًا

الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ - اگر حالت نماز مین اذان کی آواز آوے تو پہلے نماز
تمام کرے اور پھر ادا سے جواب کے طرف مشغول ہو - اگر نماز باجماعت
ہو تو بہ مجرد تکبیر تحریمہ امام کے مشغول باقتدا ہو اور بعد اتمام نماز کے یہہ دعا
پڑہے - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ
الْحَسَنِ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - بعد اسکے دعای جامع الکلم یعنے
وہ دعا پڑہے جو جناب رسالت مآب صلعم نے حضرت عایشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی جو یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ
اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّۃَ وَمَا یُقَرِّبُ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَنِیَّۃٍ
وَاِعْتِقَادٍ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْہُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ
مِنْہُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ وَمَا
قَضَیْتَ عَلَیَّ مِنْ اَمْرٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا۔ اس کے بعد وہ
دعا پڑھے جس کے پڑھنے کی وصیت جناب رسالت مآب صلعم نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کی تھی یعنے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ
اَسْتَجِیْرُ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَۃَ
عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ بِمَا اَصْلَحْتَ بِہِ الصَّالِحِیْنَ پھر دعا
سے عیسے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھے یعنے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ

الامر بیدك لا بید غیرك واصبحت مرتهنا بعملی فلا فقیر
افقر منی الیك ولا غنی اغنی منك عنی اللهم لا تشمت
بی عدوی ولا تسوء بی صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و
لا تجعل الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط
علی بذنبی من لا یرحمنی ۔ اس کے بعد دعوات مشہورہ سے
جو میسر ہو پڑھے بہرحال نماز صبح پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک
اوقات چار کامون کے لئے منقسم ہون اس ترتیب سے۔
وظیفہ دعوات ۔ وظیفہ اذکار و تسبیحات ۔ وظیفہ قرات قرآن
وظیفہ تفکر ۔ وظیفہ تفکر مین جن باتون کا خیال ضرور ہے وہ
یہ ہین ۔ ذنوب ۔ خطیات ۔ قصور عبادت ۔ خوف عذاب
تضیع اوقات ۔ تدارک مافات ۔ تاکہ کوی برائی سرزد نہو ۔ طاعات
ممکنہ کے ادا کرنے کا خیال رہے ۔ اور اوس مین بھی افضلیت
کا لحاظ ہو ۔ اور نیز قرب اجل اور امیدون کو کاٹنے والی موت
کو نہ بھولے ۔ یہہ بھی پیش نظر رہے کہ قریب ترسب اختیارات
سلب ہوجائینگے ۔ طا

کچھ حاصل نہوگا۔ اذکار و تسبیحات مین ادعیہ مابعد کا ورد چاہئے

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

(۷) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ۔

(۸) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۰ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہر ایک دعا کو سو مرتبہ یا ستر یا اقل مرتبہ دس بار پڑھے قبل طلوع آفتاب کے سکوت اولیٰ ہے۔ حدیث شریف مین ہے کہ ان اذکار کا ورد آٹھ بردے (اولاد اسمعیل علیہ السلام سے) آزاد کرنے سے افضل ہے۔

## ذکر اون آداب کا جو طلوع آفتاب سے زوال تک لازمی ہین

بعد طلوع کے جبکہ آفتاب بقدر یک نیزہ کے بلند ہو تو دو رکعت نماز پڑھین۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ کراہت کا وقت زایل ہو جاوے۔ کیونکہ فرض نماز صبح کے متصل کسی اور قسم کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جب آفتاب بلند ہو اور چوتھائی دن نکل آوے تو نماز ضحیٰ پڑھے۔ چار یا چھ۔ یا آٹھ رکعت مگر دو گانہ دو گانہ ادا کرے۔ بہرکیف چونکہ نماز عمل نیک ہے اسمین کمی و زیادتی اپنی اپنی ہمت اور مرضی پر موقوف ہے۔ طلوع آفتاب سے زوال تک سوائے نماز مذکورہ کے اور کوئی نماز نہین ہے ان سب عبادتون کے بعد جو وقت بچ رہے اوسکی تقسیم حسب تفصیل ذیل چاہیے

طرح ہونی چاہیئے۔

یا تو وہ وقت طلب علم دین مین صرف ہو کہ بیکار وقت کا ضایع کرنا محض فضول ہے۔ علم دین وہی ہے کہ جس سے خدا کا خوف زاید ہو۔ اور عیوب ذاتی پر اطلاع ہو۔ خداوند عالم کی عبادت کی خواہش پیدا ہو۔ دنیا کی رغبت گھٹے آخرت کا لگاؤ بڑہے۔ کردار بد سے ڈرتا رہے۔ مکر و کید شیطان سے خایف ہو کیونکہ اسکا مکر اون علما کو خدا کے غضب مین مبتلا کر دیا ہے کہ جنکا ظاہر و باطن یکسان نہین ہے۔ اور جو محض گندم نما اور جو فروش ہین یعنے وہ جو دنیا کے مقابلہ مین دین کی کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتے بلکہ علم کو ایک عمدہ ذریعہ حصول اموال سلاطین اور اوقاف یتامیٰ و مساکین کا خیال کرتے ہین اور اپنے تمام اوقات عزیز کو طلب جاہ و مباہات دنیوی یا فضول مجادلہ اور منافشہ مین صرف کر دیتے ہین جو وقت کہ تعلیم سے بچ رہے وہ کتب فقہ کے مطالعہ مین صرف کرنے چاہیئے کیونکہ اس سے عبادات اور خصومات خلق کے جانچ کا ایک عمدہ ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ایسے عجیب و غریب مسائل معلوم ہوتے ہین کہ جو انسانی معاشرت کے لئے بہت ہی کارآمد ہین یہی علم حق و باطل کے

امتیاز کا معیار ہے اور انصاف کا ترازو مگر اس علم کا حصول بھی بعد فراغ اون علوم کے ہی جو منجملہ فرض کفایہ ہین جیسے علم طب وغیرہ۔

**فائدہ** اوراد و اذکار مذکورۂ بالا کے تو غل مین اگر کسیقدر طبیعت پر بوجہ معلوم ہو اور رغبت کم پائی جاے تو سمجھہ لو کہ شیطان کا دخل دل مین ہو گیا۔ اور ہلاکت کا وقت آ گیا پس اوس سے ضرور بچو کیونکہ شیطان جب ایسی غفلت مین انسان کو مبتلا دیکھتا ہے تو پھر خود ہی اوس کے حال پر مہنا کرتا ہے۔ برخلاف اسکے اگر تحصیل علوم نافعہ مین دلچسپی ہو کسل و کہالت عاید حال نہو نیت بھی محض خیر ہو یعنے یہ کہ اعمال و اقوال سے احیاے احکام دین کی کوشش کیجائیگی تو یہہ ہر قسم کے نوافل عبادات سے افضل ہے اگر نیت مین فتور ہو۔ اور تحصیل علم حصول غرور کا ذریعہ ہو جاوے جیسا کہ اکثر جہال مین یہہ صفت پائی جاتی ہے تو ایسا علم باعث مزلت اقدام ہے۔

۲ اگر تحصیل علم نافع کی قدرت نہو اور ذکر و تسبیح و قرأت قرآن اور نماز مین مشغول ہو تو یہ درجہ بھی عابدین کا اور سیرت صالحین کی ہی کہ اس سے بھی نجات پا سکتا ہے۔

۳ اگر اس سے بھی فرصت ہو تو اون ابواب کے طرف متوجہ ہونی چاہئے کہ جس سے عامہ مومنین کو فائدہ اور مسرت پہونچے اور اعمال صالحین مین تائید ہو۔ جیسے فقہا اور صوفیاے کرام کے خدمت۔ بیمار پرسی۔ تیمار داری۔ مسکینون کا کہلانا۔ مشایعت جنازہ کہ ایسے کام اداے نوافل سے افضل ہین۔

۴ اگر اشتغال امور متذکرہ بالا کی توفیق نہو تو اپنے اہل وعیال کے نفقہ کے حصول کی ہی کوشش کرے کہ وہ بھی عبادت ہے اور تا بہ امکان مسلمانون کو کسی قسم کی تکلیف ندی جاے کہ یہ اصحاب یمین کا درجہ ہے اور اقل مدارج دین سے ہی۔ اب اون ابواب کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے کہ جس سے احتراز واجب ہی کہ وہ شیطان کے مرغوب الیہ ہین العیاذ باللہ۔ ایسے افعال کا ارتکاب کہ جس سے دین کی بربادی ہو۔ مخلوق کو ایذا پہونچانا کہ یہ ہالکین کی صفت ہے اور بد ترین اعمال سے ہی۔ بہرکیف بلحاظ مدارج امور دینی کے انسان کی حالت تین قسم پر ہے۔

۱ سالم وہ جو صرف اداے فرایض اور ترک معاصی پر اکتفا کرے

۲ رابح - کہ جو ادائے نوافل پر بھی قادر ہو۔

۳ خاسر - وہ جو ادائے امور متذکرہ بالا سے مقصر ہو۔

پس انسان کو چاہیئے کہ حتی الامکان رابح ہونیکی کوشش کرے۔ بالفرض اگر اوس درجہ پر نہ پہونچے تو سالم تو ہو۔ لیکن معاذ اللہ خاسر نہو جائے۔ اور نیز بمقابلہ سایر عباد کے انسان کی حالت تین قسم پر ہی۔

۱ بندگانِ خدا کے حصول اغراض مین بدل ساعی ہو۔ اور اون کے اسباب مسرت کے مہیا کر دینے مین کوتاہی نکرے۔ یہہ درجہ ملایکہ کرام البررہ کا ہی۔

۲ اقل درجہ اسقدر تو ہو کہ ؎ مرا زخیر تو امید نیست شر مرسان

یہہ درجہ بہایم وجمادات کا ہی۔

۳ عقارب وسباع کا درجہ ہی یعنے ؎ نیش عقرب نہ در پی کین ست۔ مقتضای طبیعتش این ست۔ بہرحال اگر درجہ ملایکہ تک عروج نکرے تو درجہ بہایم وجمادات سے بہی نگذر جاے۔ اس بیان سے یہہ ثابت ہوچکا کہ وقت یا تو امور معاش کے حاصل کرنے مین صرف کیا جاے یا معاد کے اگر امور معاش مین توغل ہو تو نیت تائید امور

معاد کی بھی ضرور ہی۔ اگر لوگون کے میل جول کے ساتھہ امور دین کے
کی حفاظت معرض خطر مین ہو تو عزلت بہتر ہے۔ عزلت مین بھی اگر
وسواس پیچھا نچھوڑے اور ورد و وظایف سے بھی اوس کے دفع
کرنے پر قادر نہو سکے تو ایسے عزلت و بیداری سے نوم اولی ہی۔

## آداب نماز

نماز ظہر کے لئے زوال سے پہلے آمادہ رہنا چاہئے نماز تہجد وغیرہ
کے لئے جگنے کی عادت ہو تو قیلولہ مناسب ہی بشرطیکہ زوال کے
پہلے فارغ ہو جاے۔ قیلولہ مثل سحر کے ہی یعنے جیساکہ سحر کرنے سے
روزہ مین مدد ملتی ہی ایسا ہی قیلولہ سے عبادت شب مین تائید ہوتی ہے
بغیر عبادت شب کے قیلولہ کرنا گویا سحر کرکے روزہ نرکھنا ہے بہرحال
اگر قیلولہ کیا گیا ہو تو زوال کے قبل اوٹھہ کر وضو کرے اور مسجد مین
داخل ہو کر نماز تحیتہ پڑہے اور بعد اذان کے چار رکعت نماز ادا
کرے۔ جناب رسالت مآب صلعم اس نماز کو طول قراءت کے ساتھہ
ادا فرماتے تھے۔ اور یہہ ارشاد ہوا کرتا تہا کہ اسوقت آسمان کے
دروازہ کھلے رہتے ہین۔ مین دوست رکھتا ہون کہ اسوقت اعمال نیک

کا صعود ہو۔ یہہ چار رکعت سنت موکدہ ہین حدیث شریف مین وارد ہی کہ
جس نے یہہ چار رکعت پڑہا اور رکوع وسجود کو اچھی طرح سے ادا کیا تو
ستر ہزار فرشتے اسکے نماز مین شریک ہوتے ہین اور شام تک دعاء
مغفرت کرتے رہتے ہین پہر امام کے ساتہہ چار رکعت فرض پڑہے
اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ۔ بعد فراغت نماز کے عصر
تک اوای امور مفصلہ ذیل مین مشغول رہے۔ ۱ تعلیم وتعلم ۲ انعاظ
مسلمانان ۳ قرأت قرآن ۴ تحصیل معاش بہ نیت تائید دین۔ پہر قبل از
عصر چار رکعت سنت پڑہے۔ (اس کے موکد وغیر موکد ہونے مین
اختلاف ہے) مگر اس سنت کے بہت بڑے فضائل ہین۔ حدیث
شریف مین وارد ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ
اللّٰہُ اِمْرَأً صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ فرمایا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
والتحیات نے کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ جس نے عصر کے قبل
چار رکعت نماز پڑہا پس ضرور ہی کہ اس دعا مین شریک ہونے کی
کوشش کیجاے۔ عصر کے بعد مغرب تک اپنے اوقات کی معمولات اوی
ترتیب سے کرے جیساکہ ذکر ہو چکا ہے اذکار کا وقت ضایع نہو

یہی قاعدہ حفظ اوقات شبانہ روز کا ہی مگر عمدہ ترتیب حفظ اوقات
کی یہہ ہی کہ ہر وقت کے لئے ایک خاص شغل مقرر ہو کہ اوس سے
تجاوز نہونے پائے۔ اگر اس قسم کا التزام رہے تو وقت کی قدر
معلوم ہو سکتی ہے اگر حفظ اوقات کا خیال نہو اور مہمل اوقات مثل جانوروں
کے (کہ جنکو اپنے وقت کی قدر و قیمت ہی نہین ہوتی) صرف ہون
تو بڑی حسرت و ندامت کی بات ہی۔ کیونکہ عمر راس المال ہے اس کا
ہر لحظہ حفاظت کے لایق ہی۔ بجز تحفظ اوقات کے نعیم دار الابد کے
حصول کا کوئی عمدہ ذریعہ نہین ہے۔ ہر لحظہ ایک جوہر بے بہا ہی
کہ جسکا بدل نہین۔ اگر رایگان کہو دیا جاے تو پھر اوسکا ملنا دشوار ہے
پس مثل احمقون کے طلب جاہ و مال دنیوی مین اپنی اوقات کو ضایع
کرنا بہوقوفی مین داخل ہی۔ سب سے بہتر ذریعہ حفظ اوقات کا یہہ ہے
کہ ازدیاد علم و عمل صالح مین صرف ہو۔ یہہ دونون ایسے رفیق ہین
کہ کبھی انسان کا ساتھہ نہین چھوڑتے بخلاف اہل و عیال اور احباب و
مال کے کہ جن سے بہ مجرد قبض روح کے مفارقت ہو جاتی ہے مگر
علم و عمل کا ساتھہ نہین چھوٹتا۔ الحاصل جب آفتاب مایل بہ زردی ہو تو

نماز مغرب کا تہیہ شروع کیا جاسے ۔ مسجد مین داخل ہوکر تسبیح و تحلیل
مین مشغول رہے کیونکہ یہہ وقت بھی مثل وقت صبح کے فضیلت
رکھتا ہے ۔ بفحوای آیہ کریمہ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوبِهَا اور قبل غروب آفتاب کے سورہ والشمس اور واللیل
اور معوذتین پڑہا کرے ۔ بہرحال غروب آفتاب تک استغفار مین
مشغول رہے ۔ جب اذان کہی جاوے تو جواب اذان کے
بعد یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاِدْبَارِ
نَهَارِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ بِخَوَاصِّ اَصْوَاتِ دُعَائِكَ اَنْ تُؤْتِيَ
مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ اسکے
بعد چار رکعت سنت اوابین طول قیام کے ساتھ پڑہے ۔ اگر ممکن
ہو تو نماز عشا تک اعتکاف کی نیت کیجاوے ۔ قرآن و نماز پڑہتے
ہوے عشا تک وقت صرف کرنا بیحد فضایل کا باعث ہے ۔ (صلوۃ
اوابین کو ناشیتہ الیل بھی کہتے ہین کہ جسکی فضیلت کلام باری

عزاسمہ مین وارد ہی اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا
سرور کائنات علیہ افضل التحیات سے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ آیہ کریمہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کے معنی
ارشاد فرمائے تو آپ نے کہا کہ یہہ وہی نماز ہے جو مابین عشا
اور مغرب کے پڑہی جاتی ہے کہ جس سے تمام دن کے لغویات
محو ہو جاتے ہین اور وقت مابعد کی حفاظت ہوتی ہے) جب عشا
کا وقت ہو تو قبل فرض کے چار رکعت نماز پڑہے اذان واقامت
کے درمیان وقت کی حفاظت ہو حدیث شریف مین وارد ہی
کہ اذان اور اقامت کے درمیان جو دعا کیجاے رد نہین ہوتی
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ
ان دو رکعت مین سورہ الم سجدہ ۔ تبارک الملک ۔ یاسین شریف
یا سورۂ دخان پڑہے کہ آنحضرت صلعم سے اسطرح پر مروی ہے
پہر چار رکعت مستحب پڑہے ۔ کہ حدیث شریف مین اسکی بہت بڑی
فضیلت مذکور ہے ۔ پہر نماز وتر کے تین رکعت پڑہے ۔ خواہ ایک
سلام سے یا دو سلام سے اکثر جناب رسالت مآب صلعم اس نماز

مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی۔ قل یا ایھا الکافرون۔ اخلاص
معوذتین۔ پڑھا کرتے تھے۔ اگر قیام لیل کا عزم ہو تو وتر کو سب کے
آخر پڑھے اسکے بعد سوا سے مذاکرہ علم ومطالعہ کتب کے دوسرے
لہو ولعب مین مشغول نہ ہو۔ کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے
کہ انما الاعمال بالخواتیم یعنے اعمال مین امور عواقب کا اعتبار ہے
اسمین کسی برائی کا شریک ہو جانا اچھا نہین ہے۔

## آداب نوم

سونے کے لئے بچھونا ایسی ترکیب سے بچھایا جاے کہ جسپر رو
بقبلہ سونا ممکن ہو۔ دہنی باز وایسا سوے جیسا کہ میت کو لحد مین
لٹایا کرتے ہین۔ اور یہہ بات پیش نظر رہے کہ نوم مثل موت کے
ہے اور بیداری مانند بعث کے ممکن ہے کہ حالت نوم مین روح قبض
ہو جاے لہذا مشتاق لقاے جمال کبریا عزاسمہ کو چاہئے کہ باوضو
آرام کرے جو کچھہ وصیت ہو لکھہ کر سرہانے رکھے۔ گناہون سے
توبہ کرے اور یہہ عزم بالجزم ہو کہ پھر گناہ کا ارتکاب نہوگا۔ تمام مسلمانون
کے ساتھہ نیکی کا خیال رکھے اور یہہ سمجھے کہ قریب تر لحد مین ایسا ہی

تنہا سونا ہو کہ جہان سوائے اعمال کے کوی ساتھ نہوگا اور ثواب بغیر
سعی و کوشش کے نہ ملیگا اور بہ تکلیف نیند کو اپنے پر طاری کر لینا نہ چاہئے
کیونکہ نیند کیا ہے حیات کو معطل کرنا ہے الا اوس صورت مین کہ جاگنے
سے صحت مین خلل آتا ہو کہ اس حالت مین سونا سلامتی دین کا ذریعہ
ہے راتدن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین امین سے راتدن آٹھہ
گھنٹون سے زیادہ نہ سونا چاہئے یہہ بھی کچھہ کم نہین ہے کیونکہ کوی
شخص ساٹھہ برس زندہ رہا تو اسمین سے بیس برس سونے مین
گئے جو اسکی عمر کا تیسرا حصہ ہے سونے کے وقت سرہانے مسواک
اور وضو کیلئے پانی مہیا رہے۔ قیام لیل کا عزم بھی ہو یا قبل صبح
کے اوٹھے آدہی رات کو دو رکعت نماز کا پڑہنا ایک ایسے خزانہ
خیر کا جمع کرنا ہے جو کمال احتیاج کیوقت (یعنے قبر مین) کام دیگا
کہ جہان دنیا کا سب مال بیکار ہو جاتا ہے۔ سونے کیوقت یہہ
دعا پڑہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِاسْمِكَ ارْفَعُهُ فَاغْفِرْ لِي
ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا
وَاَمُوْتُ اَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَ
اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ اُقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ
وَاَنْتَ تَتَوَفّٰاهَا لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ
اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
اَيْقِظْنِيْ فِيْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ
اِلَيْكَ لِتُقَرِّبَنِيْ اِلَيْكَ زُلْفٰى وَتُبَعِّدَنِيْ عَنْ سَخَطِكَ بُعْدًا اَسْاَلُكَ
فَتُعْطِيَنِيْ وَاَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرَ لِيْ وَاَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبَ لِيْ اسکے
بعد آیۃ الکرسی۔ آمن الرسول آخر سورہ تک اخلاص۔ معوذتین
تبارک الملک پڑھے اور یوں ہی اللہ کا ذکر کرتا ہوے سو جاے
باوضو سونا بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے کہ روح عرش کی سیر میں
مصروف رہیگی بیدار ہوے تک وہ مثل نماز پڑھنے والیکے سمجھا جائیگا
اور جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے کہ الحمد للہ الذی احیانا

لکھہ آئے ہین اور عمر بھر اس ترکیب کا پابند رہے اور جو اسکی پابندی
اور مداومت شاق گذرے تو اوسطرح صبر کرے جسطرح کوئی بیمار
شفا کے انتظار مین تلخی دوا پر صبر کرتا ہے اور کوتاہی عمر کا خیال
کرے اور سمجھے کہ اگر مثلاً مین سو برس زندہ رہا تو یہہ مدت بہ نسبت
اوس مدت کے جو مجھے دار آخرت مین رہنا ہے اور جسکی انتہا
نہین ہی بہت ہی کم ہے اور یہہ سوچے کہ جب مین اس امید پر کہ
دنیا مین مثلاً بیس برس تک راحت اور آرام مین رہونگا مہینہ یا سال
بھر کی مشقت و ذلت کی پروا نہین کرتا تو اس امید پر کہ ابدالآباد راحت
و آرام مین رہونگا اس دنیوی زندگانی کے چند روزہ مشقت سے
(جو عبادت مین ہو) کیون اکتا جاؤن اور اوسکی برداشت کیون
نہ کرون اور زندہ رہنے کی امید کو طول ندے بلکہ یون سمجھہ لے
کہ موت قریب ہے اور دل مین کہے کہ مجھکو آج کے دن کی عبادت
کی مشقت اٹھالینی چاہئے اس لئے کہ شاید آج رات مین مرجاؤن
اور رات آئے تو کہے کہ آج رات کے عبادت کی مشقت پر صبر
کرتا ہون اسلئے کہ شاید کل مرجاؤن - کیونکہ موت کے آنیکے لئے کوئی

خاص وقت مقرر نہین ہے کوی خاص حالت نہین ہی کوی مخصوص عمر
کی قید نہین ہے بہر حال وہ آنیوالی ہے مگر یہہ معلوم نہین کہ کب آئیگی
اسصورت مین زاد آخرت کی فکر بہ نسبت دنیا کی فکر کے اولی و انسب ہے
اور نیز جانے کہ مجھے دنیا مین بہت تھوڑے دن زندہ رہنا سے سو ممکن
ہے کہ میری عمر کا ایک ہی دن باقی رہا ہو یا ایک ہی لحظہ غرضکہ ہر روز یہی
خیال کرے اور مشقت عبادت پر صبر کرتا جاے بخلاف اس کے اگر یہہ خیال
کہ مین مثلاً پچاس برس زندہ رہونگا اور پہر مشقت عبادت پر صبر
کرینگا ارادہ کرے تو دل عبادت سے اکتا جائیگا اور عبادت دشوار
معلوم ہونے لگیگی۔ اگر اوسطرح عمل کیا جائیگا جسطرح کہ ہم اوپر لکھہ آئے
ہین تو مرنے کیوقت بے انتہا مسرت ہوگی اگر عبادت ایک وقت
سے دوسرے وقت پر ڈالی جاے اور اسمین سستی کیجاے تو موت
اچانک آجائیگی اور سخت سے سخت حسرت ہوگی۔ صبح کو وہی مسافر
منزل پر پہونچکر آرام و چین سے رہتے ہین جو رات کو راہ طے کرتے
ہین اسیطرح وہی لوگ مرتے دم مسرت حاصل کرتے ہین جو اپنی عمر
عبادت مین گزارتے ہین۔ یہہ باتین اچھی طرح معلوم ہونیکا ایک دوسرا

وقت ہی یعنے موت - جب ہم ترتیب اور راہ کو بتا چکے ہین تو اب نماز اور روزہ کی کیفیت اور اونکی آداب اور نیز امامت اور جمعہ کے آداب بیان کرتے ہین -

## آداب الصلوٰۃ

جب وضو سے اور بدن اور کپڑے اور جگہہ کی نجاست پاک کرنے سے فارغ ہو جاؤ اور ناف سے زانو تک ستر کر چکو تو قبلہ رخ دونون پاؤن مین کچھ فاصلہ دیکر اسطرح کھڑے ہو کہ وہ ملنے نہ جائین اور سیدھا کھڑا رہو اور شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے قل اعوذ برب الناس پڑھ لو اور دل کو خدا کی عبادت کے لئے حاضر رکھو اور اوسکو وسوسون سے خالی رکھو اور اسبات پر نظر ڈالو کہ کسی کے حضور مین کھڑے ہو اور کسی سے مناجات کر رہے ہو اور اپنے مالک کی عبادت ایسے دل سے کرنے پر شرماؤ جو اوس سے غافل رہے اور دنیاوی وساوس اور نفسانی خواہشات سے بھرا ہو - اور یہہ سمجھو کہ خدا تمہارے دلی کیفیات پر مطلع ہے اور تمہارے قلب کو دیکھہ رہا ہے - اور خدا کی درگاہ مین تمہاری نماز کی مقبولیت بقدر

تمھارے دلی خشوع وخضوع وعجز ونیاز کے ہوتی ہی اس لئے نماز ایسے
خشوع وخضوع کے ساتھہ ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھہ رہے ہو۔ کیونکہ تم
اگر اوسکو نہین دیکھتے تو وہ تمکو دیکھتا ہی۔ اور اگر اسوجہ سے کہ تم خدا کے
جلال کی معرفت سے قاصر ہو نماز مین تمکو حضور قلب میسر نہین ہوتا اور
تمھارے اعضا تمھارے قابو مین نہین رہتے تو یہہ خیال کرو کہ ایک
صالح آدمی جو تمھارا بزرگ ہی تمھاری نماز کی کیفیت معلوم کرنیکی غرض سے
تمھاری طرف دیکھہ رہا ہی جب یہہ خیال کروگے تو تمھارا دل حاضر اور
تمھارے اعضا ساکن ہو جائینگے اب اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے
کہو کہ اے نفس بدکار کیا تو اپنے خالق اور مالک سے اسبات پر
نہین شرماتا کہ جب تو نے اوس بات کا خیال کیا کہ اوس کے بندونمین
سے ایک ذلیل بندہ جسکے ہاتھہ مین نہ تیرا نفع ہی نہ نقصان تیری طرف
دیکھہ رہا ہے تو اعضا متوافع ہو گئے اور نماز اچھی طرح سے ادا کی گئی
پس بڑے غضب کی بات ہی کہ تو یہہ جانتا ہے کہ خدا دیکھہ رہا ہی
اور پھر خضوع اور خشوع نہین کرتا۔ کیا تیرے نزدیک خدا تعالے کا
رتبہ اوسکے بندون سے بھی کمتر ہی دیکھہ یہہ کس درجہ کی سرکشی ہی

اور کیسا کچھ جہل ہی اور کیسا بڑا ظلم۔ غرضکہ ان خیالات اور حیلون سے قلب کا
علاج کرے تاکہ وہ نماز مین حاضر رہے اور دولت حضور قلب میسر ہو
کیونکہ نماز کا اسی قدر حصہ کار آمد ہے جو سوچ سمجھ کر ادا کیا گیا ہو اور
جو حصہ کہ سہو اور غفلت کے ساتھ ادا ہوا ہو وہ استغفار اور کفارہ
کا محتاج ہی۔ جب قلب کو حاضر کر چکے تو تنہا فرض نماز کے لئے پہلے اقامت
کہے۔ اگر جماعت کے ساتھ ہو تو اذان اور اقامت ہر دو (منفرد شخص
کے لئے اذان کا مستحب ہونا اس لئے ہی کہ اذان سے صرف اعلان
مقصود ہی۔ تنہائی مین سوائے اپنی ذات کے دوسرے پر اعلان کا
موقع ہی نہین ہی تو پھر اذان کی ضرورت ہی کیا۔ یہ امام شافعی کا قدیم
قول ہی مگر صحیح یہہ ہی کہ منفرد کیلئے بھی اذان کا کہنا مستحب ہی۔ لیکن فرق
یہہ ہی کہ جنگل و صحرا ہو تو پکار کر کہے ورنہ آہستہ) پھر نیت اوس نماز
کی کرے کہ جسکا ادا کرنا مقصود ہی (بہ تعین وقت۔ خواہ فرض ہو یا
سنت یا قصر وغیرہ۔ مقتدیون کو اقتدا کی نیت بھی چاہئے۔ استحضار
صلوۃ کے ساتھ۔ استحضار دو قسم پر ہی حقیقی اور عرفی۔ استحضار حقیقی
وہ ہی کہ نماز کی ترکیب بہ تفصیل اجزا پیش نظر رہے۔ یعنے ہر ایک جز کا

یکے بعد دیگرے مستحضر رہنا ضرور ہی۔ استحضار عرفی وہ ہی کہ بہ ہیئت اجتماعی
نماز کی ترکیب مستحضر رہے۔ چونکہ نماز نیت کے ساتھ مقترن ہی لہذا مقارنت
بھی دو قسم پر ہی حقیقی اور عرفی۔ مقارنت حقیقی وہ ہی کہ اداے صلوۃ کا
خیال شروع تکبیر سے ادا تک برابر رہے۔ کسی جزء مین غفلت نہو۔ مقارنت
عرفی وہ ہی کہ تکبیر کی کسی ایک جزء کے ساتھ اقتران ہو) یعنے یہ نیت
کرے کہ مین اسوقت کی مثلاً نماز ظہر اللہ کیلئے پڑہتا ہون تکبیر کے وقت
یہ نیت دل مین ہو اور تکبیر سے فارغ ہونے کے قبل دل سے محو نہو جاے
نیت کے بعد رفع یدین شانون تک کرے باین طور کہ ہاتھ اور انگلیان
بحالت معمولی کہلے رہین۔ ضم اور تفریج مین کوی تکلف نہو۔ بہرحال دونون
ابہام کان کے لو تک پہونچین اور سر انگشت کان کے اوپر تک۔
ہتیلیان کہنیون کے محاذی ہون جب ہر چیز اپنے اپنے جگہہ پر پہونچ
جاے تو تکبیر اولی کہین۔ اور آہستگی کے ساتھ ارسال کرین رفع یدین
اور ارسال مین تعجیل نکیجاے اور دہنے بائین طرف بھی نہ مڑین۔ ارسال
سینہ پر تمام کیا جاے۔ جب سینہ پر ہاتھہ رکھین تو سیدہا ہاتھ بائین ہاتھ
پر ہو۔ خنصر و ابہام سے بایان پہونچا تہا ما جاے۔ دوسرے انگلیان

پہونچے پر کہلی ہوی رکہین اور تکبیر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اور پہر وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑہے۔ اور اسکے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہہ کر سورہ فاتحہ شروع کرے مگر اسے تشدیدات کا خیال رہے کیونکہ حرف مشدد کو جب تخفیف کے ساتھ پڑہا جاے تو ایک حرف ساقط ہو جاتا ہی۔ ضاد اور ظا کے تلفظ مین بھی جہد بلیغ کیا جاے۔ کہ تبدیل حرف سے قرات باطل ہو جاتی ہے اور لفظ آمین کو ولا الضالین سے نہ ملاوین اگر تنہا نماز ہو تو صبح۔ مغرب اور عشا مین پہلے دو رکعت جہر کے ساتھ ادا کرین اگر ماموم ہو تو جہر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ امام خود جہر سے پڑہ لیگا صبحکی نماز مین سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل اور مغرب مین قصار مفصل ظہر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہا کرے۔ طوال مفصل مین سورہ حجرات سے ق۔ والمرسلات وغیرہ داخل ہین۔ اور قصار مفصل مین والضحی سے آخر قرآن تک کوی سورت بھی ہو۔ اوساط مفصل مین والسماء ذات البروج یا کوی دوسری

سورۃ جواسکے مساوی ہو۔ اگر سفر ہو تو نماز صبح مین قل یاایھا الکافرون
قل ھواللہ احد پڑہے ضم سورہ کے بعد قبل از تکبیر رکوع کے بقدر
سبحان اللہ وتقہ افضل ہے۔ حالت قیام مین سر جہکا رہے اور نظر
مصلے پر ہو کہ یہہ حضور قلب کا باعث ہی سید ہے یا بائین طرف ملتفت
نہو۔ پہر رکوع کیلئے تکبیر کہے اور رفع یدین بطریق مذکور کرے۔ تکبیر کو
اسقدر کہینچے کہ انتہاے رکوع تک پہونچ جاے (تاکہ کوئی جز نماز کا ذکر
الٰہی سے خالی نہو) رکوع مین ہتیلیون کو گہٹنون پر رکہے۔ انگلیان کہلی
رہین دونون گہٹنون کے درمیان (بقدر ایک بالشت کے) فرق ہو۔
پشت اور گردن اور سر کو ایسا برابر کر دے کہ ایک سطح مستوی معلوم ہو۔
کہنیان پہلو سے جدا رہین۔ مگر عورتون کو اسکے خلاف کرنا چاہئے۔
رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے۔ اگر منفرد ہو تو سات یا دس بار
تک بھی تسبیح کا زیادہ کرنا مستحسن ہے پہر سر اوٹھاے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ کہتے ہوے رفع یدین کرے۔ جب پورا قیام ہوے تو رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ
کہے نماز صبح کے رکعت ثانی کے رکوع کے اعتدال مین قنوت پڑہے

پھر تکبیر کہتے ہوے سجدہ کرے مگر اس تکبیر مین رفع یدین کی ضرورت
نہین ہے۔ ترکیب سجدہ کی یہہ ہے کہ پہلے دونون گھٹنے زمین پر رکھے
پھر دونو ہاتھ پھر پیشانی رکھے مگر سب اپنے اپنے حال پر کھلے ہوے
ہون ناک بھی پیشانی کے ساتھ زمین کو لگا دے۔ کہنیان پہلو سے جدا
رہین۔ پیٹ کو رانون کے ساتھ نہ ملا دے۔ مگر عورتون کو اسکا خلاف
کرنا چاہیئے۔ ہاتین زمین پر اسیقدر فاصلہ سے رکھین جو کاندھون کے
محاذی ہون۔ دونون بازو زمین پر نہ بچھا دئے جائین۔ سجدہ مین تین
بار سبحان ربی الاعلی کہے اگر منفرد ہو تو سات سے دس تک بھی زیادتی
تکبیر مین ہوسکتی ہے۔ پھر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوے سر اوٹھا دے
یہان تک کہ تعدیل جلسہ کی ہو جاے۔ جلسہ مین بائین پیر پر تکیہ کرکے
بیٹھے اور سیدھا پاؤن کھڑا رہنے دے۔ دونون ہاتھون کو دونون
رانون پر رکھے۔ انگلیان کھلے رکھے اور کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ۔ پھر اسیطرح دوسرا
سجدہ کرے۔ علی ہذا ہر رکعت مین جلسہ وغیرہ کے اعتدال کا لحاظ
رہے پھر قیام کیلئے دونون ہاتھ زمین پر رکھکر اس ترکیب سے

اوٹھے کہ دونون پاؤن برابر اوٹھین تقدیم و تاخیر نہو اسیطرح ہر رکعت
ادا کیجاے۔ مگر رکعت ثانیہ کے ابتدا مین بھی تعوذ کا اعادہ مسنون
ہی جب رکعت ثانیہ کے بعد تشہد پڑہنے کے لئے بیٹہے تو سیدہا ہاتھ
سیدہے گہٹنے پر رکہے سوا ے ابہام اور انگشت کے کل انگلیان بند رہین
اور الا اللہ کہنے کے وقت انگشت شہادت کو اوٹہائین۔ مگر کچہ ایک اما
کے ساتہ۔ تاکہ سمت قبلہ سے خارج نہوجاے۔) بایان ہاتہ کہلے ہوے
انگلیون کے ساتہہ بائین گہٹنے پر رکہے اور بائین پیر پر زور دیکر بیٹہے
تشہد کے آخر مین بعد درود کے دعاے ماثورہ پڑہے۔ اور بعداز
فراغ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ دو مرتبہ دونون طرف کہہ کر اسطرح
منہ پہیرے کہ رخسارون کے سپیدی دکہای دے۔ سلام کیوقت
نیت خروج از صلوۃ کی چاہئے۔ اور نیز جانبین کے ملائکہ اور مسلمانون
پر سلام کی نیت کیجاے۔ خشوع اور حضور قلب۔ ترتیل قرارت فہم معنی
کے ساتہہ بہت ضروری ہے۔ کہ یہہ عماد الصلوۃ کہلاے جاتے ہین
حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نماز مین حضور قلب
نہو تو وہ عقوبت کے قریب ہی۔ جناب رسالت مآب صلعم فرماتے ہین

کہ جب آدمی نماز پڑہتا ہے تو اسکا چہٹا حصہ یا دسوان حصہ نہین لکہا جاتا بلکہ صرف اوسیقدر لکہا جاتا ہے جسقدر کہ اوس نے سمجہا۔

## آداب امامت

امام کو چاہئے کہ بلحاظ حالات اہل جماعت کے چہوٹی چہوٹی سورتین نماز مین پڑہا کرے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جسطرح مین نے اختصار اور تکمیل کے ساتھ جناب رسالتمآب صلعم کے پیچہے نماز پڑہی ہے ایسی کسی کے ساتھ نہین پڑہی۔ بہرحال جب صفین برابر ہوجائین اور موذن اقامت سے فارغ ہوے تو امام بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہے مقتدی کو صرف اسقدر آواز سے تکبیر کہنا چاہئے جو وہی سنے امام کو امامت کی نیت بھی کرنی چاہئے تاکہ اوسکا ثواب ملے۔ اگر نیت نہ کی ہو تو نماز تو صحیح ہوجائیگی مگر صرف منفرد کی سی نماز ہوگی۔ مقتدیون نے اگر اقتدا کی نیت کی ہے تو انکو ثواب اقتداء کا بھی حاصل ہوجائیگا۔ امام کو بھی چاہئے کہ مثل منفرد کے اپنی نماز کو دعاء استفتاح اور تعوذ سے شروع کرے۔ صبح مغرب عشا مین پہلے دو رکعت جہر پڑہے اور لفظ آمین بھی جہر کہے

اسیطرح مقتدی بھی۔ مگر مقتدی کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ ہی خود بھی
آمین کہے تقدیم و تاخیر نہو۔ امام کو چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تھوڑا سا
سکوت کرے۔ تاکہ مقتدی بھی نماز جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ لیوے
اگر امام کی آواز سنی نہ آئے تو مقتدی کو سورہ پڑھنے کی بھی ضرورت ہے
امام کو تحیات رکوع و سجود مین تین بار سے زاید نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور
تشہد اول مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد کچھ نہ پڑھے دو رکعت ثانی
مین صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کرے۔ بلحاظ جماعت کے تشہد کے آخر
مین دعا طول نہ پڑھے۔ سلام کے وقت امام کو یہہ نیت کرنی چاہیے کہ
یہہ سلام مقتدیون کے جانب ہی۔ اور مقتدیون کو جواب سلام امام کی
نیت کرنی چاہیئے۔ بعد سلام کے تھوڑا توقف کرے۔ اور مقتدیون کے
مقابل بیٹھے اور ٹھہرا رہے تاکہ اگر جماعت مین عورات ہون تو وہ چلی جاین
امام اپنی جگہ سے جب تک نہ اوٹھے مقتدیون کو بھی انتظار کرنا چاہیئے
امام سیدھے یا بائین جسطرف سے چاہے جا سکتا ہے مگر افضل یہہ ہے
کہ سیدھے طرف سے جاوے۔ قنوت صبح مین امام صرف اپنی ہی خصوصیت
نکرے بلکہ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا کہے یعنے بصیغہ جمع۔ امام دعاء قنوت پڑھنے

کیوقت ہاتھ اوٹھانے کی ضرورت نہین ہے (لیکن یہہ قول ضعیف ہے۔ صحیح یہہ ہی کہ ہاتھ اوٹھانا چاہیئے) بقیہ قنوت یعنے انک تقضی ولا یقضی علیک سے مقتدی آہستہ پڑھ لے۔ مقتدی کو چاہیئے کہ جماعت کے ساتھ کھڑے رہے اگر تنہا ہو تو کسیکو اپنے ساتھ لے لیوے مگر رکعت باندھنے کے بعد۔ مقتدی کو کوی فعل امام کے پہلے یا اوس کے ساتھ ساتھ نکرنا چاہیئے۔ مثلاً جبکہ امام پوری رکوع مین پہونچ جاے تو اوسوقت قصد رکوع کا کرے علی ہذا سجدہ مین بھی۔

## آداب جمعہ

جمعہ عید المؤمنین ہی یہہ مبارک دن اس امت کے خصوصیات مین ہی اس متبرک روز مین ایک ساعت مبہم ایسی ہے کہ اوسوقت جو حاجت خدا سے مانگی جاے فوراً مقبول ہوگی۔ پنجشنبہ ہی سے جمعہ کا اہتمام کرنا چاہیئے جیسے کپڑون کی صفائی وغیرہ۔ کثرت تسبیح و استغفار اس قسم کے افعال تو پنجشنبہ کے عصر سے اختیار کئے جائین کیونکہ پنجشنبہ کے عصر کے بعد بھی ایک ایسی ساعت ہی کہ جسکے فضیلت ساعت مبہمہ جمعہ کے برابر ہے۔ جمعہ کا روزہ بھی افضل ہے۔ علی ہذا پنجشنبہ اور شنبہ کا

کا روزہ بھی مطلب یہہ ہی کہ صرف جمعہ کا ایک روزہ نہ رکھا جاے بلکہ اسکے
ساتھہ دوسرا روزہ بھی رکھے کیونکہ حدیث مین اوسکا امتناع ہی۔ قَالَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُمْ اَحَدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَہٗ
اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ رواہ شیخان بعد طلوع کے غسل کرے۔ یہہ غسل
ہر ایک مکلف پر واجب ہی۔ اور سپید کپڑے پہنین کیونکہ سپید کپڑا
خدا کو مرغوب ہی۔ حسب مقدور خوشبو بھی لگاوین۔ سر مونڈا وین
ناخن اور لب لین۔ مسواک کرین۔ علی الصباح جامع مسجد مین جائین کہ
مسجد مین بیٹھنے سے انسان کی طبیعت مین سکون پیدا ہوجاتا ہی اور
آدمی عبث افعال سے بچ سکتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جس نے
پہلی ساعت مین مسجد مین داخل ہوا گویا اوس نے ایک اونٹ قربانی
دی۔ اور جو دوسری ساعت مین گیا ایک بکرا قربانی دیا۔ اور جس نے
تیسری ساعت مین داخل ہوا اوس نے ایک گوسپند شاخدار قربانی
کیا اور جس نے چوتھی ساعت مین گیا اوس نے ایک مرغ قربانی کیا
اور جس نے پانچوین مین گیا اوس نے ایک بیضہ دیا۔ جب امام
منبر پر چڑہے تو ملائکہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیتے ہین اور قلم بہینک

دیتے ہین - اور اس مبارک وقت مین وہ خود بھی منبر کے پاس خطبہ
سننے کے لئے جمع ہو جاتے ہین - جو شخص جسقدر پہلے نماز کو جائیگا اوسقدر
اوسکا مرتبہ اللہ کے پاس زاید ہوگا - پہلی صف مین شریک ہونا بہتر ہی لیکن
جب لوگ جمع ہو جائین تو دوسرون کو دہکا دیتے ہوے نہ جاے اگر
کوئی نماز پڑہتا ہو تو اوس کے سامنے سے بھی نہ جاے - کسی دیوار یا ستون
کے قریب بیٹھین تاکہ دوسرے لوگ اپنے سامنے سے بھی جانے نپائین
جب مسجد مین داخل ہون تو بدون نماز تحیہ مسجد پڑہنے کے نہ بیٹھین -
مستحسن یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑہے
کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اسکا عادی ہوگا وہ ضرور
جنتی ہے - امام اگر خطبہ بھی پڑہتا ہو تب بھی تحیہ مسجد ادا کرے - مسنون یہ ہے
کہ ان چار رکعتون مین سورۂ انعام - کہف - طٰہٰ اور یٰسٓ پڑہا کرے
اگر اسکا پڑہنا ناممکن ہو تو سورۂ یٰسٓ - دخان - الم سجدہ - سورۂ ملک پڑہے
ان آخر صورتون کا جمعہ کے شب مین پڑہنا بہت ہی احسن ہے - بصورت
مجبوری سورۂ اخلاص اور کثرت سے درود شریف پڑہا کرے - خطبہ بادب
خاموش بیٹھکر سنے - اور اوس کے مضامین سے متاثر ہو اگر دوسرون کو

گفتگو سے منع کرنے کی ضرورت ہو تو اشارہ سے منع کرے الفاظ سے منع نکرے کہ فعل عبث ہی اور فعل عبث کے ارتکاب سے جمعہ باطل ہوجاتی ہے۔ یہی مضمون حدیث شریف مین بھی وارد ہے۔ بہرحال فرض نماز جمعہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑہے اور اوسوقت تک گفتگو نکرے۔ اسکی برکت سے امید ہی کہ دوسرے جمعہ تک آفات سے محفوظ رہے۔ اور شیطان کا تسلط اوسپر نہو۔ اس کے بعد یہہ دعا پڑہے یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ جمعہ کے بعد دو یا چار یا چہہ رکعت ضرور پڑہے مگر دو گانہ دو گانہ۔ کہ سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ سے اسباب مین (رکعتون کی تعداد مین) مختلف روایات آئے ہین۔ نماز جمعہ کے بعد عصر یا مغرب تک مسجد ہی مین رہنا افضل ہی۔ جب تک ٹہہرے رہے اوس ساعت مبہمہ کے حصول کے بھی خواستگار رہین جسکی فضیلت مذکور ہوچکی ہی۔ قبل از نماز جمعہ کے فضول اور بیکار لوگون کا مسجد مین جمع ہونا بھی منع ہی لیکن بتعلیم و تعلم علم نافع کے لئے جمع ہون تو مضایقہ نہین۔ طلوع و غروب آفتاب

زوال آفتاب - اقامت - امام کے منبر پر چڑھنے کے وقت - اور جب سب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہون اکثر دعا کیا کرے کہ ان اوقات مین اوس ساعت بہبہ کے وقوع کا احتمال ہے جمعہ کے روز کچھ صدقہ بھی دیا جاے - اگرچہ کم ہو - اقلاً ہفتہ مین ایک روز صرف نیک کامون کے لئے مخصوص کر دیا جاوے -

## آداب صیام

صرف ماہ رمضان ہی کے روزون پر اکتفا کرنا نہ چاہئے بلکہ نفل روزے بھی رکھنا چاہئے کہ وہ بمنزلہ راس المال کے ہین اور یہ بمثابہ نفع کے جس سے فردوس مین درجات عالیہ حاصل ہوتے ہین جو لوگ روزہ نہ رکھین گے وہ روزہ دارون کے مراتب کو دیکھہ کر حسرت کرینگے عرفہ کا روزہ (غیر حاجی کو) یوم عاشورہ کا روزہ - عشرۂ اول ذیحجہ محرم - رجب اور شعبان مین روزہ رکھنا بہت ہی ثواب کا باعث ہی اور اس کے فضایل بے شمار ہین اور وہ جو شہور حرام مین روزہ رکھنے کے فضایل مرقوم ہین اوس مین یہہ چار مہینے داخل ہین ذیقعدہ ذیحجہ محرم رجب اور ہر مہینے مین تین روز یعنے پہلی پندرہوین سلخ کا روزہ

رکھے۔ اور نیز ایام بیض مین۔ ایام بیض مین یہہ تاریخات شامل ہین
تیرہوین چودہوین پندرہوین۔ ہر مہینے کے۔ اور ہر ہفتہ مین دوشنبہ
پنجشنبہ جمعہ کا روزہ رکھنا نہایت ہی افضل ہے۔ ہر مہینے کے پہلی
تاریخ کا روزہ اوس مہینے کے تمام سیئات کو مٹا دیتا ہے اور باقی روزے
سال بھر کے عفو گناہ کے باعث ہین۔ روزہ کے معنی صرف کھانا پینا
چھوڑ دینا نہین ہے۔ بلکہ تمام جوارح کے حفاظت بھی مقصود ہی۔ کیونکہ
حدیث شریف مین وارد ہی۔ کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ
وَالْعَطَشُ اکثر روزہ دار تو ایسے ہین کہ اونکو روزہ سے بھوکے اور
پیاسے رہنے کے سوائے کوی فائدہ بھی نہین ہے۔ پس روزہ کی
حالت مین آنکھہ کو نظر شہوت سے بچاوے۔ اور زبان کو لغویات
سے۔ اور ایسی آواز اپنی کانون سے نہ سنے کہ جسکا سننا حرام ہو
اسیطرح سب اعضا کی نگہبانی کرنی چاہیئے حدیث شریف مین وارد
ہی کہ پانچ چیزون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جھوٹھ کہنے سے غیبت
سے۔ نمامی سے۔ جھوٹھی قسم سے۔ نظر شہوت سے۔ اور نیز وارد
ہی کہ روزہ برائیون سے بچنے کے لئے ہی۔ لہذا حالت صوم مین

فحش کلام۔ فسق اور افعال جہال کا ارتکاب۔ جیسے تمسخر وغیرہ نہ کیا کرے
بلکہ اگر کوئی شخص لڑنے یا گالی دینے کا قصد کرے تو کہے کہ مین روزہ دار
ہون۔ افطار حلال چیز سے ہو۔ اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ کیونکہ
روزہ سے مقصود تو یہہ ہے کہ قوای شہوانی ضعیف ہون اور تقوی
کی رغبت ہو۔ برخلاف اسکے اگر معمول سے زاید کہاے تو پہر روزہ
سے جو مقصود ہی وہ مفقود ہو جائیگا۔ خوب سیری سے کہانا اگرچہ
طعام حلال ہو غضب آلہی کا باعث ہی کہ اس سے فساد کا احتمال ہے
پس جب سیری سے کہایا جاوے تو ایسا روزہ کیونکر مقبول ہوسکتا ہی
بہرحال جبکہ روزہ کی حقیقت پر اطلاع ہو چکے تو لازم ہی کہ جہانتک
ممکن ہو زیادہ روزہ رکہا کرے کہ اساس عبادت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ حَسَنَۃٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ
ضِعْفٍ اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّہٗ لِیْ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ حضرت رسالت مآب فرماتے ہین
کہ جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب دس گونہ
سے سات سو تک ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا
دونگا۔ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ

فَمُ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ۔ جناب رسالت مآب صلعم فرماتے ہین کہ قسم ہی اوس پروردگار کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ روزہ دار کے منھ کی بو خدا کے پاس بوی مشک سے زیادہ پسندیدہ ہی۔ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا یَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِیْ فَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ۔ جناب باری عزاسمہ سے ارشاد ہوتا ہی کہ جبکہ کہانا پینا اور لذت شہوانی روزہ مین میری خوشنودی کیلئے ترک کئے جاتے ہین تو یہہ عمل خاص میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا دونگا ۔ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ بَابٌ یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ ۔ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جنت مین ایکدروازہ ہے کہ جسکا نام ریان ہی اوس مین کوی داخل نہوگا مگر روزہ دار۔

## قسم ثانی اجتناب معاصی کے بیان مین

امور دینی دو قسم پر منقسم ہین ایک وہ جو ترک مناہی سے متعلق ہین دوسرے کہ طاعات سے عبادت کرنا تو آسان ہی مگر مناہی سے بچنا بہت مشکل ہے کہ خاص صدیقین کا حصہ ہی ۔ چنانچہ جناب رسالتمآب

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّوْءَ وَالْمُجَاهِدُ
مَنْ جَاهَدَ هَوَاهُ یعنے مہاجر وہ ہی جو بُرے افعال کو چھوڑ دے
اور مجاہد وہ ہی جو اپنے خواہشات کے ساتھ مقابلہ کرے یہہ تو
ظاہر ہے کہ تمام اعضا نعمات الٰہی مین سے ہین اور اوس کے امانت
ہین پس اللہ تعالی کی نعمت و امانت کو برے افعال مین لگانا کفران نعمت
اور خیانت ہی۔ اعضا بمنزلہ رعیت کے ہین انکی نگہبانی کرنی چاہیئے۔ اگر
حاکم رعیت کی حفاظت نکریگا تو باز پرس مین مبتلا ہوگا۔ اور یہہ بھی ہے کہ
ہر ایک عضو اپنے اپنے کردار کے قیامت مین۔ ایسے صاف اور صریح
الفاظ مین گواہی دیگا کہ جس سے نہایت شرمندگی ہوگی۔ چنانچہ قرآن
شریف مین آیا ہی یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ۔ اوس دن گواہی دینگے زبانین اور ہاتھ پاؤن اون افعال کے
جو ان سے سرزد ہوے ہون اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا
اَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ آج اونکی زبانون پر مہر کردی
جائیگی خود اونکے ہاتھ پاؤن اپنے اپنے افعال کی گواہی دینگے۔ اسلئے
ہر ہر عضو کی حفاظت ضرور ہے خصوص ان سات اعضاؤن کی

یعنے آنکھہ - کان - زبان - شکم - فرج - ہاتھہ - پاؤن کی - دوزخ کے سات دروازے ہین ہر ہر دروازہ کے لیئے عاصیون کی ایک ایک گروہ خاص ہے - عاصیون سے یہان وہ گناہ گار مقصود ہین کہ جنکے اعضاے متذکرہ سے گناہ سرزد ہوے ہون - شارح نے لکہا ہے کہ اول مرتبہ اہل توحید دوزخ مین داخل ہونگے اور بقدر گناہ معذب ہونگے اور نجات پائینگے دوسرے درجہ مین نصاری - تیسری درجہ مین یہود - چوتھے درجہ مین صابئین - پانچوین درجہ مین مجوس - چھٹے درجہ مین مشرکین - ساتوین درجہ مین منافقین - انتہی اب اعضاے سبعہ کے فواید پر غور کرو -

۱ آنکھہ اسواسطے دی گئی ہین کہ اندہیرے مین رہبری کرین - انصرام حوایج مین مدد دین عجائبات آسمان وزمین کو دیکہین اور عبرت حاصل کرین پس اوسکی حفاظت خاصہ چار چیز سے ضرور ہی - غیر محرم کا دیکہنا - خوبصورت کو بری نگاہ سے دیکہنا - مسلمان کو بنظر حقارت دیکہنا - مسلمان کا عیب دیکہہ کر ظاہر کرنا -

۲ کان - اسلئے دئے گئے ہین کہ خدا و رسول کے کلام کو سنین کہ جس سے نجات ہو اور بزرگون کے اقوال سنین - نہ یہہ کہ راگ یا غیبت

وفحش اور لغو باتون اور برائیون کے سننے مین اسکو صرف کردین اور صرف یہہ خیال نکرین کہ قایل ہی گنہگار رہے بلکہ مستمع بھی شریک گناہ ہی۔

۳ زبان اسلئے دی گئی ہی کہ اللہ کا ذکر کرین قرآن پڑہین لوگون کو ہدایت کرین۔ امور دنیوی اور دینی مین اوس سے مدد لین۔ برخلاف اسکے اکثر برایان زبان سے ایسی پیدا ہوتی ہین کہ جس سے بلاشک انسان دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ جیسے کذب۔ قذف۔ دشنام۔ نمامی وغیرہ جو شخص بیہودہ اور تمسخر آمیز کلمات کہنے کا عادی ہے محض اس لحاظ سے کہ لوگ اوسکی باتون کو سنکر ہنسا کرین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔ روایت ہی کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین (معرکہ جنگ مین) شہید ہوا تو ایک دوسرے شخص نے کہا ہَنِیْئًا لَہٗ بِالْجَنَّۃِ یعنے مبارک ہو جنت اسکو۔ تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بات تجھکو کیونکر معلوم ہوی کہ وہ جنتی ہے۔ شاید کہ وہ ایسے کلام کا عادی ہو کہ جو جنت مین داخل ہونیکے مانع ہو۔ یعنے لغو اور فضول پس زبان کو آفت چیزون سے بچانا چاہیے۔

(۱) جھوٹ بولنے سے۔ گو تمسخراً ہی کیون نہو کیونکہ کذب امہات کبایر سے

ہی اس سے اوسکا اعتبار ساقط ہو جاتا ہی آدمی لوگون کے نظر سے گر جاتا ہے۔ اگر جھوٹ کی بُرائی معلوم کرنا چاہو تو کسی جھوٹ بولنے والیکو دیکھو اور پھر خیال کرو کہ اوس سے تمکو کیسی نفرت ہوتی ہی جب تمہارا یہہ حال ہی تو اس سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ اگر تم مین بھی جھوٹ بولنے کی عادت ہو تو تمکو بھی لوگ ایسی ہی کراہت کی نظر سے دیکھینگے۔

(۲) وعدہ خلافی مت کرو جب وعدہ کرو تو اوسکے وفا کا ضرور خیال رکھو بلکہ اصلی احسان تو وہ ہی جو بلا افشا ہو۔ اگر کبھی بضرورت شدید یا مجبوری خلاف وعدگی ہوگئی ہو تو خیر ورنہ یہہ نفاق کی علامت ہی اور بدترین خصایل سے ہی۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَھُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ خَلَفَ وَاِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ تین خصلتین جس مین ہونگے وہ منافق ہی اگرچیکہ وہ شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے ایک تو جھوٹ بولنا دوسرا خلاف وعدگی۔ تیسرا امانت مین خیانت کرنا

(۳) غیبت بڑی بلا ہی اس سے بچنا چاہیئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ تیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی غیبت کرنا بدتر ہی۔ غیبت کی معنی

یہہ ہے کہ کسی انسان کا غائبانہ اسطرح ذکر کرنا کہ جسکے سُننے سے اوسکو تکلیف پہونچے۔ غیبت مین دو برائیان ہین ایک تو یہہ کہ جو بات غائبانہ کہی جاے گو وہ سچی ہو تب بھی غیبت کے معنی مین داخل ہے۔ دوسرا یہہ کہ اگر وہ بات اوس مین نہو تو گویا بہتان ہے۔ سب سے بدتر غیبت نمایشی ہے یعنے مطلب کو ایسے پیرایہ مین بیان کرنا کہ جس سے اپنی عفت اور پاکبازی ظاہر ہو اور دوسرون کی برائی۔ مثلاً یون کہنا کہ (اصلحہ اللہ) خدا فلانے شخص کا بھلا کرے کہ جس نے میرے ساتھ اس قسم کی برائی کی خدا ہمکو اور اوسکو ایسی برائیون سے بچاوے۔ یا اسکے مماثل جو کچھ ہو۔ اس مین بھی دو قسم کے برائیان ہین ایک تو غیبت اور دوسرا اپنی ستایش اگر مقصود اصلحہ اللہ سے محض دعا ہو تو پوشیدہ ہونا چاہیے تاکہ کسیکی بدنامی نہوے یا سے غیبت کے نسبت جو زجر کہ قرآن مجید مین وارد ہی وہ انسان کے عبرت کے لیے کافی ہی قولہ تعالی وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ۔ غیبت نہ کرے کوی شخص کسیکی۔ کیا تم مین سے کوی شخص اپنا کو

دوست رکھتا ہی کہ اپنے بھائی کا گوشت کہاے درانحالیکہ وہ مرا ہوا ہو۔
پس کراہت کروگے تم اوس سے۔ اس تشبیہ سے مقصود یہہ ہی کہ غیبت
سے انسان کے دل کو ویسی ہی تکلیف پہنچتی ہے جیسا کہ گوشت کو جسم سے
جدا کرنے سے بہرحال غیبت سے سخت احتراز کرنا چاہئے۔ غیبت سے
بچنے کا عمدہ ذریعہ یہہ ہے کہ انسان اپنی مصائب ظاہری اور باطنی پر
غور کرے اور سمجھے کہ جو اسباب خود اپنی خرابی کے باعث ہین وہی دوسرے
کے لئے بھی ہین پس جبکہ کوی شخص اپنی فضیحت کو گوارا نہین کرتا ہے تو
دوسرے کے اظہار عیوب سے بھی محترز رہنا چاہئے۔ بلکہ اگر تم کسیکی
عیب پوشی کروگے تو تمہارے عیبون کو خدا چھپاویگا۔ اگر تم دوسرے
کو رسوا کروگے تو اوسکے بدلے مین خداوند عالم تمکو دین و دنیا مین رسوا
اور شرمسار کردیگا۔ اگر انسان کو اپنا ظاہری یا باطنی کوی عیب ہی
نہ معلوم ہو تو سمجھہ لیا جاوے کہ یہہ حماقت کی علامت ہی اور کوی عیب
حماقت سے بڑھکر نہین ہے۔ اگر خدا کو تمہاری بھلای منظور ہو تو وہ تمکو
تمہارے عیبون پر مطلع کرادیگا۔ اس صورت مین اپنے آپ کو بے عیب خیال کرنا عبادت
جہل ہی۔ بالفرض اگر کسی میں کوی عیب دینی اور دنیوی نہو تو اوسپر لازم ہی کہ اس نعمت کا شکر

شکر بجا لائے نہ یہہ کہ اوگون کی عیب چینی اور بدگوئی سے سرمایۂ خسران فراہم کرے

(۴) طعن۔ اعتراض خصومت سے احتراز چاہیے۔ کیونکہ اس فعل سے مخاطب کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور اپنی خودنمائی ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے ان امور کے ارتکاب سے مفت اپنے عیش کو تلخ کرنا ہے۔ کیونکہ اگر مخاطب جاہل ہے تو وہ بھی فوراً بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاویگا اور اگر سلیم الطبع ہے تو اوسوقت ٹال جائیگا۔ مگر اوسکے دل مین برای رہیگی اور ضرور کبھی نہ کبھی نقصان پہونچائیگا۔ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُبْطِلٌ بُنِیَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِیْ اَعْلَی الْجَنَّۃِ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوسرے کی بات کاٹنے اور جھگڑا کرنا چھوڑدے اوسی حالت مین کہ وہ باطل پر ہو خدا تعالی اوسکے لئے وسط جنت مین گھر بنا دیگا اور جو دوسرے کی بات کاٹنے اور جھگڑا کرنا ترک کرے اوس صورت مین کہ وہ حق پر ہو تو خدای تعالی اوسکے لئے اعلاء جنت مین جگہہ دیگا۔ ایسے موقع مین شیطان کے فریب سے بھی بچنا چاہیئے کہ وہ اکثر اسبات کی ترغیب دیتا ہے کہ سچی بات

کے ظاہر کرنے مین تامل کیا جاے گو یہہ سچ ہے مگر وہین تک جبکہ
وہ بطریق نصیحت ہو۔ اگر اسمین بھی نمایش شریک ہوگئی تو شیطان کی
ہنسائی کا باعث ہی۔ جو شخص اس زمانہ کے علماء سے مخالطت پیدا کرے
اوسکی طبیعت مین تو ان امور کا زیادہ تر اثر ہو جاتا ہے یعنے بغیر لڑائی
جھگڑے کے اوسے فرصت ہی نہین ہوتی۔ کیونکہ وہ اسیکو سرمایہ
فضل و کمال سمجھتے ہین۔

(۵) تزکیہ نفس۔ یعنے انسان اپنے آپ کو بطریق ستایش آلایش
دنیوی سے پاک نہ خیال کرے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ
ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی خداے تعالے کا ارشاد ہے کہ تم اپنے نفوس کو
پاک نہ سمجھو۔ وہ تم سے زیادہ جانتا ہے کہ کون زیادہ پرہیزگار ہی۔
ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ وہ کون بات ہی جو سچی ہو مگر بری۔ تو اوسنے
کہا کہ اپنے آپ تعریف کرنے گو سچی ہو۔ خودستائی مین دو قباحتین
اور بھی ہین ایک تو یہہ کہ آدمی ابناے جنس مین ذلیل ہو جاتا ہی
دوسرا خدا کے پاس گنہگار۔ خود بینی کی بُرائی تو انسان کو اوسوقت
معلوم ہو سکتی ہی کہ جب وہ دوسرے خود پسندون کو بچشم عبرت

دیکھے - کہ کیسی کراہت طبیعت مین پیدا ہوتی ہی - پس ایسے فعل قبیح کے
ارتکاب سے خود وہ دوسرون کے پاس کیونکر مقبول ہوسکتا ہی
(۶) لعنت سے انسان کو بہت ہی بچنا چاہئے - خواہ کسی انسان کے
نسبت ہو خواہ حیوان واجناس کے جیسی غلہ وغیرہ - اہل قبلہ کے
نسبت شرک وکفر یا منافقی کا اطلاق منع ہے - کیونکہ بندون کے
بہید کا جاننے والا خدا ہے - خدا اور بندون کے درمیان مین
دخل دینا نچاہئے - لعنت کوی ضروری چیز نہین ہی کہ جس سے باز پرس
کا خدشہ ہو بلکہ شیطان پر بھی لعنت کرنے سے سکوت کیا جاے
تو کچھ سوال نہوگا برخلاف اسکے اگر کسی چیز پر لعنت کروگے تو ضرور
مواخذہ عقبیٰ مین گرفتار ہوجاؤگے - خدا کی بنای ہوی چیزون
کے مذمت نکرنی چاہئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جناب
رسالت مآب علیہ افضل التحیۃ والسلام بُرے سے بُرے کہانے کی
بھی کبھی شکایت نہین کرتے تھے بلکہ عادت شریف یہہ تھی کہ اگر رغبت
ہوتی تو تناول فرماتے والا چھوڑ دیتے تھے -
(۷) کسیکے لیئے بد دعا نکرنی چاہئے گو کسی نے ایذا بھی پہنچای

ہو۔ کہ ظالم سے خود خدا سمجھ لیگا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مظلوم اپنے ظالم کے ہلاک کی خواہش کریگا تاکہ اوس مظلمہ کا بدل ہو جاے جو ظالم سے سرزد ہوا تہا۔ اس بدل مین ظالم کا حق مظلوم پر باقی رہ جائیگا۔ جس کا مواخذہ قیامت کے روز مظلوم سے ہوگا۔ بعض لوگون نے حجاج بن یوسف کے نسبت اوس کے ظلم کے لحاظ سے زبان درازی کی ہے اسکی نسبت بھی علماء سلف کا بیان ہی کہ اس زبان درازی کا اون لوگون سے قیامت مین مواخذہ ہوگا گو اوس سے بھی اوس کے ظلم کے نسبت باز پرس ہوگی۔

(۸) تمسخر اور مزاح سے حفاظت لازم ہی۔ یہہ ایسی بُری چیز ہے کہ اس سے بوجہ شرمندگی لوگون کا منہ فق ہو جاتا ہے۔ اور رعب و داب مین فرق پڑجاتا ہی۔ مسخری آدمی سے لوگون کو وحشت ہوتی ہے۔ تمسخر اکثر دلشکنی کا باعث اور خصومت و برہمی مزاج اور قطع محبت کی جڑ ہی۔ دلون مین اس سے حسد کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس سے جہانتک ممکن ہو احتراز کرین بلکہ انسان کو چاہئے کہ اس مضمون پر عمل کرین اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا۔ یعنے کلام لغو سے درگذر و اعر

معروف اور نہی منکر کی ہدایت کرو۔ حقیقت مین یہہ ایک بڑی آفت
کی چیز ہی اس سے زبان کا بچنا بہت ہی دشوار ہی۔ اس سے بچنے کے لئے
عزلت یا خموشی سے بہتر کوی تدبیر نہین ہی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ اکثر منہ مین پتھر رکھا کرتے تھے تاکہ ایسی باتون سے بچین اور
زبان کیطرف اشارہ کرکے فرماتے تھے کہ یہی چیز ہے کہ جس سے
مجھکو اندیشہ ہی جسقدر ہوسکے اسکی حفاظت کرو کہ اس سے بڑھکر انسان کیلئے
کوی مہلک چیز نہین ہی خواہ دنیا مین ہو یا آخرۃ مین۔

۴ حفاظت شکم۔ شبہ اور حرام کہانے سے بچنا چاہئے۔ رزق حلال
کی کوشش کرین جب بقدر ضرورت ملجاے تو تھوڑی پر ہی کفایت کرین
سیری سے کہانا دل کو سخت بنا دیتا ہی۔ قوت حافظہ مین فساد عبادت
اور حصول علم مین کہالت اسیکے بدولت پیدا ہوتی ہی۔ یہی باعث ہیجان
شہوت ہی۔ اسی سے لشکر شیطان کو تقویت پہونچتی ہے۔ جب طعام
حلال کا یہہ حال ہو تو اسے بر حرام خوری۔ جو شخص کہ حرام کہاے
اور عبادت و تحصیل علم مین مشغول ہو تو اوسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوی
شخص سرگین سے گہر بناے۔ اگر آدمی موٹے کپڑے اور کہانے

پر راضی ہوجاوے اور لذات شہوانی کو ترک کردے تو ارتکاب حرام
کی ضرورت نہین ہوتی۔ طلب حلال سے مقصود یہہ ہے کہ تا بہ حد علم حرام
چیز کا ارتکاب نہو اجرت نوحہ۔ قیمت شراب۔ سود۔ آلات لہو یعنے مزامیر
کے ذریعہ سے جو حاصل ہو سب حرام ہی۔ وقف کا مال بغیر شرط واقف
کنندہ کے کہانا حرام ہی۔ طالبعلون کے لئے جو چیز وقف ہو وہ غیر طالب
العلم کیلئے ناجایز ہی۔ مردود الشہادت کے پاس کہانا حرام ہی۔ اور
جو چیز صوفیاے کرام کے نام سے لیجاوی خواہ از قبیل وقف ہو یا نہو
اس مین تصرف حرام ہی۔ مصنف کتاب (امام غزالی رح) نے احیاے علوم
مین اسکی تفصیل ایک خاص باب مین لکھی ہی اگر اس سے زیادہ تفصیل
معلوم کرنی ہو تو احیاے علوم دیکھین کہ معرفت حلال وحرام کے بھی
فرض ہی۔

۵ فرج۔ ارتکاب حرام سے فرج کا بچانا ضرور ہی۔ دیکھو خداوند عالم
کا کیا ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۔ ارتکاب حرام سے آدمی اوس وقت
تک نہین بچ سکتا جب تک کہ وہ اپنی نظر کی حفاظت نکرے اور حسن

وجمال کا خیال دل سے نہ نکالے۔ اور حرام کھانے سے اپنے شکم کو محفوظ نہ رکھے۔ کہ یہ چیزین شہوت کے محرک ہین۔

(۶) ہاتھ مسلمانون کو مارنے اور مال حرام کے لینے سے ہاتھون کو بچانا چاہئے اور نیز مخلوق کو ایذا دینے سے امانت و ودیعت مین خیانت کرنے سے اور مضامین ناجایز کے لکھنے سے بھی اسکی صیانت ضرور ہی۔

(۷) پانون کو حرام کامون کے کرنے کے لئے جانے سے جیسے کسیکی غیبت کرنے اور مسلمان عورتون کا تعاقب کرنے اور پادشاہ ظالم کے دروازہ تک جانے سے پاؤن کو بچائے۔ بغیر ضرورت شدید کے پادشاہ ظالم کے دروازہ تک جانا گناہ کبیرہ مین داخل ہی۔ کہ خوشامد و چاپلوسی مین داخل ہی۔ اور نیز اوس کے ظلم کو ماننا اور اوسکی ترغیب دلانا ہی۔ حالانکہ خداوند عالم نے اسکی ممانعت کی ہی۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ مت رغبت کرو تم اون لوگون کے طرف جو ظلم کرتے ہین تاکہ تمکو دوزخ کے آگ سے گزند نہ پہونچے حدیث شریف مین وارد ہی۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ

صَالِحٍ لِغِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ جو شخص کہ تونگر صالح کی تواضع صرف اوسکی مالداری کے لحاظ سے کرے تو اوس کے دین کا تیسرا حصہ کم ہو جاتا ہی جب کہ تونگر صالح کے تواضع کا یہہ حال ہی تو توانگر ظالم کے تواضع اور خوشامد کا کیا نتیجہ ہوگا۔ الحاصل تمام اعضای انسانی خدا کے نعمت ہین ان سے کوی ایسی حرکت واقع نہونے پاے جو موجب معصیت ہو اور تا بامکان اسبات کی کوشش کیجاے کہ یہہ عبادت الٰہی مین مستعمل ہون۔ اگر کوی شخص اسکا خیال نکرے تو وہ اوس وبال مین مبتلا ہوگا جو ان اعضا کے استعمال ناجایز سے واقع ہو۔ بہرکیف نیکی اور بدی کے نتایج تمہارے ہی لیئے مفید اور مضر ہین خداوند عالم تم سے اور تمہارے اعمال سے مستغنی ہے اوسکو کسی چیز کی پروا نہین ہے۔ بعض لوگ خدا کے رحم وعنایت پر بھروسہ کرکے نیک اعمال کو ترک کر دیتے ہین۔ اگرچیکہ خدا رحیم وکریم ہی مگر صرف اس خیال سے اعمال نیک کا ترک کر دینا بھی حماقت مین داخل ہی۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ عقلمند وہ شخص ہی جو اپنے نفس پر ملامت کرے اور طاعت مین مشغول ہو۔ تاکہ اسکا نتیجہ آخرت مین ملے۔ اور احمق وہ ہی کہ اپنے نفس پرستی مین مصروف رہے اور خدا سے

جھوٹی امید رکھے کیونکہ اگر خدا سے سچی اور نیک امید ہوتی تو اوس کے
احکام کی تعمیل کرنا اور نیک اعمال کی رغبت ہونا بھی ضرور ہی۔ بغیر اس کے
صرف اس قسم کا خیال کر لینا ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص عالم ہونے کا تو خواہشمند
ہو مگر لکھنے پڑھنے کی کوشش نکرے اور فقط یہہ بات دلمین قرار دیلے
کہ خداوند عالم کریم و رحیم ہی اور سبات پر قادر ہی کہ بغیر کسب علوم کے بھی دولت
علم سے سرفراز کرے جیسا کہ خاص خاص بندون کے ساتھہ سلوک کیا ہی۔ یہہ بات
ویسی ہی کہ حصول مال کی تو خواہش ہو مگر کسب و تجارت کا کچھہ بھی خیال نہو۔ اور
صرف یہہ مان لیا جاے کہ ہرگاہ خدا خزاین سماوات وارض کا مالک ہی ممکن
ہو کہ کوئی خزانہ ہمکو بھی دیدے۔ مگر ہر شخص کو اسطرح کا خیال کر کے کوشش کا
چھوڑ دینا محض احمقی ہی۔ خداوند عالم کا ارشاد ہی کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
یعنے انسان صرف اپنی سعی سے متمتع ہو سکتا ہی۔ اور پھر ارشاد ہوتا ہے
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ یعنے تمہارے اعمال کی جزا تمکو ملیگی۔ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۔ نیک بندے بہشت مین ہین
اور بدکار جہنم مین۔ جب یہہ حال ہی تو انسان کو زاد آخرت کے جمع کرنے
مین ہرگز کوتاہی نکرنی چاہیئے۔ دنیا اور آخرت کا مالک وہی رحیم و کریم ہی

بعض شہید قیامت کے دن دوزخ کے طرف کھینچے جائینگے تو عرض
کرینگے کہ ای پروردگار یہہ فعل تو ہمنے تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا
کیا اسکی یہی جزا ہی۔ تو جناب باری سے حکم ہوگا کہ نہین تمھاری یہہ خواہش
تھی کہ لوگ تمکو جوانمرد کہین سو تمھاری یہ خواہش پوری ہوچکی یعنے تم لوگون
مین شجاع کہلاے پس تمہارے لئے یہی اجر تھا۔ یہی حال علما و حجاج و واعظین
وغیرہ کا ہی۔ عجب و کبر و فخر۔ یہہ تو بڑی سخت بیماری ہی۔ عجب وہ ہی کہ
آدمی اپنے آپ کو بنظر عظمت اور دوسرے کو بنظر ذلت و حقارت
دیکھے۔ اور ہر بات مین سنم سنم زبان پر ہو جیسا کہ ابلیس لعین کا دعوی تھا
کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ مین آدم سے
اچھا ہون کیونکہ تو نے مجھکو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ عجب
سے غرض یہہ ہی کہ لوگون مین اپنی توقیر ہو اور ہر کام اور ہر بات مین
لوگ اپنی عزت کرین کبر کی یہہ معنی ہین کہ ہدایت نیک کے قبول کرنے سے
نفس مین گریز ہو۔ اور تردید قول سے رنج۔ المختصر جو شخص کہ اپنے کو
دوسرون سے اچھا سمجھے وہ متکبر ہی۔ بلکہ انسان کو یہہ یاد رکھنا چاہیئے
کہ نیک وہ شخص ہی جو خدا کے پاس بھی نیک ہو مگر اسکا معلوم کرنا محال

ہی کیونکہ وہ متعلق بعلم غیب ہی اسکا حال وقت اخیر معلوم ہوسکیگا۔ یہہ
خیال کرلینا کہ ہم ہی سب سے اچھے ہین جہالت ہی بلکہ چاہئے تو یہہ
کہ ہر شخص کو اپنے سے اچھا سمجھے۔ مثلاً بچون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ یہہ کم سن ہین انہونے معصیت نہین کی ہی۔ اور ہم گناہ مین
مبتلا ہین۔ بیشک یہہ ہم سے اچھے ہین۔ اگر بوڈہون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ انہونے بوجہ کبر سنی ہم سے زیادہ عبادت کی ہی۔ اس لئے
یہہ ہم سے بہتر ہین۔ اگر عالم ہون تو یہہ سمجھین کہ انکو خدا نے ایسی بزرگی
دی ہی جو ہم مین نہین ہی۔ تو ہم انکے برابر کیونکر ہوسکتے ہین۔ اگر کسی
جاہل کو دیکھین تو یہہ سمجھین کہ اس نے بوجہہ لاعلمی برائی کی اور ہم نے
جان بوجھ کر معصیت کی ہی ہمین پر سخت عذاب ہوگا۔ اگر کافر ہو تو
یہہ خیال کرے کہ شاید یہہ کبھی مسلمان ہوجاے اور اسکا خاتمہ بخیر ہو
ممکن ہی کہ وہ مقبول بارگاہ ہوجاے اور ہم مردود رہین۔ الحاصل
تکبر اوسوقت تک دفع ہو نہین سکتا جب تک کہ پوری طور پر یہہ یقین
نہو جاے کہ بزرگ وہ ہی جو خدا کے پاس بزرگ ہی۔ اور اسکا علوم
کرنا خاتمہ پر موقوف ہی۔ جب یہہ بات بالکلیہ خاطرنشین ہوجاے تو

رفتہ رفتہ تکبر دفع ہوسکتا ہی کیونکہ خاتمہ کا کسکو علم ہی۔ خدا مقلب القلوب
ہی جس کو چاہا ہدایت پر لایا اور جسکو چاہا گمراہ کیا۔ حسد وغیرہ کے برائیون
مین تو بہت سے احادیث ہین مگر یہان صرف ایک حدیث کا نقل کرنا
باقتضاے مقام کافی ہوگا روی ابن المبارک باسنادہ عن رجل انہ
قال لمعاذ یا معاذ حدثنی حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلعم
فبکی معاذ حتی ظننت انہ لا یسکت ثم سکت ثم قال واشوقاہ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی لقائہ ثم قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا معاذ انی محدثک بحدیث
ان انت حفظتہ نفعک عند اللہ وان انت ضیعتہ ولم تحفظہ
انقطعت حجتک عند اللہ تعالی یوم القیامۃ یا معاذ ان اللہ
تبارک وتعالی خلق سبعۃ املاک قبل ان یخلق السموات
والارض فجعل لکل سماء من السبع ملکا بوابا علیہا
فتعصد الحفظۃ بعمل العبد من حین اصبح الی حین امسی
لہ نور کنور الشمس حتی اذا صعدت بہ الی السماء الدنیا
زکتہ وکثرتہ فیقول الملک الموکل بہا للحفظۃ اضربوا بہذا

الْعَمَلِ وَجْهُ صَاحِبِهِ اَنَا صَاحِبُ الْغِيبَةِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اَدَعَ
عَمَلَ مَنِ اغْتَابَ النَّاسَ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ قَالَ ثُمَّ تَاْتِي الْحَفَظَةُ
بِعَمَلٍ صَالِحٍ مِنْ اَعْمَالِ الْعَبْدِ فَتَزَلَّتُهُ وَتُكَثِّرُهُ حَتّٰى تَبْلُغَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ
وَجْهَ صَاحِبِهِ اِنَّهُ اَرَادَ بِعَمَلِهِ عَرَضَ الدُّنْيَا اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ
اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اَدَعَ عَمَلَهُ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهُ كَانَ يَفْتَخِرُ
عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَبْتَهِجُ نُوْرًا مِنْ صَدَقَةٍ وَصَلَاةٍ وَصِيَامٍ قَدْ اَعْجَبَ
الْحَفَظَةَ فَيُجَاوِزُوْنَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ
الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهِ اَنَا مَلَكُ
الْكِبْرِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اَدَعَ عَمَلَهُ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهُ
كَانَ يَتَكَبَّرُ عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَزْهَرُ كَمَا يَزْهَرُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لَهُ دَوِيٌّ مِنْ
تَسْبِيْحٍ وَصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَحَجٍّ وَعُمْرَةٍ حَتّٰى يُجَاوِزُوْا بِهِ
اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهُ صَاحِبِهٖ وَظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ اَنَا صَاحِبُ الْعُجْبِ
اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ یُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَیْرِیْ اِنَّهٗ کَانَ
اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَدْخَلَ الْعُجْبَ فِیْهِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ
الْعَبْدِ حَتّٰی یُجَاوِزَ بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ کَاَنَّهُ الْعَرُوْسُ الْمَزْفُوْفَةُ
اِلٰی بَعْلِهَا فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا
الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَاحْمِلُوْهُ عَلٰی عَاتِقِهٖ اَنَا مَلَکُ الْحَسَدِ اِنَّهٗ
کَانَ یَحْسُدُ مَنْ یَتَعَلَّمُ وَیَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ وَکُلُّ مَنْ کَانَ یَاْخُذُ
فَضْلًا مِنَ الْعِبَادَةِ کَانَ یَحْسُدُهُمْ وَیَقَعُ فِیْهِمْ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ
اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ یُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَیْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ لَهٗ ضَوْءٌ کَضَوْءِ الشَّمْسِ مِنْ صَلَاةٍ وَزَکَاةٍ وَحَجٍّ
وَعُمْرَةٍ وَجِهَادٍ وَصِیَامٍ یَجُوْزُوْنَ بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ
فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ
صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ کَانَ لَا یَرْحَمُ اِنْسَانًا قَطُّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَصَابَهٗ
بَلَآءٌ اَوْ مَرَضٌ بَلْ کَانَ یَشْمَتُ بِهٖ اَنَا مَلَکُ الرَّحْمَةِ اَمَرَنِیْ
رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ یُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَیْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ

الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ صَوْمٍ وَصَلَاةٍ وَنَفَقَةٍ وَجِهَادٍ وَ
وَرَعٍ لَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ وَضَوْءٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ وَمَعَهُ ثَلٰثَةُ
الْآفِ مَلَكٍ فَيَجُوزُونَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ
لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوا وَاضْرِبُوا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ
وَاضْرِبُوا جَوَارِحَهٗ وَاقْفِلُوا بِهٖ عَلٰى قَلْبِهٖ فَاِنِّيْ اَحْجُبُ عَنْ رَبِّيْ
كُلَّ عَمَلٍ لَمْ يُوَدَّ بِهٖ وَجْهُ رَبِّيْ اِنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ بِعَمَلِهٖ عَيْنَ اللّٰهِ
تَعَالٰى اِنَّهٗ اَرَادَ بِهٖ رِفْعَةً عِنْدَ الْفُقَهَاءِ وَذِكْرًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ
وَصِيْتًا فِي الْمَدَائِنِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اُدَوِّعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِيْ
اِلٰى غَيْرِيْ وَكُلُّ عَمَلٍ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِصًا فَهُوَ رِيَاءٌ وَلَا يَقْبَلُ
اللّٰهُ عَمَلَ الرِّيَاءِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ صَلَاةٍ وَ
زَكٰوةٍ وَصِيَامٍ وَحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَخُلُقٍ حَسَنٍ وَصَمْتٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
فَتَشَيَّعُهٗ مَلَائِكَةُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ حَتّٰى يَقْطَعُوا بِهِ الْحُجُبَ
كُلَّهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقِفُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَشْهَدُوْنَ لَهٗ
بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الْمُخْلِصِ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْتُمُ الْحَفَظَةُ
عَلٰى عَمَلِ عَبْدِيْ وَاَنَا الرَّقِيْبُ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يُرِدْنِيْ

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِهٖ غَيْرِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهَا عَلَيْهِ
لَعْنَتُكَ وَلَعْنَتُنَا تَلْعَنُهُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ثُمَّ بَكٰى مُعَاذٌ
وَانْتَحَبَ إِنْتِحَابًا شَدِيْدًا وَقَالَ مُعَاذٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَأَنَا مُعَاذٌ فَكَيْفَ لِيْ بِالنَّجَاةِ وَالْخَلَاصِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ إِقْتَدِ بِيْ وَإِنْ
كَانَ فِيْ عَمَلِكَ نَقْصٌ يَا مُعَاذُ حَافِظْ عَلٰى لِسَانِكَ مِنَ الْوَقِيْعَةِ فِيْ
أَخَوَانِكَ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ خَاصَّةً وَأَحْمِلْ ذُنُوْبَكَ عَلَيْكَ أَوْلَا
تَحْمِلْهَا عَلَيْهِمْ وَلَا تَزْكُ نَفْسَكَ وَتَذُمَّهُمْ وَلَا تَرْفَعْ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَدْخُلْ عَمَلَ الدُّنْيَا فِيْ عَمَلِ الْآخِرَةِ وَلَا تُرَاءِ بِعَمَلِكَ وَلَا
تَتَكَبَّرْ فِيْ مَجْلِسِكَ لِكَيْ يَحْذَرَ النَّاسُ مِنْ سُوْءِ خُلُقِكَ وَلَا تُنَاجِ رَجُلًا
وَعِنْدَكَ آخَرُ وَلَا تَتَعَظَّمْ عَلَى النَّاسِ فَتَنْقَطِعُ عَنْكَ خَيْرَاتُ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَلَا تَمْزَقِ النَّاسَ بِلِسَانِكَ فَتُمَزَّقَ كِلَابُ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِي النَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالنَّاشِطَاتُ نَشْطًا هَلْ تَدْرِيْ مَا هُنَّ
يَا مُعَاذُ قُلْتُ مَا هِيَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِلَابٌ فِي النَّارِ
تَنْشِطُ اللَّحْمَ مِنَ الْعَظْمِ قُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ
يُطِيْقُ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَمَنْ يَنْجُوْ مِنْهَا قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّهٗ يَسِيْرٌ

عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ
مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ فَاِذَنْ اَنْتَ یَا
مُعَاذُ قَدْ سَلِمْتَ ابن مبارک سے روایت ہی کہ ایک شخص نے معاذؓ
سے کہا کہ ای معاذ وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے جناب رسول مقبول
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی ہی۔ سایل کہتا ہی کہ یہہ سنتے ہی معاذ اسقدر
رونا شروع کئے کہ مین سمجھتا تہا۔ کہ وہ سکوت نکرینگے۔ پہر وہ یک بار
ساکت ہوے اور واشوقاہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والی
لقائہ کہکر بیان کئے کہ جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا ہی کہ اے معاذ
مین تجھ سے ایک حدیث کہتا ہون اگر تو اسکو یاد رکہے تو نفع دیگی تجھ کو
اللہ کے پاس۔ اگر تو اسکو ضایع کردے یا بہول جاے تو پہر قیامت
کے دن خدا کے سامنے تو کری دلیل پیش نکر سکیگا۔ ای معاذ قبل
پیدا کرنے زمین و آسمان کے خداوند عالم نے سات فرشتون کو پیدا
کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر دربان مقرر کیا۔ جو فرشتے
کہ تحریر اعمال کے لئے معین ہین وہ صبح سے شام تک ہر شخص کے
اعمال کو جو کچھ ہون آسمان پر لے جاتے ہین تو آسمان اول کا دربان

کہتا ہی کہ اس عمل کو صاحب عمل کے پاس ہی پہر لیجاؤ - مین صاحب
غیبت ہون مجھکو اللہ کا یہہ حکم ہی کہ جو شخص دوسرون کی غیبت کرتا ہی
اوس کے اعمال کو روک دون - پہر یہہ فرشتہ دوسرے شخص کے
نیک اعمال کو لیکر تعریف کرتے ہوے آسمان پر جاتے ہین یہانتک
کہ وہ دوسرے آسمان تک پہنچتے ہین تو وہان کا دربان کہتا ہی
کہ مین فرشتہ فخر ہون مجھکو ایسے شخص کے اعمال کو آگے بڑہانے
کی اجازت نہین ہی کہ جس نے یہہ اعمال صرف منفعت دنیا کے
لحاظ سے کیا ہی کیونکہ یہہ شخص اپنے اعمال کے گھمنڈ پر مجلسون مین
فخر کیا کرتا تہا پہر وہ فرشتہ ایک اور شخص کے نیک اعمال
(جو از قبیل صدقہ وصلوٰۃ وصوم ہین) نہایت تعجب کے ساتھ لیے ہوے
اُن آسمانون پر سے عبور کرتے ہوے تیسرے آسمان تک
پہنچیگا تو وہان کا دربان کہیگا کہ مین فرشتہ کبر ہون مجھکو حکم ہے
کہ متکبرین کے اعمال کو نہ چھوڑون یہ شخص متکبر تہا اوس کے
اعمال اوس کے پاس پہیر لیجاؤ - پہر اور ایک شخص کے اعمال نیک
اسی طرح فرشتہ بڑے فخر کے ساتھ آسمان چارم تک لیجا ئینگے

مگر موکل آسمان چارم کہیگا کہ مین صاحب عجب ہون اس شخص کے اعمال
مین عجب یعنے غرور شریک ہی مجھکو ایسے شخص کے اعمال کے چھوڑنے
کی اجازت نہین ہی۔ اسیطرح ایک اور شخص کے اعمال حسنہ مثل عروس
کے لئے ہوے آسمان پنجم پر پہونچینگے تو وہان کا فرشتہ کہیگا کہ مین
صاحب حسد ہون اس شخص کے اعمال کو واپس لیجاؤ کہ یہہ جب کسیکو
ذی علم یا مثل اپنے کام کرتے ہوے دیکھتا یا کسیکو اچھی حالت مین پاتا
تو حسد و عیب چینی کیا کرتا تہا۔ علی ہذا پہر ایک کے اعمال حسنہ کہ جسکی چمک چاند
کی سی ہوگی (از قبیل نماز۔ زکاۃ۔ حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ روزہ) لئے ہوے
آسمان ششم پر پہونچینگے تو موکل آسمان ششم کہیگا کہ مین صاحب رحمت
ہون یہہ شخص کبھی کسی مصیبت زدہ و بلا رسیدہ پر رحم نہین کرتا تھا
بلکہ اس کی عادت تہی کہ ایسے لوگون کی شماتت کرے لہذا مین ایسے
شخص کے اعمال کو اوپر جانے دینے سے ممنوع ہون اسکے اعمال
پہر لیجاؤ اسیطرح پہر ایک کے نیک اعمال (مثل نماز و روزہ نفقہ
و جہاد و اتقا کہ جسکی چمک دمک مثل آفتاب کے ہونگے لیکر ساتوین
آسمان تک عروج کرینگے لیکن جو موکل وہان متعین ہی کہیگا کہ مجھکو

شرم آتی ہی کہ ایسے شخص کے اعمال کو چھوڑون کہ جو اللہ کی خوشنودی
کے لئے تو نہین کئے گئے صرف علماء و فقہا کے پاس اپنے علو مرتبت
کے لحاظ سے کئے گئے ہین اس سے تو فقط شہرت منظور تھی۔ بہرحال
وہ عمل کہ محض بہ نیت رضاے الٰہی نہ ہو وہ ریا ہی اور عمل ریائی اللہ
تعالی کے پاس مقبول نہین ہی اسکے سوائے بعض لوگون کے ایسے اعمال بھی ہونگے
جو ان سب مراتب سے گذر کے خاص بارگاہ قدس مین پہونچ جائینگے
اور کل ملایکہ اوس نیک عمل کی گواہی دینگے باین جناب باری سے
ارشاد ہوگا کہ تم تو صرف محافظین اعمال ہو اور مین اسکا رقیب ہون
مجھکو اس شخص کے دلی قصد سے آگہی ہی۔ اس نے یہہ عمل خاص
میرے لیے نہین کیا ہی۔ بلکہ دوسرون کے دیکھانے کے لئے
کیا ہی اسواسطے مین اس شخص پر لعنت کرتا ہون یہہ سنتے ہی
کل ملایکہ لعنت کرینگے بلکہ آسمان و زمین اور اوس مین رہنے والے
بھی لعنت کرینگے۔ یہہ سنتے ہی معاذ رونا شروع کئے اور ایک
چیخ ماری اور جناب رسالتماب صلعم سے عرض کئے کہ یا رسول اللہ
آپ تو رسول ہین اور مین معاذ ہون تو پھر فرمائیے کہ میری نجات

کی کیا سبیل ہی تو آپ نے فرمایا کہ میری اقتدا کرو گو تمہارے اعمال مین
نقص ہو۔ اے معاذ ابنای جنس کے غیبت سے (خاصۃً مسلمانون
کے اور عموماً سب کے غیبت سے) اپنی زبان کو بچاؤ۔ اپنی برائی کو اپنے
ہی تک محدود رہنے دو دوسرون کے فتراک مین مت باندہو۔ اورون
کی مذمت کرکے تم اپنے کو مت رسوا کرو۔ اعمال دنیا کو اعمال آخرت
مین مت شریک کرو۔ ریامت کرو۔ تکبر کر چھوڑ دو کہ تمہاری خلقی سے
جو لازمہ کبر ہی لوگ خایف نہو جائین لوگون کو دشنام مت دو۔ تاکہ
دوزخ کے کتے تمکو نہ کاٹ کہائین۔ وہ جو خداوند عالم کا ارشاد ہی
والناشطات نشطا اے معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کیا ہی تو معاذ نے
عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ آپ ہی
فرمائیے کہ وہ کیا ہی تو آپ نے کہا کہ وہ دوزخ کے کتے ہین ہڈیون
سے گوشت جدا کرتے ہین۔ تو معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسی
خصلتون کا اختیار کرنا تو بہت دشوار معلوم ہوتا ہی۔ معلوم نہین کہ نجات
کیونکر ہو۔ تو ارشاد ہوا کہ اے معاذ اگر اللہ چاہے تو سب کچھ آسان ہی
مگر انسان کو اسقدر لحاظ ضرور ہی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہ غیر کے

لئے بھی ویسی ہی عزیز رکھے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرے وہ غیر کیلئے
بھی اچھی نہ سمجھے اگر یہ بات ہوجاے تو پھر سلامتی ہی۔ خالد بن معدان کہتے ہین
کہ اس حدیث کے سننے کے بعد مین نے کسیکو معاذ سے زیادہ قرآن کے
تلاوت کرتے ہوے نہین دیکھا۔ بہرحال ان ابواب کے حصول کا خیال
لازم ہی۔ یہہ سب خرابیان صرف اسوجہ سے پیدا ہوجاتے ہین کہ اکثر لوگ
علم کو صرف جاہ و منزلت کے لئے حاصل کرتے ہین اور اسی وجہ سے
اس بلا مین پھنس جاتے ہین بلکہ ان سے تو جاہل ہی اچھے کہ ایسے امور
سے کوسون بھاگتے ہین۔ اسواسطے ان مہلکات سے حذر کرنا اور اپنے
قلب کے صفائی کی فکر کرنا بہت ضرور ہی۔ یہہ تینون خصلتین جو ذکر ہوچکین
امہات خبایث قلب سے ہین اور اسکی جڑ حُبِّ دنیا ہی۔ اسواسطے جناب
رسالت مآب فرماتے ہین کہ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اور وہ جو
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ہے صرف اوس شخص کے لئے ہی جو دنیا
کو اوسیقدر اختیار کرے کہ جس سے امور دینی مین تائید ہو۔ اور جسکی
نیت یہہ ہو کہ صرف تنعمات دنیا مین پھنسے رہین اوس کے لئے تو باعث
ہلاکت ہی۔ یہانتک تو ظاہر تقوی کا ذکر بقدر ضرورت بیان ہوچکا پس

اولاً ان معاملات کا امتحان انسان اپنے نفس کے ساتھ کرلے اگر
اس مین کامیابی ہو تو پھر احیاء العلوم کا مطالعہ کرے کہ جس مین باطن
تقوی کا ذکر ہی۔ جب باطن تقوی سے بھی دل کی آراستگی ہو جاے
تو اوسوقت بندہ اور خدا کے درمیان جو حجاب ہی رفع ہو جائیگا۔
انوار معارف منکشف ہونگے۔ چشمہ ہای علوم نافعہ دریای دل سے جاری
ہونگے۔ اسرار ملک و ملکوت کہل جائینگے۔ اور اوسوقت اون علوم باطنی
پر بصیرت و قدرت حاصل ہو جائیگی کہ جس کے مقابلہ مین یہہ علوم ظاہری
کہ جنکا ذکر تک صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین نہین تھا
نظر سے گر جائینگے اگر باین تمکو اسی قیل و قال اور جھگڑے مین مبتلا
رہنا پسند ہو تو بڑی ہی مصیبت کی بات ہی اور بے انتہا حسرت و ندامت
کا معاملہ ہے۔

## آداب صحبت و معاشرت باخدا و بندگان خدا

انسان کے حضر و سفر اور خواب و بیداری بلکہ موت و حیات مین
جو رفیق ہی وہ وہی پروردگار ہی جو سبکا مالک اور خالق ہی۔ اور رفیق
بھی ایسا کہ جب تم یاد کرو تو تمہارے ساتھ ہی۔ چنانچہ کس مہربانی سے

ارشاد ہوتا ہی کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ اور جب بوجہ قصور عبادت و
ظہور معصیت کے کسیکا دل شکستہ ہو تو اوسکی عنایت کارمومیائی کریگی
چنانچہ حکم ہوتا ہی اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِنْ اَجْلِیْ۔ اگر انسان
ذرا اسبات کو خوب سمجھ لے تو کیا سوای اللہ کے اور کسیکو اپنا معین
وحامی خیال کرسکتا ہی۔ ہرگز نہین پس تمام اوقات اسی ملازمت فکر مین
صرف ہونا سرمایۂ سبجات ہی۔ اگر اسکا التزام محال ہو تو جب کبھی راندن
مین موقع ملے اپنے صاحب کے طرف رجوع کرنا۔ اور بعجز و الحاح
اپنے حاجات کا پیش کرنا بہت ضرور ہی اسیکو خلوت کہتے ہین اور
اس خلوت مین آداب مع اللہ کا لحاظ چاہئے جو چودہ ہین۔ ۱ سر جھکا
رہین اور آنکھین بند ہون ۲ بالکلیہ خداوند عالم کیطرف متوجہ ہون۔
۳ ساکت رہین ۴ جوارح مین سکون ہو ۵ امتثال اوامر کی پابندی ہو
۶ اور نیز اجتناب از نواہی کی بھی ۷ راضی برضاے الٰہی ہو۔
۸ مداومت ذکر کے قلب و لسان سے رہے ۹ فکر بقاے الٰہی ہو۔
۱۰ حق بات کا اختیار کرنا باطل کا ترک کرنا ۱۱ مخلوقات سے ہر حال
مین قطع امید کرنا ۱۲ خضوع بخوف و ہیبت الٰہی ۱۳ انکسار مع الحیاء

۱۴ حیلہ کسب سے ہاتھ دھونا کیونکہ خدا رزق کا ضامن ہی۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اللہ کے فضل پر توکل کرنا کیونکہ سوائے خدا کے کوی مربی نہین ہے۔ یہہ آداب اسطرح اختیار کئے جائین کہ گویا عادت مین داخل ہوجائین۔ کیونکہ یہہ آداب اوس مالک کے ساتھ ہین جو ایک لحظ اپنے بندون سے جُدا نہین ہوتا۔ مخلوقات کی محبت و ملاقات ایسی نہین ہی کہ وہ کبھی ملتے ہین اور کبھی جدا رہتے ہین اگر کوی عالم ہی تو اوسکو معلوم کرنا چاہئے کہ عالم کے سترہ آداب ہونے چاہئین۔

## آداب عالم

۱ بردباری ۲ لزوم حلم ۳ مجلس مین وقار اور آئین کے ساتھ بیٹھنا ۴ بندگان خدا کے ساتھ تکبر نکرے مگر ظالم کے ساتھ تاکہ اوسکو زجر ہو ۵ محافل و مجالس مین تواضع کا لحاظ رکھنا ۶ ترک ہزل و مزاح ۷ شاگردون پر مہربانی کرنا اور جہال سے درگذرنا ۸ نیک تفہیم سے بلید الطبع کی اصلاح کرنا ۹ بلید الطبع پر غضب کرنا ۱۰ جو بات معلوم ہو اوس سے صاف اقرار کرنا اور کچھ شرم نکرنا۔

۱۱ سایل کے تفہیم مین جہانتک ممکن ہو کوشش کرنا ۱۲ دلیل کو ماننا گو دشمن بھی پیش کرے ۔۱۳ سچی بات کا ماننا اگرچہ اپنے سے کم مرتبہ شخص کہے ۱۴ طالبعلمون کو مضر علم کے حاصل کرنے سے جیسا سحر و نجوم و رمل وغیرہ منع کرنا ۱۵ طلباء کو اسباب سے منع کرنا کہ وہ علوم نافع یعنے علوم دین سے دنیوی اغراض متعلق نکرین ۱۶ طلباء کو قبل از ادای فرض عین فرض کفایہ کے طرف رجوع کرنے سے منع کرنا فرض عین یہہ ہی کہ ظاہر و باطن تقوی سے آراستہ ہو ۱۷ پابندی عمل کیونکہ بغیر عمل کے دوسرون پر نصیحت موثر نہین ہوتی ۔

## آداب طلبا

۱ اوستاد کو سلام کرنا اور باجازت اوسکی خدمت مین حاضر ہونا ۲ اوستاد کے سامنے بڑھ زبانی نکرنی ۳ جب تک اوستاد کسی بات کو نہ پوچھے اپنی طرف سے کچھ نہ بیان کرے ۴ جب تک اوستاد کی اجازت نہو کوی چیز طلب نکرنا ۵ اوستاد کے قول سے تعارض نکرنا ۔ یعنے یہہ کہنا کہ فلان شخص نے آپ کے برخلاف اسطرح بیان کیا ہی ۔ ۶ خلاف رای اوستاد کے کوی کام

نکرنا ۷ جس مجلس مین اوستاد موجود ہو پہر دوسرے شخص سے سوال کرنا یا مشورت کرنا منع ہی ۸ اوستاد کے سامنے باادب بیٹھے اور تبسم وغیرہ نہ کرے ۹ اگر اوستاد غمگین یا فکرمند ہو تو زاید سوالات نکرنا چاہیے۔ ۱۰ جب اوستاد اٹھے تو آپ بھی تعظیما اٹھ کہڑے ہونا چاہئے۔ ۱۱ جب اوستاد مجلس سے اوٹھے تو اوس سے باتین اور سوال کرتا ہوا پیچھے پیچھے نہ چلے ۱۲ راستے مین چلتے چلتے سوال نکرین الّا یہہ کہ وہ اپنے قیامگاہ کو پہنچ جائین ۱۳ استاد سے بدظنی نکرے۔ گو اوستاد سے کوئی فعل مکروہ سرزد ہوا ہو۔ اگر اس قسم کا خیال بھی ہو تو وہ قول جو موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا تہا یاد کرے جو یہہ تہا "کیا تم نے بغرض ہلاکت اہل کشتی کے کشتی کو توڑ دیا تہا"۔ گو اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے ابتداً خضر علیہ السلام کے حرکت کو مکروہ خیال کرکے کہا مگر درحقیقت چونکہ وہ فعل شریعت باطن کے موافق تہا لہذا آخر پہر اوسکی تصدیق کی۔

## اولاد کے آداب والدین کے ساتھ

۱ جو بات ماںباپ کہین اوسکو مانین ۲ والدین کی تعظیم ہر وقت

ملحوظ رہے ۳ اطاعت اگرچہ مضر ہو (مگر یہہ کہ حد معصیت تک پہونچ جاے)
لازم سمجھے ۴ چلنے مین ماں باپ پر سبقت نکرے ۵ والدین کے
سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرے ۶ اگر والدین بلائین تو کہے
کہ جی حاضر ہوا یعنے بالفاظ تعظیم جواب دے ۷ ہر بات اور ہر کام
مین والدین کے رضامندی کا خیال رہے ۸ والدین کے ساتھ
بعجز و تواضع پیش آے۔ انکی خدمت خود کرے ۹ والدین پر کسی بات
کی منت نرکھے ۱۰ کبھی اونپر بنظر غضب نہ دیکھے ۱۱ ترش روئی سے
نہ پیش آئے ۱۲ بغیر اذن والدین کے سفر نکرے۔ ہر ایک انسان
کے لئے استاد اور والدین کے بعد دوسرے لوگ تین قسم کے ہین
دوست۔ جان بچہان۔ اجنبی۔

## آداب معاشرت اصناف خلق کیساتھ

پس اگر انسان کو اجنبیون سے معاملہ پڑجاے تو امور ذیل کا لحاظ
رکھے ۱ اونکی گفتگو مین دخل نہ دیا جاوے ۲ اونکی بیہودہ باتین
مانی نہ جائین ۳ اگر اون کے زبان سے کچھ الفاظ ناملایم بھی سنے
تو اوس سے درگذر کرے۔ ۴ اون سے زیادہ ربط و ضبط

نہ بڑہاوین اور نہ اپنا کوی راز یا حال اونسے بیان کرین ۵ اگر کوئی
فعل بد اون سے سرزد ہو تو بشرط امید قبول اوسپر متنبہ کرے ۔
احباب و اخوان کے ساتھ ملاقات رکھنے مین دو باتون کا لحاظ
چاہیے ۔ اول یہہ کہ ایا وہ صحبت و محبت رکھنے کے لایق ہین کہ
نہین ۔ کیونکہ ہر شخص دوستی کے لایق نہین ہوسکتا ۔ جناب رسالتمآب
صلعم فرماتے ہین اَلْمَرءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ
یعنے یہہ کہ انسان اپنے دوست کا طریقہ اختیار کرتا ہی ۔ اس لیے
جس سے دوستی کیجاے پہلے اوسکی حالت دریافت کیجاے بہر حال
جب ایسا کوی رفیق ملجاے تو پہر یہہ دیکھنا چاہیے کہ اوس مین
شرایط مفصل ذیل ہین کہ نہین ۔ عاقل ہو کیونکہ احمق کی صحبت سے
بجز وحشت اور قطع محبت کے کوی نتیجہ ہی نہین ہی ۔ اور نیز یہہ کہ
احمق سے سواے مضرت کے نفع کی توقع نہین ۔ گو اوس کے
نیت مین نفع پہونچانا ہو ۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین ۔
وَلَا تَصْحَبْ اَخَا الْجَهْلِ وَاِیَّاکَ وَاِیَّاہُ فَکَمْ مِنْ جَاهِلٍ اَرْدٰی
صحبت مت رکھہ جاہل سے اور بچا اپنے کو اوس سے + بہت سے جاہلون نے ہلاک کیا ہی

حِيمَا حِينَ وَاخَاهُ ۞ يُقَاسُ الْمَرْءُ بِالْمَرْءِ ۞ إِذَا مَا الْمَرْءُ مَا شَاهُ ۞ كَحَذْوِ

دانشمند کو جبکہ اوس سے دوستی کیگئی قیاس کیا جاتا ہی آدمی آدمی کے ساتھ جبکہ اوس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مقایسہ

النَّعْلِ بِالنَّعْلِ إِذَا مَا النَّعْلُ حَاذَاهُ ۞ وَلِلشَّيْءِ مِنَ الشَّيْءِ ۞ مَقَايِيسُ

کفش کا کفش سے کیا جاتا ہی جبکہ کفش مقابل ہو کفش کے ایک چیز کو دوسری چیز سے قیاس اور

وَأَشْبَاهُ ۞ وَلِلْقَلْبِ عَلَى الْقَلْبِ ۞ دَلِيلٌ حِينَ يَلْقَاهُ ۞

مماثلت کا موقع ہی اور دل کو دل سے راہ ہوتی ہے جب آپس مین ملاقات ہو

۲ خلق۔ بدخلق سے قطع تعلق کرنا چاہئے بدخلق وہ ہے کہ جو غضب و شہوت کے وقت اپنے نفس پر حاوی نہو سکے۔ چنانچہ علقمہ عطاردی نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ کو کیا خوب نصیحت کی ہی۔ کہ اے فرزند تو ایسے شخص سے دوستی اختیار کر کہ جس سے تیرے مال و آبرو کی حفاظت ہو۔ اور جس کی صحبت تیری زینت کا باعث ہو۔ اور وہ ایسا شخص ہو کہ بوقت حاجت تیری اعانت کر سکے۔ اگر تو اوس کے ساتھ نیکی سے پیش آئے تو وہ بھی تیرے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے۔ تیری نیکیون کا اظہار کرے اور بدیون کو چھپائے۔ اور جسکو تیرے قول و فعل پر اعتبار ہو اور تیری ترقی مناصب کا خواہان ہو۔ اور بالفرض اگر اختلاف رائے بھی ہو تو تیری

راے کو مقدم سمجھے - جناب علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہین اِنَّ اَخَاكَ
الْحَقُّ مَنْ كَانَ مَعَكَ وَمَنْ يَضُرُّ نَفْسَهُ لِيَنْفَعَكَ وَمَنْ اِذَا
سچا دوست
وہ ہی جو تیرے ساتھ ہو اور تیرے نفع کیلئے اپنا نقصان بھی گوارا کرے اگر زمانہ
رَيْبُ الزَّمَانِ صَدَعَكَ شَتَّتْ فِيْكَ شَمْلَهُ لِيَجْمَعَكَ -
سے کچھ تجھکو گزند پہنچے تو وہ ہر طرح کی پریشانی تری اطمینان کیلئے برداشت کرے

۳ مرد صالح ہو - فاسق کی صحبت اختیار نکرنی چاہیئے کیونکہ جس شخص کے
دل مین خدا کا خوف ہوگا وہ کبھی گناہ کبیرہ پر اصرار نکریگا - اور جسکو اللہ کا
ڈر نہوگا وہ نفس کی شرارت سے بچ نہین سکتا - اور بہت جلد اوسکی حالت
بدلتی جاتی ہی - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُطِعْ
مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ - وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا -
جناب باری عز اسمہ کا ارشاد ہوتا ہی کہ اے محمد تم مت اطاعت کرو اوس شخص
کی کہ جس کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہی - اور صرف ہوای نفسانی مین مبتلا
ہی کہ ایسے شخص کا انجام تباہی ہی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق لایق
صحبت نہین ہی - ہمیشہ فسق و معصیت کا دیکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے - کیونکہ
کثرت فجور سے گناہ کی ہیبت دل سے جاتی رہتی ہے - چنانچہ غیبت

کو بھی لوگ کچھ نظر عظمت سے نہین دیکھتے حالانکہ وہ بڑی بلا ہی۔ اور بدترین معائب وگناہ سے ہی۔ حتے کہ ایک عالم کو حریر وطلا کا استعمال جسطرح ناجایز ہی اوس سے بھی غیبت بُری ہی۔

۴ حریص نہو۔ حریص کی صحبت بھی سم قاتل ہی اوس سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ انسان بالطبع تشبہ اور اقتدا پر مجبور ہی۔ جیسی صحبت ہو ویسا رنگ آجاتا ہی۔ بلکہ اکثر طبع سلیم طبع فاسد کے متبع ہو جاتی ہے۔ اور صاحب طبع سلیم کو اسکی خبر بھی نہین ہوتے۔ پس اگر حریص کی صحبت اختیار کروگے تو تم بھی حریص ہو جاوگے۔ اور اگر زاہد کی صحبت اختیار کروگے تو زاہد بنجاؤگے

جناب علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اَحْیُوا الطَّاعَاتِ بِمُجَالَسَةِ مَنْ یَسْتَحْیِیْ مِنْہُ یعنے زندہ کرو تم عبادت کو اون لوگون کے صحبت سے جو عبادت سے زندہ ہین یعنے اپنے اوقات کو عبادت مین بسر کرتے ہین

۵۔ صادق ہو۔ جھوٹے کی صحبت مت رکھو کیونکہ جھوٹے آدمی سے اکثر دھوکا ہوتا ہی۔ جھوٹی بات مثل سراب کے ہی کہ جس سے امور بعید قریب نظر آتے ہین۔ اور قریب بعید۔ ان خصلتون کے اختیار کرنے مین اکثر صحبت اہل مدارس (یعنے علما و طلبا) و اہل مساجد (زاہدین) مارج

ہوتی ہی۔ پس دو باتون مین سے ایک بات اختیار کرو یا تو عزلت و تنہائی کہ جو موجب سلامتی ہی یا دوستون کے اخلاق کا اندازہ کر کے اون سے صحبت اختیار کرو۔

دوست تین قسم کے ہین ایک دوست عقبیٰ کہ جس مین سوای دینداری کے تم کچھ نہ دیکھو گے۔ دوسرا دوست دنیا کہ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو تیسرا دوست مونس کہ جس مین کسی قسم کا شر و فساد نہو ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِنَ الْوَحْدَۃِ تنہائی بد صحبت سے اچھی ہے اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہی۔ عوام الناس تین قسم کے ہین ایک تو مثل غذا کے ہین یعنے اون سے طبیعت سیر نہین ہوتی یہہ تو علما ہین۔ اور دوسری مثل دوا کے ہین کہ کبھی اونکی ضرورت ہوتی ہی اور کبھی نہین۔ تیسری مثل بیماری کے ہین کہ ان کی احتیاج تو نہین ہی مگر کبھی آدمی انمین مبتلا ہو جاتا ہی۔ اور وہ کہ جس سے نہ تو کچھ نفع ہو اور نہ موانست جیسا فاسق۔ مبتدع۔ کذاب وغیرہ ایسے لوگون سے تو بلحاظ دفع شر مدارات کرنی چاہئے۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلعم ارشاد فرماتے ہین کہ مُدَارَاۃُ النَّاسِ صَدَقَۃٌ۔

تالیف قلوب صدقہ ہی یعنے تالیف قلوب کا ثواب مثل ثواب صدقہ کے ہی۔ مگر جو لوگ کہ مثل بیماری کے ہین اونکا وجود بھی مصلحت سے خالی نہین ہی اونکے دیکھنے سے انسان کو برے افعال پر آگہی ہوتی ہی اگر انسان مین مادۂ عبرت ہو تو ایسے لوگون سے بہت کچھ اثر پذیر ہو سکتا ہی۔ سعید وہی ہی جو دوسرون کی نصیحت قبول کرے اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ کی یہی معنی ہین عیسے علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے ادب سکھلایا تو آپ نے فرمایا کہ مجکو کسی نے ادب نہین سکھلایا مگر یہہ کہ مین جاہلون کو دیکھتا تہا اور عبرت حاصل کرتا تہا۔ حقیقت مین آپکا قول بہت سچا ہی اگر لوگ برے افعال و اقوال سے بچین تو اونکا ادب مکمل ہو جائیگا اور کبھی اونکو تعلیم کے حاجت نہ رہیگی۔

## بیان رعایت حقوق صحبت

جب تمکو کسی سے مصاحبت و محبت ہو تو تمکو آداب صحبت کا لحاظ رکہنا بھی ضرور ہے اگرچہ آداب صحبت بہت ہین مگر مختصراً کچہہ ذکر کئے جاتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ مَثَلُ الْاَخَوَیْنِ مِثْلُ الْیَدَیْنِ تَغْسِلُ اِحْدٰاھُمَا الْاُخْرٰی۔ دو دوست مثل دو ہاتھ کے ہین جو ایک

دوسرے کو دھوتا ہے ایک مرتبہ حضرت ایک باغچہ مین تشریف لیگئے
اور وہان سے دو مسواک لئے ایک سیدھا اور ایک ٹیڑا ٹیڑا تو اپنے لئے
رکھے اور سیدھا بعض اصحاب کو جو ہمراہ تھے عنایت فرمائے تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کے تو آپ ہم سے زیادہ ترمستحق تھے تو آپنے
فرمایا کہ جب کسیکو کسی سے ملاقات ومصاحبت ہوتی ہی تو اگرچہ وہ صحبت ایکساعت
کی بھی ہو۔ مگر اوس کی نسبت حق اللہ کی نگہبانی یا عدم نگہبانی کا سوال ہوگا یعنے
حقوق صحبت کا اور نیز جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ جب دو شخص
آپس مین دوست ہون تو خدا کے پاس زیادہ تر وہ شخص محبوب ہی جو
اپنے دوست کے ساتھہ زیادہ رعایت سے پیش آتا ہو

## آداب صحبت

۱ ایثار مال۔ اگر ایثار نہو سکے تو جسقدر ممکن ہو حاجت کے وقت مدد کر
۲ اعانت ذاتی بطیب خاطر بلا درخواست ۳ حفاظت راز ستر عیوب
اور ایسی چیز کے معلوم کرانے سے سکوت کرنا کہ جس سے اپنے دوست
کی ناخوشی کا احتمال ہو۔ ۴ اگر لوگ اپنے دوست کی تعریف کرین تو
اوسکا اظہار اپنے دوست پر کرنا اور خود بھی اوس سے خوش ہونا

۵ اگر اپنے دوست کے متعدد نام ہون تو جو نام اوسکو مرغوب ہو اوس سے
پکارنا اور اوس کے محاسن کا ذکر بلا افراط و تفریط کرنا۔ نیک افعال کی
ستایش کرنی اور برائیون سے درگذرنا۔ اور بشرط ضرورت بہ تلطف و مدارا
نصیحت کرنا ۶ دوست کے قصور سے (باوجود قدرت انتقام)
درگذر کرنا اور کسی قسم کی ملامت نکرنی ۷ غائبانہ اپنے دوست کیلئے
(خواہ زندگی مین ہو یا بعد موت) دعاے خیر کرنا۔ کہ ایسی دعا کبھی رد
نہین ہوتی ۸ دوست کے اہل و عیال سے (بعد وفات دوست) اور
عزیز و قریب سے اوسی محبت و مروت سے پیش آنا جیسا کہ زندگی مین
عادت ہو ۹ دوست کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ تا بامکان دوست کے
مشکلات مین مدد کرنا۔ جاہ و مال کے حاصل کرنے مین اپنے دوست
سے استداد نہ چاہنا کہ اس سے کثرت تقرب پیدا ہوتا ہی۔ جس بات مین اپنے
دوست کی خوشی ہو اوس مین اپنی بھی خوشی سمجھنا۔ اور جس مین اوس کی
ناخوشی ہو اوس سے خود بھی ناخوش ہونا۔ پس جب تک اس قسم کا
برتاو سراً و علانیۃً نہو اوسوقت تک آدمی درجہ اخلاص مین کامل نہین
ہوتا۔ حاصل یہ کہ محبت و مروت خالصاً لوجہ اللہ ہو۔ کیونکہ بغیر اوسکے

اس قسم کے رعایتون کا ملحوظ رکھنا از قبیل محالات ہی ۱۰ اگر دوست سے
ملاقات ہو تو پہلے آپ سلام کرنا۔ مجلس مین اپنے دوست کو اچھی جگہ دینا
۱۱ جب دوست سے ملاقات ہو تو حالت دوست کی اتباع کرنا۔ مثلاً
اگر دوست کھڑا ہو تو خود بھی تعظیما کھڑے رہنا ۱۲ جب تک دوست گفتگو
کرتے رہے آپ خاموش رہنا اور قطع سخن نکرنا۔ حاصل کلام اپنے
دوست کے ساتھ ایسا برتاو کرنا جو کسیطرح ناگوار نہو۔ پس اسطرح جو شخص
اپنے دوست کے ساتھ مدارات نکرے وہ دنیا اور آخرت کے وبال
مین مبتلا ہوگا۔ یہان تک تو عوام الناس اور احباب کے ساتھ برتاؤ
کرنیکا ذکر ہوا۔ اب اون لوگون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن سے فقط تعارف
ہو یعنے وہ لوگ جو نہ بمرتبہ اصدقا ہون اور نہ عوام بلکہ شناسا ہون
ایسے لوگون سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ دوست تو ہر حال مین
معین ہوگا۔ اور جس سے کسی قسم کا تعارف ہی نہو وہ تو کسی معاملہ مین دخل
ہی نہ دیگا۔ مگر جو لوگ شناسا ہین اور بظاہر دوستی کا دم بھرتے ہین انہین
سے ہر قسم کے نقصان کا اندیشہ ہی ایسے لوگون سے جہانتک ممکن ہو
اپنی صحبت کو کم کرنا چاہیئے۔ اگر بالفرض آدمی ایسے لوگون مین کہین

(مثلاً درس گاہون مین یا مساجد مین یا بازار وغیرہ مین) پہنس جاے تو
کبھی ان کو بنظر حقارت نہ دیکھے گو بظاہر وہ خفیف وحقیر ہی ہون کیونکہ
ممکن ہی کہ خدا کے پاس اونکی منزلت زیادہ ہو۔ اور ایسے لوگون کو اونکے
تمول اور وجاہت دنیوی کے لحاظ سے بنظر عظمت دیکھنا بھی منع ہی
کہ حب دنیا مین گرفتار نہو جاے جو باعث ہلاکت ہی۔ جناب رسالتمآب صلعم
فرماتے ہین کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِغِنَاہُ ذَھَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ۔ جو شخص
کسی تونگر کے مدارات صرف اوسکی مالداری کے وجہ سے کرے تو
اوس کے دین سے دو ثلث گہٹ جائینگے۔ خدا کے پاس دنیا و مافیہا
کی کچھ بھی قدر و منزلت نہین ہی۔ پس انسانکو اسبات سے پرحذر رہنا
چاہئے کہ حصول دنیا کے فکر مین کہین دین برباد نہو جاے۔ وگرنہ پروردگار
کے سامنے خفت و رسوای ہوگی اور اس طمع سے خود اہل دنیا کے
پاس تم ذلیل ہو جاوگے اور اون سے تمھین کوی نفع نہوگا۔ اور
جو لوگ کہ صرف مالداری کے لحاظ سے تمہاری خاطر و مدارات کرین
اور بہ تعظیم و تکریم پیش آئین وہ بہروسہ کے لایق نہین ہین کیونکہ تجربہ
سے یہہ بات ثابت ہی کہ سچی محبت کرنے والے بہت کم ہین اور امید

نہین کہ حاضر و غائب لوگ کسی سے یکسان لطف و مہربانی کے ساتھ برتاو کرین
اکثر غائبانہ شکایت ہو جاتی ہی اور ایسا ہونا بعید از قیاس بھی نہین ہی۔ کیونکہ
جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھین تو ضرور اس بات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ
ہم بھی دوسرون کے نسبت ایسا ہی پیش آتے ہین بلکہ اپنے والدین
اور عزیز و اقارب اور اساتذہ کے ساتھ بھی ایسے ایسے امور کا انتساب
کرتے ہین جو شاید کبھی بالمشافہہ ذکر نکر سکین گے۔ پس اگر کوئی ہماری بھی
شکایت کرے تو کیا عجب ہی۔

اہل دنیا سے مال و جاہ اور اعانت کے توقع کو بھی قطع کرنا چاہئے کیونکہ
طامع اپنے مقاصد کو کم حاصل کرتا ہی بلکہ جسقدر طمع زاید ہوگی اوسیقدر
ذلت حاصل ہوگی۔ اگر کسی نے انجاح مرام مین تائید کی ہو تو خدا کا بھی شکر
ادا کرو۔ اور اوس متوسل کا بھی کیونکہ بغیر ادا کرنے شکر متوسل کے خدا کا
شکر بھی مکمل نہین ہوتا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ
لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی جو بندون کا شکر ادا نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر
ادا نہین کرتا۔ اور اگر کوئی تائید سے پہلو تہی بھی کرے تو اوس سے یعنے شکر کامل ۱۲
نہ تو ناخوش ہونا چاہئے۔ اور نہ شکایت کرنی چاہئے کیونکہ مسلمان کے

تو یہہ تعریف ہی کہ دوسرون کے عذر کو قبول کرے۔ اور منافق وہ ہی کہ جو محض لوگون کی عیب چینی کرے۔ ایسی حالت مین تو صرف یہہ خیال کر لینا مناسب ہوگا کہ یہہ عدم تائید شاید کسی ایسے عذر خاص پر محمول ہی کہ جس سے ہمین آگہی نہین ہی۔ اور جب تک کہ اسبات کا ثبوت یقینی نہو کہ ہماری نصیحت غیر کے حق مین اثر پذیر ہوگی اوسوقت تک کسیکو نصیحت بھی نہ کرنی چاہئے۔ والا نقاض پیدا ہوجائیگا۔ اور لوگ بیفائدہ دشمن بنجائینگے۔ اگر اہل تعارف کسی مسئلہ مین خطا کرین اور پھر تم سے اوس کے معلوم کرنے مین بھی ننگ و عار کرین تو اونکو تعلیم بھی نہ دیا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ اس شعر کے مصداق ہین کہ ؎ کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + اور اگر کسی مسئلہ کی لاعلمی محض کسی معصیت کی وجہ سے ہو جسکا ارتکاب جہالت سے ہوگیا ہی تو ضرور ایسے لوگون کی تفہیم بلطف و مدارا کرنی چاہئے۔

اگر کسی اہل ملاقات سے تمہارے حق مین کوی نیکی ہو تو خدا کا شکر کرو کہ تم کو ایسے شخص کا دوست بنایا۔ اور اگر کچھ برای دیکھو تو اللہ پر سونپ دو اور اوس سے کنارہ کرو۔ مگر عتاب مت کرو۔ اور نہ یہہ کہو کہ تم نے

ہمارے ساتھ اسطرح کا سلوک کیون کیا اور ہمارا لحاظ کیون نکیا گیا کہ
یہہ محض حماقت کی علامت ہی۔ بڑا احمق وہ ہی کہ اپنے کو دوسرون سے
اچھا سمجھے جب کوئی شخص تمہارے ساتھ برائی سے پیش آئے تو سمجھہ لو
کہ یا تو یہہ صرف تمہارے افعال بد کی پاداش ہی جو تم سے کبھی (پیشتر)
سرزد ہوی ہین۔ اس لئے انسانکو اپنے گناہون سے توبہ کرتے رہنا
چاہیے یا خدا کا عذاب تمپر دنیا مین نازل ہوا ہی اسکا علاج بھی ہی کہ حق بات
کو گو تلخ ہو بسمع قبول سنا کرو۔ اور کلام باطل پر سکوت کیا کرو۔ لوگون کے
نیکیون کو ظاہر کرو اور برائیون سے چشم پوشی اختیار کرو۔ علما کے صحبت
سے حذر کرو۔ خصوص ایسے عالمون کے صحبت سے جو مجادلہ مین مبتلا ہین۔ کہ
یہہ لوگ اکثر اپنے حسد کے وجہ سے دوسرون کے لئے حوادث دہر کا
انتظار کرتے رہتے ہین اور اپنے وہم کے پردے مین قطع محبت بھی
کر دیتے ہین اور تمہاری رسوای کا اپنی صحبت و مجلس مین مضحکہ کیا کرتے
ہین۔ حتی کہ ان خیالی ذلتون کا استعمال اس شہرت سے کرتی ہین کہ گویا
دہنون نے سنگ ملامت تمہارے منہ پر پھینک مارا۔ یہہ لوگ مناظرہ
کے وقت کبھی دوسرے کے بات کو فروغ ہونے نہ دینگے۔ اور کبھی

کسیکی خطا سے درگذر نکرینگے اور کسی کے عیب کو معاف نہ فرمائینگے
بلکہ ادنی ادنی عیب کو ظاہر کرینگے۔ غیر کے تھوڑے سے منفعت پر انکا دل
جلیگا۔ اور اقسام کے تہمتین اور بہتانین اوسکے فتراک مین باندہینگے۔
بظاہر تو یہہ نفع رسان معلوم ہونگے اور باطنًا انسے مضرت پہونچیگی بہرحال
جو کچھ کہ ابتک ذکر ہوچکا یہہ سب بدیہی امور ہین۔ ان مہلکات سے
وہی بچ سکتا ہی جسکو خدا بچاے پس ایسے لوگون کے صحبت مین سواے
نقصان وخسارت کے کوی فائدہ ہی نہین ہی۔ اور یہہ ایسی کہلی ہوی
باتین ہین کہ جس کا ہر شخص اعتراف کرسکتا ہی۔ قاضی ابن معروف رحمۃ اللہ
نے اس مضمون کو کیا خوب نظم کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| فَاحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً | وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ أَلْفَ مَرَّةٍ |
| دشمن سے تو ایک بار خوف کر | اور دوست سے ہزار بار |
| فَلَرُبَّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيقُ | فَكَانَ أَعْرَفُ بِالْمَضَرَّةِ |
| پس جب دوست اپنی دوستی سے پہر جاتے | مضرت پہونچانے کے عمدہ طریقہ کو جانتا ہے |

اسیطرح ابن تمام نے بھی کیا اچھا لکہا ہے

| | |
|---|---|
| عَدُوُّكَ مِنْ صَدِيقِكَ مُسْتَفَادٌ | فَلَا تَسْتَكْثِرَنَّ مِنَ الصِّحَابِ |
| تیرے دشمن تیرے دوستون ہی سے نکلینگے | پس دوستون کی تعداد کو مت بڑہا |

فَإِنَّ الدَّاءَ أَكْثَرُ مَا تَرَاهُ ۔۔۔ يَكُونُ مِنَ الطَّعَامِ أَوِ الشَّرَابِ

اکثر بیماریان جو تم دیکھتے ہو ۔۔۔ کھانے پینے سے ہی پیدا ہوتے ہین۔

اگر بھلائی چاہتے ہو تو ہلال بن علا رقی کے قول پر کاربند رہو۔

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ أَحْقِدْ عَلَى أَحَدٍ ۔۔۔ أَرَحْتُ نَفْسِي مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَةِ

جب مین کسی کی خطا معاف کرتا ہون اور کسی پر حسد نہین کرتا ۔۔۔ تو میرا نفس دشمنی کے تکلیفات سے محفوظ رہتا ہے

إِنِّي أُحَيِّي عَدُوِّي عِنْدَ رُؤْيَتِهِ ۔۔۔ لَأَدْفَعَ الشَّرَّ عَنِّي بِالتَّحِيَّاتِ

بدرستیکہ مین دشمن کو خوش کرتا ہون بمجرد اوسکے دیکھنے کے ۔۔۔ اظہار تبسم و خوشی سے تاکہ بلا دفع ہو جاے

وَأُظْهِرُ الْبِشْرَ لِلْإِنْسَانِ أُبْغِضُهُ ۔۔۔ كَأَنَّهُ قَدْ مَلَأَ قَلْبِي مَسَرَّاتِ

کشادہ روی سے پیش آتا ہون اوس شخص کے ساتھ جس سے مجھے تنفر ہے ۔۔۔ اسطرح کہ گویا اوس نے میرے دل کو خوشی سے مالا مال کر دیا

وَلَسْتُ أَسْلَمُ مِمَّنْ لَسْتُ أَعْرِفُهُ ۔۔۔ فَكَيْفَ أَسْلَمُ مِنْ أَهْلِ الْمَوَدَّاتِ

جبکہ مجھکو اجنبیون سے ہی بچنا محال ہے تو ۔۔۔ دوستون سے کیونکر نجات ملیگی۔

اَلنَّاسُ دَاءٌ دَوَاءُ النَّاسِ تَرْكُهُمْ ۔۔۔ وَفِي الْجَفَاءِ لَهُمْ قَطْعُ الْإِخَاءَاتِ

لوگ مثل بیماری کے ہین اسکا علاج ترک صحبت ہے ۔۔۔ کیونکہ انسے ذرا ہی کنارا کرو تو عداوت پیدا ہو جاتی ہے

فَسَالِمِ النَّاسَ إِنْ سَلِمَ مِنْ غَوَائِلِهِمْ ۔۔۔ وَكُنْ حَرِيصًا عَلَى كَسْبِ النَّقِيَّاتِ

جو شخص انکی شرارتون سے بچا رہے محفوظ رہا ۔۔۔ اسواسطے گوشہ گیری زیادہ اختیار کرو

وَخَالِقِ النَّاسَ وَاصْبِرْ مَا بَلِيتَ بِهِمْ ۔۔۔ اَصْمُتْ اَبْكَمْ اَعْمٰى ذَا اِنْقِبَاتِ

لوگون کے موافق رہو اور اون سے جو کچھ واقع ہو اور سہو کرو ۔۔۔ چپ ہو بہرے اور اندھے بجاو بہر کیف اپنے کو بچاو

اور نیز بعض حکما کے ان اقوال پر عمل کرو - دوست دشمن سے یکسان بخوشی ملا کرو نہ اونکے لئے کوی ذلت کا سامان مہیا کرو اور نہ اون سے کچھ خوف کرو وقار و تواضع کو ہاتھ سے جانے مت دو مگر وقار مین کبر اور تواضع مین ذلت نہو ہر چیز کا برتاو اعتدال کے ساتھ کرو افراط و تفریط مذموم ہے کما قیل۔

عَلَيْكَ بِاَوْسَاطِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ۔۔۔ طَرِيْقٌ اِلٰى نَهْجِ الصِّرَاطِ قَوِيْمٌ

لازم کرو تم اعتدال کو وہ ۔۔۔ راہ راست پر پہونچنے کا ذریعہ ہے

وَلَا تَكُ فِيْهَا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا ۔۔۔ فَاِنَّ كِلَا حَالَ الْاُمُوْرِ ذَمِيْمٌ

اپنے کامون مین افراط و تفریط مت کرو ۔۔۔ کہ یہہ دونون باتین مذموم ہین

چلنے کے وقت غرور کے ساتھ سیدھے یا ہین طرف اور پیچھے پلٹ پلٹ کر مت دیکھو - اگر کہین مجمع دیکھو تو بغیر حاجت کے مت ٹھہرو - اگر کسی مجلس مین بیٹھو تو اطمینان کے ساتھ بیٹھو متوحشانہ مت بیٹھو - ہاتون کی انگلیون کو باہم دیگر مت ملا و کہ اس سے اکثر اونگھنی آتی ہے جو فعل شیطانی ہے

علی ہذا داڑھی مین بیفائدہ انگلیان ڈالنا۔ اور انگشتری کو پھراتے رہنا
ہمیشہ دانتون مین خلال کرنا۔ ناکمین اونگلیان ڈالنا۔ کثرت سے تھوکنا۔ بار بار
انگڑائیان لینا منہہ پر سے مکھیان اوڑانا منع ہے۔ رینٹ اور بلغم کے دفع
کرنے مین بھی احتیاط چاہیئے مجلس مین یہہ بھی ضرور ہے کہ بالکل سکوت
ہو اور کسی قسم کا بلوا نہو گفتگو بھی سنجیدہ اور متانت کے ساتھ ہو۔ مخاطب
کے ساتھ توجہ رہے استماع کلام کے وقت استعجاب ظاہر نہو۔ بار بار
مخاطب سے ایک ہی بات کا استدراک بھی نہو کہ عیب مین داخل ہے۔
فضول و مضحکہ آمیز گفتگو سے محترز رہے۔ اپنی اولاد یا شعر و سخن یا تصنیف
و تالیف کی ستایش خود آپ کرنا معیوب ہے۔ بلکہ جو چیز اپنی ذات سے خصوصیت
رکھتی ہو اوسکی بھی تعریف کرنی نہ چاہیئے عورتون کے مانند تزئین لباس
کی خواہش یا مبتذل لباس پہنا سرمہ کا زیادہ استعمال۔ بالون مین زیادہ
تیل لگانا نہ چاہیئے۔ لوگون کے پاس ہمیشہ حاجت پیش کرنا نہ چاہیئے کسیکو
ظلم کی ترغیب بھی مت دو۔ اپنے عیال کو دوسرون کے تشخیص مراتب کا
رجحان مت دلاؤ کہ اسمین دو قباحتین ہین۔ ایک تو یہہ کہ مثلاً جب وہ
کسیکو اپنے سے حقیر سمجھینگے تو اوس شخص کو بنظر استخفاف دیکھینگے دوسرا

یہ کہ اگر کسی کو ذی مرتبت پائیگے تو اوس سے اپنے دل مین کہنچا کرینگے
اور نیز اگر ان سے کچھ خطا ہوجاے تو نرمی کے ساتھ درگذر کرو۔ اور
مہربانی بھی اعتدال کے ساتھ کرو۔ خدمت گار و حواشی کے ساتھ ٹھٹھا
مت کرو۔ کہ اس سے رعب و داب مین فرق آتا ہی۔ کسی سے جھگڑا
ہوجاے تو حلم کو ہاتھ سے جانے مت دو جہالت کو کام مین مت لاؤ
تعجیل کار سے پرہیز کرو۔ جواب سمجھکر دیا کرو۔ جھگڑے کیوقت بار بار ہاتھ
سے اشارہ نکرو۔ اور اگر کوی پس پشت ہو تو اوس کے طرف التفات
مت کرو۔ اور نیز جھگڑے کے وقت پنڈلیون پر مت بیٹھو۔ جبتک
غصہ کم ہو بات مت کرو۔ تقرب سلطانی سے ڈرو۔ وہ دوست جو صرف
تمھاری خوشحالی کا رفیق ہو (جیسے تونگری اور صحت) اور برے وقت
مین کام نہ آئے (یعنے حالت افلاس و مرض مین) اوس سے پرہیز
کیا کرو کہ وہ بڑا دشمن ہی۔ مال کو جان سے زیادہ عزیز مت رکھو۔
المختصر یہانتک جن ابواب کا ذکر ہوچکا ہی وہ بدایۃ ہدایت کیلئے کافی
ہے اگر بالفرض کچھ باقی ہی تو صرف یہی ہی کہ انکا تجربہ کیا جاے ہدایت
ہدایت کے متعلق گویا تین باتین بیان ہوین ہین۔ آداب طاعات۔ ترک معاصی

مخالفت خلق - ان تینون چیزون کے مجموعہ کو تقوی - دین کامل -
زاد آخرت سے بھی تعبیر کرتے ہین - پس اگر ان امور کے طرف
طبیعت کا میلان ہو - اور نفس مین انکی حصول اور عمل کے جانب رغبت
پای جاے تو سمجھئے کہ مادہ عبودیت ہی امید ہی کہ خدا تعالی ایمان کامل
سے دلکو منور کردے -

چونکہ اس کتاب مین بدایات و نہایات دونون باتون کا ذکر ہو چکا ہی تو
نہایت ہدایت کے بعد اسرار و غوامض اور علوم باطنہ اور مکاشفات کا
مرتبہ ہی - جسکا ذکر احیاء العلوم مین موجود ہی - اگر شوق ہو تو اوس کے طرف
رجوع کرو - اور اگر صرف انہین اعمال و وظایف کا اختیار کرنا جو اس کتاب مین
مذکور ہوی ہین گران معلوم ہو اور تنفر پایا جاے - اور نیز یہ خیال پیدا ہو
کہ بھلا اس علم سے ہمین مناظرہ وغیرہ مین کیا مدد ملیگی - اور ابنا جنس
پر کیا سرداری ہو سکیگی - حصول تقرب وزرا و سلاطین اور مناصب وغیرہ
مین اس سے کیا تائید مل سکیگی تو سمجھ لو کہ شیطان تمہین غارت کیا چاہتا ہے
اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھنے کے درپے ہے - اور تمکو ایسی علوم
کے ترغیب دیا چاہتا ہی کہ جس کو تم اپنے خیال مین مفید سمجھتے ہو

کر یقین جانو کہ وہ سرمایہ تباہی و بربادی کا ہے اور نعیم دایم یعنے جوار رب العالمین سے باز رکھنے کی تدبیر ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

# صحت نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | ۶ | مَا تَقْرَبَ | مَا تَقَرَّبَ | ۱۳ | ۸ | هٰذَا الْيَوْمَ | هٰذَا الْيَوْمِ |
| 〃 | ۷ | مَا فُرِضَتْ | مَا افْتُرِضَتْ | 〃 | ۱۱ | 〃 | 〃 |
| 〃 | ۸ | فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ | فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ | ۱۴ | ۶ | فِيْ | فِيَّ |
| 〃 | ۹ | يَنْطَقُ | يَنْطِقُ | 〃 | 〃 | مَا يَنْفَعَنِيْ | مَا يَنْفَعُنِيْ |
| 〃 | 〃 | يَبْطَشُ | يَبْطِشُ | ۱۵ | ۱۲ | مِنَ النِّفَاقِ | مِنَ النِّفَاقِ |
| ۱۳ | ۳ | اَصْبَحْنَا | اَصْبَحْنَا | ۱۶ | ۳ | شَقِّ | اَنْ اَشُقَّ |
| 〃 | 〃 | وَاَصْبَحَ الْمَلَكُ | وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ | ایضاً | ۶ | يَكْتُبُ | يَكْتُبَ |
| 〃 | ۴ | اَصْبَحْنَا | اَصْبَحْنَا | ۱۷ | ۲ | بِالْقَوْلِ | بِالْقَوْلِ |
| 〃 | ۷ | 〃 | 〃 | 〃 | ۳ | ارْحِمْنِيْ | اَرْحِمْنِيْ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸ | ۲ | تُعْطِنِیْ | تُعْطِیْنِیْ | ۲۹ | ۴ | سَلَّمَ | سَلِّمْ |
| ″ | ۱۰ | اَسْمَعَنِیْ | اَسْمِعْنِیْ | ۳۰ | ۳-۲ | کُلَّہٗ | کُلِّہٖ |
| ″ | ۱۲ | السَّلَاسِل | السَّلَاسِلِ | ″ | ″ | عَاجِلَہٗ | عَاجِلِہٖ |
| ″ | حاشیہ ۱۳ | یعنے بلال | | ″ | ″ | آجِلَہٗ | آجِلِہٖ |
| ۱۹ | ۵ | تَنِزَلَ | تَنَزَّلَ | ″ | ۴ | یَقَرَّبُ | تُقَرِّبُ |
| ″ | ″ | تَنِزُلُ | تَنَزَّلُ | ″ | ۵ | عَبْدَکَ | عَبْدَکَ |
| ″ | ۱۴ | وَاَسْبِحُکَ | وَاُسَبِّحُکَ | ″ | ″ | بَنِبَّکَ | بَنِبِّکَ |
| ۲۴ | ۵ | مَمْشَایِ | مَمْشَایَ | ″ | ۸ | رُشَدًا | رُشْدًا |
| ″ | ۶ | سُمْعَۃً | سُمْعَۃً | ″ | ۱۰ | ذَالْجَلَالُ | ذَالْجَلَالِ |
| ″ | ″ | اِلْقَاءً | اِلْقَاءَ | ″ | ۱۲ | تُکْلِنِیْ | تُکْلِنِیْ |
| ″ | ۶ | وَاِبْتِغَاءِ | وَاِبْتِغَاءَ | ″ | ۱۳ | اَصْلَحْ | اَصْلِحْ |
| ۲۹ | ۱ | وَاَبْعَثُہٗ | وَاَبْعَثُہٗ | ″ | ″ | کُلُّہٗ | کُلُّہٗ |
| ″ | ۲ | وَعَدَّتُہٗ | وَعَدَّتُہٗ | ۳۰ | ۱۴ | اَصْبَحْتُ | اَصْبَحْتُ |
| ″ | ″ | اَرْحَمُ | اَرْحَمَ | ″ | ۱۵ | اَمْلَکُ | اَمْلِکُ |

| صفو | سطر | غلط | صحیح | صفو | سفر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۱ | ۲ | فَقِیرًا | فَقِیرٌ | ۴۵ | ۸ | اَیْقَظِنِیْ | اَیْقَظْنِیْ |
| 〃 | 〃 | فَقَرٌ | اَفْقَرَ | 〃 | 〃 | وَاسْتَعْمَلَنِیْ | وَاسْتَعْمِلْنِیْ |
| 〃 | 〃 | غَنِیٌّ | غَنِیٌّ | 〃 | ۹ | تَبْعَدِیْ | تَبْعَدَنِیْ |
| 〃 | ۴ | اَکْبَرُ | اَکْبَرَ | 〃 | ۱۰ | فَتُعْطَنِیْ | فَتُعْطِیَنِیْ |
| 〃 | 〃 | سُبْلَغَ | صَبْلَغَ | ۵۲ | ۲ | وَجَهَّتُ | وَجَّهْتُ |
| 〃 | ۵ | تَسَلَّطْ | تُسَلِّطْ | 〃 | ۴ | رَبٌّ | رَبِّ |
| 〃 | 〃 | لَایَرْحَمَنِیْ | لَایَرْحَمُنِیْ | ۵۹ | ۳ | الْجُمْعَةِ | الْجُمُعَةِ |
| ۳۲ | ۱ | سَالَمَ | سَالِمٍ | ۶۱ | ۸ | اَعْفِنِیْ | اَغْنِنِیْ |
| 〃 | ۲ | لَایَضُرُّ | لَایَضُرُّهُ | 〃 | ۹ | تَمَنْ | عَمَّنْ |
| ۴۱ | ۹ | مُحَمَّدَنِ | مُحَمَّدَانِ | ۶۳ | ۸ | وَالْعَطَشَ | وَالْعَطَشُ |
| 〃 | ۹ | وَابْعَثْهُ | وَابْعَثْهُ | ۶۴ | ۱۵ | لَخُلُوفُ | لَخَلُوفُ |
| 〃 | ۱۰ | وَعَدَّتَهُ | وَعَدْتَهُ | ۶۵ | ۸ | لِلْجَنَّةِ | لِلْجَنَّةِ |
| ۴۲ | ۱۳ | اَرْفَعَهُ | اَرْفَعُهُ | 〃 | ۹ | اَلرَّیْحَانُ | اَلرَّیَانُ |
| ۴۵ | ۱ | آخِذُ | آخِذٌ | ۶۶ | ۱۰ | اَیْدِیْهِمْ | اَیْدِیَهُمْ |
| 〃 | ۴ | اَقْضِ | اِقْضِ | 〃 | 〃 | اَرْجُلُهُمْ | اَرْجُلَهُمْ |
| 〃 | ۵ | مُمَاتَهَا | مَمَاتَهَا | ۷۰ | ۱۳ | یَغِیْبُ | یَغِیْبَ |
| 〃 | 〃 | اُمْنِهَا | اَمِنَهَا | 〃 | ۱۴ | مَیِّتًا | مَیْتًا |
| 〃 | ۶ | اَحِیْتُهَا | اَحِیْتَهَا | ۷۲ | ۹ | بَنِیَ | بَنِیْ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷۲ | ۱۰ | دوسرے کی بات کاٹے اور | ۔ | ۸۷ | ۱۳ | فَتَحصَدُ | فَتَصعَدُ |
| ״ | ۱۱ | خدا تعالیٰ | خدای تعالیٰ | ״ | ״ | اَصْبَحُ | اَمْسَیَ |
| ״ | ۱۲ | دوسرے کی بات کاٹنی اور | ۔ | ״ | ״ | اَمْسِی | اَمْسَیَ |
| ۷۳ | ۷ | تَزَکُّوا | تُزَکُّوا | ״ | ۱۴ | صَعَدَتْ | صَعِدَتْ |
| ۷۷ | ۱۴ | غَیْرَ | غَیْرُ | ״ | ۱۵ | زَکَّتَهُ | زَکَّیْتَهُ |
| ۸۲ | ۱ | بین | ہین | ״ | ״ | کَثَّرَتَهُ | کَثَّرْتَهُ |
| ״ | ۱۰ | مُهْلِکَاتٌ | مُهْلِکَاتُ | ״ | ״ | اَلْمُوَکَّلُ | اَلْمُوَکِّلُ |
| ۸۷ | ۴ | بِاَسْنَادِهٖ | بِاِسْنَادِهٖ | ۸۸ | ۱ | وَجْبَهُ | وَجْهَهُ |
| ״ | ״ | اَنَّهٗ | اِنَّهٗ | ״ | ۳ | ۔ | اَعْمَالَ الْعِبَادِ کَیْفَ نُوْزَنُ |
| ״ | ۵ | لِمَعَاذٍ | لِمُعَاذٍ | ״ | ״ | فَتَرَکَّتَهُ | فَتَزَکَّیْتَهِ |
| ״ | ״ | حَدَّثَنِیْ | حَدِّثْنِیْ | ״ | ۴ | قُفُوْا | قِفُوْا |
| ״ | ۸ | مَعَاذُ | مُعَاذُ | ״ | ״ | وَاضْرِبُوْا | وَاضْرِبُوْا |
| ״ | ״ | اِنَّیْ | اِنِّیْ | ״ | ۵ | وَجْبَهُ | وَجْهَهُ |
| ״ | ۹ | نَفْعُکَ | نَفْحَکَ | ״ | ״ | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهِ |
| ״ | ״ | ضَیْعَتَهُ | ضَبْعَتَهُ | ״ | ۶ | اُدْعُ | اَدَعَ |
| ״ | ۱۰ | مَعَاذُ | مُعَاذُ | ״ | ۷ | انا ملك الفخر | |
| ״ | ۱۱ | سَبَعَةٌ | سَبَعَةَ | ״ | ۹ | اَلْخَفَظَةَ | اَلْحَفَظَةَ |
| ״ | ۱۲ | اَلسَّبَعِ | اَلسَّبْعِ | ״ | ۱۰ | قَفُوْا | قِفُوْا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٨٨ | ١٠ | وَاضْرِبُوْا | وَاضْرِبُوْا | ٨٩ | ٩ | اَدْعُ | اَدَعَ |
| 〃 | 〃 | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهٖ | 〃 | 〃 | الْحِفْظَةُ | الْحَفَظَةُ |
| 〃 | ١١ | اُدْعُ | اَدَعَ | 〃 | ١٢ | قَفُّوْا وَاضْرِبُوْا | قِفُوْا وَاضْرِبُوْا |
| 〃 | ١٣ | يَزْهُوْ | يَزْهُوْ | 〃 | 〃 | وَجْهُ | وَجْهَ |
| 〃 | 〃 | الْكَوْكِبُ | الْكَوْكَبُ | 〃 | ١٥ | اُدْعُ | اَدَعَ |
| 〃 | 〃 | الدُّرِّىُ | الدُّرِّىَ | ٩٠ | ٢ | النَّخْلِ | النَّخْلَ |
| 〃 | ١٥ | قُفُّوْا | قِفُوْا | 〃 | ٤ | قَفُّوْا وَاضْرِبُوْا | قِفُوْا وَاضْرِبُوْا |
| 〃 | 〃 | وَاضْرِبُوْا | وَاضْرِبُوْا | 〃 | 〃 | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهٖ |
| ٨٩ | ١ | وَجْهُ | وَجْهَ | 〃 | ٥ | وَاضْرِبُوْا | وَاضْرِبُوْا |
| 〃 | 〃 | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهٖ | 〃 | ٦ | كُلٌّ | كُلَّ |
| 〃 | 〃 | ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ | ظَهْرَهٗ وَبَطْنَهٗ | 〃 | 〃 | عَيْنٌ | غَيْرُ |
| 〃 | ٢ | اُدْعُ | اَدَعَ | 〃 | ٨ | اُدْعُ | اَدَعَ |
| 〃 | ٥ | بعملها | بَعْلِهَا | 〃 | ١٠ | الرَّاىُ | الْمَرَاىِ |
| 〃 | 〃 | قُفُّوْا وَاضْرِبُوْا | قِفُوْا وَاضْرِبُوْا | 〃 | ١١ | خُلُقُ | خُلُقُ |
| 〃 | ٦ | وَجْهُ صَاحِبُهُ | وَجْهَ صَاحِبِهٖ | 〃 | 〃 | صَمْتٍ | صَمْتِ |
| 〃 | ٧ | كُلٌّ | كُلَّ | 〃 | 〃 | ذِكْرُ اللّٰهِ | ذِكْرِ اللّٰهِ |
| 〃 | 〃 | يَاخُذَ | يَاخُذُ | 〃 | ١٢ | فَتَشَيَّعَهُ | فَتَشَيَّعَهُ |
| 〃 | ٨ | يَقَعُ | يَقَعَ | ٩٠ | ١٢ | الْحُجُبُ | الْحُجُبَ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | سطر | صفحہ | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ٩٠ | ١٣ | كُلُّهَا | كُلُّهَا | ١٣ | ٩١ | مُعَاذٌ |
| ″ | ١٤ | الْمُخْلِصِ | الْمُخْلَصِ | ١٤ | ″ | اللَّحْمَ |
| ٩١ | ٢ | السَّمَوَاتِ | السَّمَوَاتُ | ١٥ | ″ | يُطِيقُ |
| ″ | ″ | مَعَاذُ | مَعَاذٌ | ″ | ″ | مُعَاذٌ |
| ″ | ٣ | مَعَاذُ | مُعَاذٌ | ٢ | ٩٢ | تَكْرِهَ |
| ″ | ٤ | ″ | ″ | ٣ | ″ | مُعَاذُ |
| ″ | ″ | اِقْتَدِنِى | اِقْتَدِبِى | ١٣ | ١٠٣ | اَدْرِى |
| ″ | ٥ | نَقْصٌ | نَقْصٌ | ١ | ١٠٥ | شَاهُ |
| ″ | ٦ | اَخْوَانِكَ | اِخْوَانِكَ | ٣ | ″ | مَقَا |
| ″ | ″ | اَوَلَا | وَلَا | ٤ | ١٠٦ | صَدَعَكَ |
| ″ | ٧ | نَفْسُكَ | نَفْسُكَ | ″ | ″ | شَتَتْ |
| ″ | ″ | وَتَذْمُهُمْ | بِذَمِّهِمْ | ١٠ | ″ | قَلْبُهُ |
| ″ | ٩ | تَسَكَّبُّ | تَتَكَبَّرُ | ″ | ″ | اَمْرَهُ فُرُطًا |
| ″ | ″ | يَحْذِرُ النَّاسَ | يَحْذَرُ النَّاسُ | ١٠ | ١١٧ | عَدُوَّكَ |
| ″ | ″ | خُلْقِكَ | خُلُقِكَ | ١٢ | ″ | الصدى - ق فكان |
| ″ | ″ | تَنَاجُ | تُنَاجِ | ″ | ″ | بالمضرة |
| ″ | ١٠ | فَتَنْقَطِعُ | فَتَنْقَطِعُ | ١٥ | ″ | صَدِيقِكَ |
| ″ | ١٢ | وَالنَّاشِطَاتُ | وَالنَّاشِطَاتِ | ″ | ″ | تَسْتَكْثِرَنَّ |

# فہرست مضامین کتاب ہدایۃ القضاۃ


| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲ | تقریر وجہ تالیف۔ |
| ۳ | نکاح کے معاملات کا بیان۔ |
| 〃 | تعریف نکاح۔ |
| 〃 | مسئلہ نکاح کس وقت واجب ہی |
| 〃 | مسئلہ ۲ آزاد شخص چار عورتوں تک نکاح کرسکتا ہے |
| 〃 | مسئلہ ۳ نکاح کا انعقاد ارکان اور شرائط پر موقوف ہے |
| ۴ | مسئلہ نکاح تعلیق بالشرط سے صحیح نہوگا۔ |
| 〃 | مسئلہ نکاح زانیہ حاملہ سے جایز ہے۔ |
| 〃 | مسئلہ ۶ نکاح اوس حاملہ کا باطل ہوجبکا حمل نسبًا معلوم ہو |
| 〃 | مسئلہ نکاح حنفی مذہب والی کا رافضی اور معتزلہ کے ساتھ ناجایز ہے۔ |
| 〃 | رافضی کا لغوی معنی |
| 〃 | معتزلہ کی تعریف |
| ۵ | مسئلہ کافر مرد اور کافرہ عورت کا پہلا نکاح باہم اسلام لانے کے بعد باقی رہیگا |
| 〃 | مسئلہ ۹ عورت کے ارتداد سے نکاح کی حبر تجدید |
| 〃 | مسئلہ ولی بغرض ظلم عورت کو فوتی شخص کے ساتھ نکاح کرنے سے مانع و مزاحم نہوگا۔ |
| 〃 | مسئلہ ۱۱ گونگا اشارۃ نکاح کرا سکتا ہے۔ |
| ۶ | مسئلہ ۱۲ زوج زوجہ کے وفات دوسرے روز سالی سے نکاح کرسکتا ہے |
| 〃 | مسئلہ قاضی ولایۃ لاوارث لڑکیوں کے نکاح کرسکتا ہے |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۶ | مسئلہ ۱۴ قاضی ولایۃ لاوارث لڑکیوں کے نکاح کی ولایت نہیں رکھتا |
| 〃 | مسئلہ مرد اپنی عورت کو بدون مرضی اوسکے والدین اصلی سے باہر نہیں لیجاسکتا۔ |
| 〃 | مسئلہ ۱۵ قطعی مبیعہ لڑکی کا نکاح مشتری کی اجازت پر موقوف ہے |
| ۷ | مسئلہ ۱۶ زوجہ اپنے زوج کے گم ہوجانے سے دوسرا نکاح کرسکتی ہے |
| ۸ | مسئلہ نکاح موقت اور متعہ دونوں باطل ہیں |
| 〃 | بحث تنقیحات |
| 〃 | تنقیح اول دریافت میں اون لوگوں کے کہ جو قاضی کے پاس اجازت حاصل کرنے آتے ہیں۔ |
| ۹ | تنقیح دوم دریافت میں ولی مجاز کے |
| 〃 | ولی کی تعریف |
| 〃 | ولایت کا چار سببوں سے ثابت ہونا |
| 〃 | ترتیب ولایت عصبہ |
| ۱۰ | ولایت کے اقسام |
| 〃 | مسئلہ نکاح ولی کے بغیر جنون دائمی اور دیوانگی کے الحاق سے منعقد نہوگا۔ |
| ۱۱ | وصی کی تعریف |
| 〃 | تنقیح سوم دریافت میں کہ کس حرام ناقہ سے |
| 〃 | تنقیح چہارم دریافت میں صناعی حرام نوں کے |
| ۱۲ | حلت رضاعت اور حرمت نسب میں جنہ مورث |
| ۱۳ | 〃 |
| ۱۴ | رضاعت کی تعریف |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۱۴ | تنقیح پنجم دریافت مین حرمت سسرالگی کے |
| 〃 | مسئلہ ۲۰ زنا اور بوسہ وغیرہ کا حکم |
| 〃 | مصاہرت کی تعریف |
| 〃 | تنقیح ششم دریافت مین حرمت جمع کرنیکے |
| ۱۵ | تنقیح ہفتم دریافت مین ملک غیر کے |
| 〃 | مسئلہ ۲۱ شہادت موت کا عجیب مسئلہ |
| 〃 | تنقیح ہشتم دریافت مین حرمت بین جمع بی بی و بہنا کے |
| ۱۶ | تنقیح نہم دریافت مین حرمت مطلقہ ثلثہ کے |
| 〃 | تنقیح دہم دریافت مین انتظار عدت اور رفع موانعات شرعی کے۔ |
| ۱۷ | وہ گیارہ صورتین جنمین انتظار ضرور ہے۔ |
| 〃 | تنقیح یازدہم دریافت مین حرمت شرک کے |
| ۱۸ | تنقیح دوازدہم دریافت مین حرمت ملک کے |
| 〃 | ابواب صحت نکاح۔ |
| 〃 | ایجاب و قبول کا بیان۔ |
| ۱۹ | مسئلہ ۲۲ بچون کے نکاح مین ترمیم۔ |
| 〃 | مسئلہ ۲۳ نکاح مین متعاقدین کا مشہور نام بیان کرنا سخت ضرور ہوگا۔ |
| 〃 | گواہونکا بیان |
| 〃 | مسئلہ ۲۴ کون شخص نکاح کا گواہ ہوسکتا ہے |
| ۲۰ | رضای زن و شوہر کا بیان |
| 〃 | حضوری ولی کا بیان |
| ۲۱ | صلاحیت زوجین کا بیان |
| | کفاءت کا بیان |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲۱ | کفاءت نسب کا ذکر |
| 〃 | 〃 اسلام کا ذکر |
| 〃 | 〃 حریت کا ذکر |
| 〃 | 〃 دیانت کا بیان |
| 〃 | 〃 حرفہ کا بیان |
| 〃 | 〃 مال کا بیان |
| 〃 | مہر کا بیان |
| 〃 | مہر کی تعریف |
| 〃 | مسئلہ ۲۵ نکاح کے لئے مہر ضرور ہے |
| 〃 | مسئلہ ۲۶ کم سے کم مہر کتنا ہے |
| 〃 | مسئلہ ۲۷ مہر کے لئے مال متقوم ہونا ضرور ہی |
| 〃 | مہر کے اقسام |
| ۲۳ | مسئلہ ۲۸ استقرار مہر کن چیزون سے ہوتا ہی۔ |
| 〃 | مسئلہ ۲۹ عورت کا مہر کب نصف ہوجاتا ہی |
| 〃 | مسئلہ ۳۰ عورت کا مہر مرد کے ذمہ سے کن صورتون مین ساقط ہوتا ہے |
| 〃 | مسئلہ ۳۱ عورت مہر مؤجل کو میعاد کے اندر مطالبہ نہین کرسکتی۔ |
| 〃 | نکاح قاضی کے معرفت سے ہونیکا بیان۔ |
| ۲۴ | نکاح پڑہانیکا طریقہ۔ |
| 〃 | نکاح کا خطبہ۔ |
| ۲۵ | ترکیب ایجاب و قبول |
| 〃 | الفاظ ایجاب |
| 〃 | 〃 قبول |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۲۵ | الدعاء |
| ۲۶ | طلاق کا بیان |
| 〃 | طلاق کی تعریف |
| 〃 | مسئلہ ۳۲ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے |
| 〃 | طلاق کے اقسام |
| ۲۷ | طلاق بدعی کے آٹھ قسم ہین |
| 〃 | طلاق کے الفاظ تین ہین |
| ۲۸ | مسئلہ ۳۳ طلاق رجعی اور بائن اور ثلثہ کا فرق۔ |
| 〃 | مسئلہ ۳۴ طلاق کا اثر زوجہ پر کسوقت ہوتا ہی |
| 〃 | مسئلہ ۳۵ طلاق مجبور کی لغو نہین ہی |
| 〃 | نکاح کے فسخ کا بیان |
| 〃 | فسخ کی تعریف |
| 〃 | مسئلہ ۳۶ فسخ کرانیکا حق عورت کو حاصل ہی |
| 〃 | مسئلہ ۳۷ ساتھہ اسباب مین نکاح بدون تفریق کرائے قاضی کے فسخ نہوگا۔ |
| ۲۹ | تفصیل اسباب |
| ۳۰ | مسئلہ ۳۸ آٹھہ اسباب مین نکاح بدون تفریق کرائے قاضی کے فسخ ہوجاتا ہی |
| 〃 | تفصیل اسباب |
| ۳۱ | دار الحرب کی تعریف |
| 〃 | دار الاسلام کی تعریف |
| 〃 | مسئلہ ۳۹ عورت شوہر کے جنون اور برص اور جذام اور مضرت سے نکاح کو فسخ کرا سکتی ہی |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۳۲ | ایلا کا بیان |
| 〃 | ایلا کی تعریف |
| 〃 | مسئلہ ۴۰ رکنیت ایلا کیا ہے۔ |
| 〃 | مسئلہ ۴۱ شرط ایلا کیا ہے۔ |
| 〃 | مسئلہ ۴۲ حکم ایلا کیا ہے |
| 〃 | ایلا مین بہی دو حکم کے الفاظ ہین |
| ۳۳ | مسئلہ ۴۳ سخت تر کونسا ایلا ہی۔ |
| 〃 | مسئلہ ۴۴ ایلا سے کسطرح رجوع ہوتا ہی |
| 〃 | خلع کا بیان |
| 〃 | خلع کی تعریف |
| ۳۴ | مسئلہ ۴۵ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے |
| 〃 | مسئلہ ۴۶ خلع کے بعد تراضی طرفین دوسرا نکاح ہوسکتا ہے۔ |
| 〃 | مسئلہ ۴۷ لڑکی کا باپ خلع کرا سکتا ہے |
| 〃 | مسئلہ ۴۸ لڑکے کا باپ خلع نہین کرا سکتا |
| 〃 | لعان کا بیان |
| 〃 | لعان کی تعریف |
| ۳۵ | شوہر کے قسم کہانیکا طریقہ |
| 〃 | عورت کے قسم کہانیکا طریقہ |
| ۳۶ | عنین وغیرہ کا بیان |
| 〃 | عنین کی تعریف |
| ۳۷ | مسئلہ ۴۹ عورت کن صورتون مین عنین سے نکاح کو فسخ کرا سکتی ہے |
| 〃 | مسئلہ مرد عنین کے زوجہ کا سکوت نکاح کے فسخ کرانیکے لئے عارض نہین ہوسکتا۔ |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۳۷ | مسئلہ ۵۱ مرد کے ایکبار جمع کرنے سے عورت کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ |
| 〃 | مسئلہ ۵۲ مرد عنین کے ایام عذر شرعی مجری ہو سکتے ہین — |
| ۳۸ | مسئلہ ۵۳ عنین کے حکم مین خصی بھی داخل ہے |
| 〃 | مسئلہ ۵۴ مرد عنین کے خلوت صحیحہ سے پورا مہر لازم آتا ہے |
| 〃 | نفقہ کا بیان |
| 〃 | نفقہ کی تعریف |
| 〃 | مسئلہ ۵۵ مرد پر زوجہ کا نفقہ کس طرح ہے |
| 〃 | مسئلہ ۵۶ مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ مین روٹی پکی پکائی دے یا آٹا۔ |
| 〃 | مسئلہ ۵۷ مرد کی خدمت عورت پر واجب نہین |
| 〃 | مسئلہ ۵۸ معتدہ عورت کا نفقہ کس عدت مین مرد پر واجب ہے۔ |

| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۳۹ | مسئلہ ۵۹ عورت کو کس صورت مین علیحدہ مکان نہین دلایا جاویگا۔ |
| 〃 | مسئلہ ۶۰ قاضی عورت کو کس وقت عہدہ سے مین رہنیکا حکم دیگا۔ |
| 〃 | مسئلہ ۶۱ مرد پر عورت کے پوشاک سال مین فرض ہین۔ |
| ۴۰ | مسئلہ ۶۲ مرد عورت کو کن صورتون مین باہر جانیکی اجازت دیسکتا ہی۔ |
| 〃 | مسئلہ ۶۳ عورت کن صورتون مین بلا اجازت زوج کے باہر جا سکتی ہے۔ |
| 〃 | مسئلہ ۶۴ زوج چار صورتون مین زوجہ کو مار پیٹ کر سکتا ہے۔ |
| ۴۱ | مسئلہ ۶۵ ساس سسر بیٹی سے کب ملاقات کر سکتے ہین |
| 〃 | مسئلہ ۶۶ ہر ذی رحم محرم لڑکی کے یہان جا سکتے ہین |
| 〃 | مسئلہ ۶۷ عورت ابوین اور محارم سے ملاقات کو کس وقت جا سکتی ہے |

کتاب لاجواب

# ہدایۃ القضاۃ

جس مین رواجی مسائل مفتی بہا مسلمہ سرکار نظام

یعنے

نکاح طلاق فسخ وغیرہ جو معاملات ازدواج مین بکار آمد اور مفید عام ہین

نہایت کوشش کے ساتھ معتبر کتب فقہ سے لکھے گئے جسکے فوائد فہرست کتاب سے ظاہر ہین

جناب مولوی قاضی احمد محی الدین صاحب قاضی ضلع بیڑ

کے تصنیف سے واسطے

رفاہ عام علی الخصوص عہدہ داران دارالقضا اور نائبین دارالقضا اور

وکلا عدالت دیوانی اور امیدواران امتحان وکالت طالبین مسائل دینیات و یقین

شرع متین کے

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن مجلہ افضلگنج مین طبع ہوئی

سخنان مولف حق تالیف اس رسالہ کو بہ کیا گیا کہ کوئی صاحب تصنیف نقل نہ کرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین۔ وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین
بعد حمد و نعت کے بچارہ ہیچمیرز مبتلائے سئات ابوالبرکات محمد قطب اللہ المعروف بہ قاضی احمد محی الدین
بن غلام محمد عرف قاضی محمد رکن الدین بن قاضی محمد شکر اللہ قاضی سرکار بیڑ صوبہ عجستہ بنیاد اورنگ آباد
غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔ عرض پرداز ہے کہ جب نہایت مہذب وہی قوم مانی جاتی ہی جو خدا کے کتاب منزل
یعنی فرقان حمید پر تعمیل اور احکام الہی کا امتثال پورے طور سے کرے۔ اور دنیا کے تمام قومون مین سے
وہی لوگ عالی ہمت اور پورے خیراندیش تصور کئے جاتے ہین جنہون نے خدا کے بھیجے ہوے قانون
شریعت کو عمدہ اور نیک نیتی اور سچے ارادہ کے ساتھ عمل مین لایا ہو۔ خصوص ہماری سرکار نظام
مین جو (اسلامی سلطنت کے ابقا اور ہمیشہ سے قانون شریعت کے اجرا کی سامی و مددگار ہی)
اس احکام شرع کے اجرا کا اہتمام بیش از بیش کیا گیا چنانچہ طریقہ معدلت کے بنیاد جمانیکے لئے اور خیالات
کو کامل اطمینان اور یقین دلانیکے لئے شرعی معاملات مثل نکاح اور طلاق وغیرہ کے عدالت
دار القضا سے متعلق کرادی تاکہ ان شرعی معاملات کا تصفیہ قانون شریعت کے موافق اس محکمہ
مین ہوا کرے۔ لہذا اس خیرخواہ کو اسبات کا خیال ایک جوش کے ساتھ پیدا ہوا کہ ان شرعی معاملات
مرقوم الصدر کا ایک ایسا مختصر ضابطہ باستنباط مسائل شرعی تیار کیا جائے کہ جس سے وہ ضابطہ
بآسانی کارروائی اور کارپردازی مین ان معاملات شرعی کے کام آوے اس لئے
عاجز نے اس ضابطہ کو اردو زبان مین مرتب کرکے اسکا نام ہدایت القضاۃ
رکھا صاحبان فہم و ذکا و حضرات ذوالمجد و اعلا کے سمید ہی کہ احقر کے سہو و نسیان سے
درگذر کرکر نظر اصلاح سے ملاحظہ فرماوینگے۔

قاضی احمد محی الدین

# نکاح کے معاملات کا بیان

## تعریف نکاح

نکاح ایک معاملہ ہی جو متعلق ہی عورت کے موضع مخصوصہ سی (قصداً) روبرو دو گواہون کے (ساتھ صلاحیت عاقدین کے)

تصریح نکاح مین بھی مثل بیع کے ایجاب و قبول ضرور ہی۔ لیکن اتنا فرق ہی کہ وہان صرف ایجاب و قبول سے معاملہ تمام ہوجاتا ہے اور یہان بدون دو گواہ کے یہہ معاملہ تمام نہین ہوسکتا کیونکہ جسپر عقد ہوتا ہی وہ عورت کا بدن نہانی ہی اور اوسکا بدلہ مہر اور بدن نہانی ایسی چیز نہین کہ اوسپر قبضہ مہر دینے والیکا اسطور سے ہوسکے جیسا شے مبیعہ پر مشتری کا قبضہ ہوسکتا ہے لہذا شارع نے بمنزلہ اوس قبضہ کے دو گواہ قرار دئے کہ وہ قایم مقام قبضہ کے ہون قصداً کے لفظ سے یہ فایدہ ہوا کہ جو شخص باندی کو خرید کرتا ہی اگرچہ اوس سے مثل عورت منکوحہ کے صحبت کرنی جائز ہے لیکن وہان معاملہ قصداً اوس کے ذات سے ہی نہ کہ اوس کے عضو مخصوصہ سے بلکہ یہ جواز وطی بضمن ملک اوس کے ذات کے مشتری کو حاصل ہوگئی اور صلاحیت متعاقدین سے یہ مراد ہی کہ عاقدین مین کوئی نابالغ حرمت کا نہو۔

**مسئلہ ۱** نکاح کرنا واسطے صیانت نفس کے زنا سے واجب ہی۔

تصریح اگر کوی شخص حالت اعتدال مین ہو یعنے روٹی کپڑا دینے کی اوسکو طاقت ہو اور خواہش نفسانی پیدا ہو اگر شدت شہوت نہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہی۔ اور اگر شہوت کی شدت سے زنا مین مبتلا ہونیکا خوف ہو تو واجب ہی اور اگر یہہ اندیشہ ہو کہ حق نفقہ وغیرہ پورا ادا نہوسکیگا تو منع ہی۔ دیکھئے فتاوے عالمگیریہ جلد اول صفحہ (۹۷) مطبوعہ احمدی۔

**مسئلہ ۲** حر انسان کو چار عورتون سے نکاح کرنا ایک عقد مین یا متفرق عقودمین جایز ہے

تصریح آزاد مرد مجاز ہے کہ چار عورتون تک نکاح کرے خواہ وہ تمام عورتین حرہ ہون یا باندیین یا بعض اونمین کے حرہ اور بعض باندیین لیکن حرہ پر باندی سے نکاح نہین کرسکتا دیکھئے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ (۲۹۱) جلد ین اولین۔

**مسئلہ ۳** نکاح منعقد نہین ہوتا وقتیکہ اوسکے شرائط و ارکان ادا نہون۔

تصریح اگر زید نے بکر کو صرف اپنی بیٹی دینے کا وعدہ کیا تہا یا اس مضمون کو قلم بند کراکے حوالہ کیا تہا یا بطور خواستگاری کے منسوب کردیا تہا یا اپنی بیٹی کو بعوض زر نقد کے نکاح

کر دینے کے غرض سے بکر کے حوالہ کر دیا اور اوس نے اوسپر کچھ تعمیل نہین کیا تو ان تمام صورتون مین عقد نکاح لازم نہین آیا اور نہ ایسا نکاح کا وعدہ شرعاً قابل نفاذ ہی اور نہ کاغذ معاہدۂ نکاح کے بابت کوئی تعمیل ہو سکتی ہی اور نہ خواستگاری کا شرعاً کوی اعتبار ہی دیکھئے دستور القضات اور فتاوے قاضیخان

مسئلہ ۴ تعلیق بالشرط سے نکاح صحیح نہین ہو سکتا۔

تصریح ہندہ نے کسی مرد سے یون کہی کہ مین تجھ سے نکاح کرتی ہون بشرطیکہ میرا باپ راضی ہو۔ تو نکاح صحیح نہوگا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۲) جلد دوسری مطبوعہ نولکشور

مسئلہ ۵ نکاح کرنا عورت زانیہ حاملہ کے ساتھ جایز ہے۔

تصریح اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو تو اوس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہی لیکن شوہر کو تا وضع حمل اوسکے ساتھ مصاحبت نہ کرنی چاہئے اگر وہ مزنیہ غیر کے ہو (دیکھئے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ (۲۹۲) جلد اولین) اگر زانیہ حاملہ سے زانی مرد نے نکاح کیا تو اوسکو اوسکے ساتھ قبل وضع حمل کے بھی وطی کرنا باتفاق حضرت حنفی اور شافعی کے حلال ہی (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد (۲)

مسئلہ ۶ نکاح اوس حاملہ سے باطل ہے جسکا حمل نسباً معلوم ہو۔

تصریح اگر کوئی عورت (معلوم النسب حمل) رکھتی ہو یعنے اوسکے وطی بملک نکاح یا بملک یمین ہی تو گروہ عدت مین کیون نہو اوسکے ساتھ نکاح جائز نہین اسواسطے کہ اوسکا نسب ثابت ہی اگرچہ حمل کا فرحربی سے ہو یا لونڈی کے ایسے مالک سے ہو جو اوسکا اقرار کرتا ہی اور اگر اقرار نہ کرے تو نکاح سے درست ہی (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد دوسری)

مسئلہ ۷ نکاح حنفی مذہب والیکا رافضی اور معتزلہ کے ساتھ ناجایز ہی

تصریح رافضی اور معتزلہ مثل اہل کتاب کے ہین سنی عورت کا نکاح اونسے درست نہین لیکن اہل سنت کو اونکے عورتون کے ساتھ نکاح کرنا درست ہی کیونکہ علامہ خیرالدین رملی رحمۃ نے اون کو از قبیل اہل کتاب قرار دیا ہے اور یہی قول اعدل الاقوال ہے اسواسطیکہ رافضیون کے کفر مین شک نہین بسبب اونکے اعتقاد کفریات کے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۱۸ و ۱۹ جلد ۲ —

رافضی رافضی بیاے نسبتی منسوب برافضہ ماخوذ ہی رفض سے جسکا معنی لغت مین چھوڑنا ہی — وہ ایک فرقہ ہی فرق اہل اسلام سے جنہون نے زید بن علی بن حسین کو بعد [illegible] بیعت کرنیکے چھوڑ دیا ہے لہذا اس لقب سے ملقب ہوئے —

معتزلہ ایک فرقہ ہی اہل اسلام سے جو قرآن مجید کو مخلوق کہتے ہین اور قیامت

مین دیدار الٰہی کے منکر ہین اور عباد کو خالق اپنے افعال کے جانتے ہین وغیر ذلک من القبایح۔

**مسئلہ** جب عورت اور مرد باہم اسلام لاوین تو اون کے درمیان وہی نکاح ثابت رکھا جاویگا جو حالت کفر مین تھا گو وہ نکاح ہمارے اصول کے خلاف ہوا ہو بتصریح کافرون مین بدون گواہون کے نکاح کرتے ہین اور عدت مین بھی اون کے نزدیک نکاح درست ہی جب اون زوجین مین قبل اسلام لانیکے ایسا نکاح منعقد ہوگیا تہا اور بعد زوجین نے ملکر اسلام لائے تو وہ زوجیت وہی نکاح پر ثابت رکہے جاوینگے (دیکہئے ہدایہ صفحہ ۳۲۲ جلد بین اولین مصطفائی) اور اگر صرف زوجہ نے اسلام لائی تو قاضی اوسکے مرد کو اسلام لانیکے لئے حکم کرے اگر اسلام لایا تو وہ عورت اوسکی ہے اور اگر انکار کیا اسلام لانے سے تو قاضی اون دونون مین تفریق کرادے اور حضرت امام ابوحنیفہ و محمد رح کے نزدیک یہہ تفریق طلاق ہوجاویگی (دیکہئے ہدایہ صفحہ ۳۲۶ جلد بین اولین) اور اگر زوجین ملکر اسلام لاوین اور وہ دونون محارم ہون تو ہی اسلام لانیکے بعد تفریق کرادیجاویگی (دیکہئے ہدایہ صفحہ ۳۲۵ جلد بین اولین۔

**مسئلہ** مرتدہ عورت کے نکاح کی دوبارہ تجدید ہونی چاہئے۔

**تصریح** اگر عورت نکاح ٹوٹ جانیکے غرض سے ایسے کلمات کفر زبان پر لائے جن سے نکاح ٹوٹ جاتا ہی تو قاضی کو ضرور ہی کہ اوسکو بجبر مسلمان کرکے اوسکا نکاح اوسکے پہلے ہی شوہر کے ساتھ تجدید مہر پر مثلاً ایکدینار پر زبردستی سے کرادے اگر اوسکا مرد راضی ہو اور درصورت عدم رضا اون کے اور کسی شخص کے ساتھہ اوسکا نکاح کرادیا جاے۔ (دیکہئے غایۃ الاوطار صفحہ ۷۸ جلد ۲)

**مسئلہ** ولی طمع کے غرض سے عورت کو اوسکے کفو مین نکاح کرنیسے مانع اور مزاحم نہین ہوسکتا۔

**تصریح** زینب کا بہائی زید جو فاسق اور بیباک ہی اگر طمع کے غرض سے اس بات پر راضی نہوتا ہو کہ زینب کا نکاح اپنے قبیلہ اور قوم مین کسیکے ساتھ کردے تو شرعاً قاضی نافذ الحکم مجاز ہی کہ بلا مزاحمت زید کے زینب کا نکاح اوس کے قوی شخص کے ساتھہ زینب کے رضامندی پر پڑہادے (دیکہئے فتاوے شیبانی)

**مسئلہ** گونگا اپنے اشارۂ معہودہ سے نکاح کراسکتا ہی۔

**تصریح** ایک گونگے شخص نے اپنے بالغہ لڑکیکا نکاح اپنے معہودہ اشارہ پر کردیا ہو اور وہ لڑکی راضی ہوگئی تو وہ نکاح نافذ ہوسکتا ہی۔ دیکہئے عقود رویہ صفحہ ۱۹ جلد اول مطبوعہ مصر

**مسئلہ ۱۲ زوج زوجہ کے بہن کو بعد وفات زوجہ کے نکاح کر سکتا ہی گو ایک ہی روز زوجہ کے وفات پر گذرا ہو۔**

تصریح عورت کے مرنے سے مرد پر عدت لازم نہین آتی برخلاف مرد کے مرنے سے عورت پر عدت لازم ہوتی ہی۔ دیکھئے عقود درویہ صفحہ ۲۰۱ جلد اول مطبوعہ مصر

**مسئلہ ۱۳ جن لڑکیونکا ولی قاضی ہو تو قاضی اون لڑکیونکا نکاح اپنے ساتھ یا اپنے بیٹے کے ساتھ نہین کرا سکتا۔**

تصریح نیز جب نابالغ یا مجنون لڑکیان لاوارث ہو جائین تو اونکے نکاح کرا دینے کی ولایت قاضی کو حاصل ہو جاتی ہی۔ تو اب قاضی ولایۃ اون لڑکیون کا نکاح اپنے ذات یا اپنے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ نہین کرا سکتا۔ کیونکہ قاضی کا تصرف درحقیقت حکم ہی اور قاضی کو اپنے ذات یا بیٹے کے نفع کے لئے حکم نہین جائز ہی برخلاف دوسرے اولیا کے (دیکھئے فتاوی

**مسئلہ ۱۴ قاضی صغیرۂ لاوارث کے نکاح مین اجرت نہین لے سکتا**

تصریح قاضی ویسے بچون کے نکاح مین اجرت نہین لے سکتا کہ جنکا نکاح کر دینا قاضی پر ولایۃ واجب ہو جیسے صغیر اور مجنون لاوارث کا نکاح اور جن بچونکا نکاح کر دینا واجب نہو جیسے وارث دار کا نکاح اوس حالت مین قاضی کو اجرت کا لینا شرعاً و حکماً حلال ہے دیکھئے فتاوی قنیہ اور فتاوی خلاصہ اور فتاوی فیض الکرکی۔

**مسئلہ ۱۵ مرد اپنی منکوحہ کو بغیر رضا اوس کے وطن اصلی سے باہر نہین لیجا سکتا اگرچہ اوسکا مہر بھی ادا کر چکا ہو۔**

دیکھئے رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

**مسئلہ ۱۶ قحطی مبیعہ لڑکیونکا نکاح بدون بالغ ہونے اور رضامندی اون کے فرضی ہونے کے نکاح کرا دینے سے منعقد نہین ہو سکتا**

تصریح شریعت غرا نے غلام باندی کو صرف بوجہ کفر لحوق دار الحرب اور عائلہ مسلمانون کے اونپر مال قرار دیکر بوجہ کمال ذلت و خواری صحت خرید و فروخت کا حکم فرمایا پس سوائے ایسے غلام باندی یا اون کے اولاد کے جو کسی قسم کا حق آزادگی اور نہین حاصل نہین ہی خرید و فروخت جایز نہین کیونکہ فی الحقیقت وہ حر ہین اور ایسے حر کو بیچکر پیسا کھانا حرام ہی کہ تمام کتب فقہ مین اوسکی تصریح ہی اور جو حکم جواز بیع حر کا بعض حواشیات مین محیط

سے بروایت امام محمد رح بحالت قحط و مخمصہ کے مفہوم ہوتا ہی وہ صرف بخوف تلف جان و بضرورت بچانے نفس کے ہلاکت سے ہی پس اگر کوی شخص بسبب قحط یا بباعث کسی اور ضرورت کے جان کے تلف کا خوف کرتا ہی تو اوسکو جایز ہی کہ اپنے آپ کو یا اولاد کو فروخت کر کر اوس کے پیسے سے قوت لایموت وسد رمق کرے۔ اور جو اباحت و حلت کہ بوجہ ضرورت پیدا ہوتی ہی بعد رفع ضرورت کے اوسکا حکم باقی نہین رہا کرتا جیسا کہ میتہ کو مخمصہ مین کہانیکی اجازت ہی لیکن بعد رفع خوف ہلاکت کے وہ اسپر حرام ہو جاتا ہی اسیطرح اگر کسی نے اپنی ذات یا اولاد کو فروخت کر کر کچھ پیسہ جمع کیا ہتا کہ ایسے مین اوسکی وہ شدت رفع ہوگئی تو وہ باقی پیسا اوسکو اپنے صرف مین لانا جایز نہین بلکہ اوس مالک کو دریافت کر کے حوالہ کرنا ضرور ہی۔ الحاصل جواز بیع ایسے حرمضطر کا محض حیلہ ہی حفظ نفس کے لئے نہین مرتب ہو سکتے ہین اوسپر احکام ملک و جواز استمتاع وغیرہ کے اور جو روایتہ امام محمد رح سے کہ بعض حواشیات مین محیط سے جواز وطی ایسے مبیعہ کی سمجھی جاتی ہے وہ محض واسطے رفع حد زنا کے ہی اوسکو درحقیقت وطی بشبہ سمجھنا چاہئے کہ جواز بیع کے ضمن مین حلت استمتاع کا شبہ پیدا ہونے سے وہ حد ساقط ہوگئی جب اس تمام تقریر سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ قحط کے لونڈی غلام پر کوی حکم بیع کا نافذ نہین ہوتا ہی تو مولی اوسکا درحقیقت مولی نہوا اور کوی اقتدار اوسکو اوس کے ذات پر نہین رہا تو بغیر رضا اونکے ذات کے مولی بذات خود انفاذ نکاح مین مستبد نہین ہو سکتا۔

## مسئلہ ۱۷ زوجہ اپنے زوج کے مفقود ہو جانے سے دوسرا نکاح کر سکتی ہی

تصریح مفقود اوسکو کہتے ہین کہ وہ چلا گیا ہو اور اوسکا مرنا اور جینا معلوم نہو اور اوس کے غائب بے خبر ہو جانے پر وقت ولادت سے اوس غائب کے نود سال گذر گئے ہون۔ یا اوس کے فقدان مین اتنا انتظار کیا گیا ہو کہ اس مفقود کے ویسے ہم عمر لوگ سب مر گئے ہون اور زوجہ کے درخواست کے بعد حاکم دارالقضا نے اوس کے موت کا حکم دیا ہو اور وقت حکم سے موت کے چار مہینے دس دن ایام عدت وفات تمام ہو چکے ہون تب اوسکو بنا بر مذہب حضرت امام اعظم کے دوسرا نکاح کرنا جایز ہے اور اگر نکاح کے بعد زوج اول آگیا تو زوجہ کو زوج ثانی سے پھر واپس نہین لے سکتا۔ اور امام مالک رح نے فرمایا ہی کہ جب زوج کے مفقودی پر چار سال گذر جائین تو قاضی درمیان زوجین کے تفریق کرا دے اور وہ عورت عدت وفات بیٹھ جاوے اوسکے بعد چاہے نکاح

کرلے۔ اور امام شافعی رح کو بھی مذہب قدیم مین امام مالک کے قول سے اتفاق ہی اور امام احمد حنبلی اوس کے فقدان کے حالت پر حکم دیتے ہین یعنے اگر اوس حالت سے اوسکا مرنا پایا جاتا ہو تو اوسے مرا تصور کرنا چاہیئے ورنہ نہین مثلاً کوئی شخص لڑائی کے دھنگون مین گم ہوا یا جہاز ٹوٹ گیا یا ایسے نزدیک کے کام کو گیا کہ بالکل مدتون سے ٹوٹ کر آسکتا تھا نہ آیا تو ایسے صورتون مین بعد چار برس کے اوسکی جورو عدت موت بیٹھ سکتی ہی ورنہ تاریخ پیدائش سے نوے سال گذرنیکے بعد صاحب جامع الرموز کہتا ہی کہ مواضع ضرورت مین امام مالک کے قول پر فتوے ہی صاحب منیر الفایق وغیرہ نے اعتراض کیا ہی کہ ہمین کوئی سبب نہین ہی کہ امام مالک کے مذہب پر حکم کرین کس لئے کہ حاکم مالکی المذہب کے پاس رجوع ہو نا ممکن ہی۔ علامہ ابن عابدین شامی کہتے ہین کہ کلام اس مین ہی کہ جس جگہہ ضرورت متحقق ہو اور وہان مالکی المذہب نہو تو حنفی اس مسئلہ پر حکم دیسکتا ہی۔ دیکھیئے مسئلہ کو ردالمحتار مطبوعہ مجتبائی دہلی جلد (۲) صفحہ (۳۳۰) اور فتاوے عالمگیریہ اور ہدایہ کے باب المفقود مین۔

## مسئلہ ۱۰ نکاح موقت اور متعہ دونون باطل ہین۔

**تصریح** نکاح موقت اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے بشہادت دو شاہدونکے وقت معین مثلاً دس دن کے لئے نکاح کرے ایسا نکاح ہرگز صحیح نہین دیکھئے ہدایہ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ اور نکاح متعہ اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت کو کسی مقدار معین مال سے ایک مدت معین تک اپنے پاس رکھے اور تمتع ہووے اور اسمین ایجاب و قبول شرط ہی اس سے واضح ہوا کہ فرق درمیان نکاح موقت اور نکاح متعہ کے شہادت کے تحقق و عدم تحقق کا ہی۔ اور جمہور امت کا اسپر اتفاق ہی کہ بعد نکاح جنگ خیبر اور جنگ مکہ مین جایز ہوا تھا پھر اوسکو جناب سرور کائنات صلعم نے ابداً حرام فرمایا دیکھئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

## بحث تنقیحات

قاضی کو چاہیئے کہ انعقاد نکاح کے قبل حسب ذیل تنقیحات قایم کرے

تنقیح اول تم لوگ جو درمیان متعاقدین کے نکاح کرانا چاہتے ہو دیانتہ بیان کرو کہ عاقدین سے تمہارا کیا رشتہ ہی

تنقیح اکثر ایسا ہوتا ہی کہ صرف اجرت انعقاد نکاح کے حاصل کرنیکے لئے اجنبی لوگ حاضر ہوکر پڑھانگی انعقاد نکاح کی حاصل کرتے ہین اور اصل اولیا متعاقدین

مجلس نکاح مین حاضر نہین رہتے لہذا حاکم دار القضا کو اصل اولیا متعاقدین کے استرضا علم حاصل نہین ہوتا حالانکہ اولیاء عاقدین کے رضامندی کا علم حاکم دار القضا کو ہونا نہایت ضروریات سے ہے پس چاہئے کہ اولیاے متعاقدین اصالتہً یا وکالتہً حاضر ہو کر نکاح کی اجازت کی درخواست پیش کرین تاکہ آیندہ کوئی ولی انعقاد نکاح کے بعد اپنی عدم رضامندی کا انکار نہ کر سکے۔

**تنقیح دوم** - تم جو یہہ قرابت اپنی ظاہر کرتے ہو تمہارے سوا اسی اور بھی کوئی متعاقدین کے رشتہ دار ہین۔

**تصریح** - اس تنقیح کی اسلئے ضرورت ہے کہ ولی قریب جس کو صغار کے نکاح کرا دینے کا حق ہے بخوبی تعین ہو جاوے اور ولی قریب کے ہوتے ہوے ولی بعید کو خود رائے سے نکاح کرا دینیکا موقع نہ ملے۔

**ولی** - شرع مین اوس کو کہتے ہین جو بالغ اور عاقل اور وارث ہو اگرچہ فاسق ہو بنا بر مذہب صحیح کے بشرطیکہ حرمت کھونے والا نہو۔

**پھر یہہ ولایت حسب ذیل چار سببون سے ترتیب وار ثابت ہوتی ہے یعنے پہلے سب کے اولیا موجود ہوتے ہوے دوسرے اور کسی قسم کے اولیا کو حق نہین ایسا ہی دوسرے میسرے چوتھے مین بھی ترتیب سمجھی جاوے۔**

سبب اوّل - ولایت نسبی جو عصبات کو حاصل ہے۔

سبب دوّم - ولایت ملکی جو مالک کو بہ نسبت اپنے لونڈی غلام کے حاصل ہے۔

سبب سوّم - ولایت اعتاق جو آزاد کنندہ کو بہ نسبت آزاد شدہ کے حاصل ہے۔

سبب چہارم - ولایت امامت جو حاکم یا قاضی وقت کو بہ نسبت صغار لاوارث کے حاصل ہے۔

**(پھر عصبات کے ولایت مین حسب ذیل ترتیب متحقق ہے)**

عصبات مین سے اول بیٹے کو ولایت حاصل ہے اور بر تقدیر نہونے اوسکے پوترے اور وہ نہ ہونے پر پڑپوترے وغیرہ کو نیچے تک حاصل ہے بعدہٗ باپ کو اور وہ نہو تو اوس کے دادا کو اور وہ نہو تو پڑدادا کو اور اسی طرح اوپر تک بعدہٗ حقیقی بھائی - بعدہٗ پدری بھائی - بعدہٗ حقیقی بھائی کا بیٹا - بعدہٗ پدری بھائی کا بیٹا اسی طرح نیچے تک - پھر سگا چچا - پھر سوتیلا چچا باپ کے طرف سے پھر اسکے

چچا کا بیٹا۔ پھر سوتیلے چچا کا بیٹا اسی طرح نیچے تک پھر باپ کا سگا چچا۔ پھر باپ کا سوتیلا چچا۔ پھر باپ کا سگا چچیرا بھائی پھر باپ کا سوتیلا چچیرا بھائی باپ کے طرف سے پھر اسی طرح اولاد۔ اون کی بعدہٗ والدہ بعدہٗ سگی بہن بعدہٗ سوتیلی بہن باپ کیطرف سے پھر والدہ کی اولاد پھر ذوی الارحام بعدہ حاکم بعد قاضی اگر حاکم نے اوس کو توفیض میں نکاح کرانے کی اجازت دیا ہو۔ اس ترتیب ولایت کے بیان کرنے سے صرف یہی غرض ہے کہ ان اولیا میں سے جو قریب تر ہیں اون کے بغیر رضا کے بعید کے نکاح کرانے سے نکاح جایز نہ ہوگا ہاں اگر ولی قریب صغیر یا مجنون یا مملوک یا غایب مسافت شبانہ روز کی مسافت پر ہو تو اوس بعید کو نکاح کرا دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور بعد رفع مانع کے ولی قریب اوس نکاح کو جو اوسکی غیبت کی وجہ سے ہوا ہے منسوخ نہیں کرا سکتا دیکھئے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۳۵)۔

## (ولایت کے حسب ذیل دو قسم ہیں)

### قسم اوّل۔ ولایت استحبابی۔

تصریح۔ حرہ بالغہ عاقلہ کا نکاح عام اس سے کہ وہ بکر ہو یا ثیبہ بے حضور ولی کے اپنے کفو میں صحیح ہے لیکن ولی کی حضوری ایسی حال میں مستحب ہے کیونکہ سید الائمہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے صحت اس نکاح کی اجازت ولی پر موقوف نہیں رکھا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرف رجوع فرمایا ہے لہذا ولی کا ہونا ایسے نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے دیکھئے ہدایہ صفحہ (۲۹۳) جلد ین اولین

### قسم دوم۔ ولایت زیر دستی۔

تصریح۔ نابالغ لڑکی اور مجنونہ اور باندی جو اپنے ذات سے تصرفات کا اقتدار نہیں رکھتے اون کا نکاح اولیا اور مالک کی اجازت پر منحصر اور موقوف ہے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۴۱) جلد (۲)

**مسئلہ ۱۹** نکاح بسبب صریح نقصان اور ولی فاسق اور وصی کے انعقاد سے منعقد نہیں ہو سکتا۔

تصریح۔ اگر چچا اپنی صغیر بھتیجی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ صریح نقصان سے یا کسی غیر کفو کے ساتھ کرا دے یا کوئی ایسا ولی بے باک اور بد تدبیر عام اس سے کہ وہ ولی باپ ہو یا دادا اور اس کا فسق معروف ہو اور وہ اپنی ولایت سے نکاح کرا دے۔ یا کسی شخص نے کسی اجنبی کو مرتے وقت اپنی یتیم کے نکاح کرانیکی وصیت کیا ہو اور ایسا وصی اپنے وصی ہونیکے راہ سے نکاح کر دے تو ہرگز صحیح نہیں دیکھئے عقود درریہ صفحہ (۳۹) جلد اول مطبوعہ مصر اور غایۃ الاوطار صفحہ (۳۱) جلد (۲) مطبوعہ دہلی

**وصی** - اوس کو کہتے ہین کہ کسی نابالغ کی جایداد وغیرہ کی اصلاح کے لئے کوئی سرپرست مقرر کیا جاوے عام ہے اوس سے کہ وہ اوسکا رشتہ دار ہو یا نہ ہو -

**تنقیح سوم** - آپس مین دولہ اور دولہن کے نسبی کیا ناتا ہے -

**تصریح** - اللہ جل شانہ نے ساتھ ناتے سے حرمت نسبی ثابت فرمایا ہے - ماں بیٹی بہن پھوپی خالہ بھتیجی بھانجی -

**ماں** - سے عرف شرع مین وہ سب عورتین مراد ہین کہ جس کے طرف اس عاقد کا نسب منتہی ہو خواہ ماں کیطرف سے خواہ باپ کیطرف سے جیسا کہ نانی پرنانی دادی پردادی یہہ سب ماں کی حرمت مین داخل ہین -

**بیٹی** - سے وہ تمام عورتین مقصود ہین کہ جس کا نسب انسان کے طرف خواہ بواسطہ یا غیر واسطہ منتہی ہو جیسا کہ بیٹی پوتی یا نواسی پرنواسی وغیرہ یہہ سب بیٹی کی حرمت مین داخل ہین

**بہن** - حقیقی اور علاتی اور اخیافی بہن مراد ہین اور یہہ سب بہن کی حرمت مین داخل ہین

**پھوپی** - پھوپی سے اوس مرد کی بہن مراد ہے جس کے جانب انسان کا نسب منتہی ہو خواہ باپ کی پھوپی ہو یا دادا کی اسی طرح نانا کی بہن یہہ سب پھوپی کی حرمت مین داخل ہین

**خالہ** - یعنی جس عورت کیطرف انسان کا نسب منتہی ہو اوسکی بہن خالہ ہے خواہ ماں کی بہن حقیقی یا علاتی یا اخیافی ہو نانی یا پرنانی کی بہن یہہ سب خالائین مرد پر حرام ہین -

**بھتیجی** - خواہ عینی بھائی کی بیٹی ہو یا علاتی یا اخیافی کی یہہ سب بھتیجیان حرمت مین بھتیجی کے داخل ہین -

**بھانجی** - خواہ حقیقی ہو یا علاتی ہو یا اخیافی یہہ سب بھانجیان حرمت مین بھانجی کے داخل ہین

یہہ تمام عورتین سبوق الذکر جو نمبر (۱) سے نمبر (۷) تک ذکر کئے گئے وہ عورتین ہین کہ جنکے کبھی اور کسی وجہ سے نکاح درست نہین بلکہ اون کو محرمات ابدیہ کہتے ہین -

**تنقیح چہارم** - کیا دولہ دولہن نے ڈھائی سال کی عمر مین یکدوسرے کی ماں یا یکدوسرے کی مرضعہ کا - (طرفین سے یا یکطرفہ) دودھ پیا ہے -

**تصریح** - چونکہ عورتین نسب کی وجہ سے حرام ہین وہ تمام رضاع کیوجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہین لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی اور دریافت کرنا پڑا تا کہ مرضعہ کی ماں - اور بیٹی اور بہن اور خالہ اور بھتیجی - اور بھانجی - اور پھوپی یہہ سب حرام سمجھی جاوین اور دولہ دولہن کے درمیان نکاح نہ باندھا جاوے -

چند صورتین رضاعت مین برخلاف نسب کے حسب ذیل ایسے ہین جنمین نکاح حلال ہے۔

(حلال ہے پوتے کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ نسبی پوتے کی رضاعی مان مثلاً زید کا بیٹا محمود ہے اور محمود کا بیٹا خالد ہے پس اگر خالد کو ایک اجنبیہ عورت کریمہ نے دودہ پلایا تو زید کو کریمہ سے نکاح کرنا حلال ہے برخلاف نسب کے پوتے کی مان نسبی دادا کو حلال نہین اسواسطے کہ خالد کی مان زوجہ ہے محمود کی تو بہو ہوئی زید کی۔

اوسکی دوسری صورت یہہ کہ۔ رضاعی پوتے کی نسبی مان اسطرح سے کہ پہلی مثال مین محمود کی زوجہ نے بکر کو دودہ پلایا تو زید کو بکر کی نسبی مان سے نکاح درست ہے۔

اوسکی تیسری صورت یہہ کہ۔ رضاعی پوتے کی رضاعی مان مثلاً بکر کو زوجہ محمود کے سوائے اگر حلیمہ نے بھی دودہ پلایا ہو تو حلیمہ بھی زید کو حلال ہے۔

اوسکی چوتھی صورت یہہ کہ۔ نسبی بیٹے کی رضاعی نانی مثلاً زید کے بیٹے عبداللہ کو حمیدہ نے دودہ پلایا تو حمیدہ کی مان جو نانی ہوئی عبداللہ کی سو زید کو حلال ہے برخلاف نسب کے عبداللہ کی نانی نسبی خوشدامن ہے زید کی تو اوس پر حرام ہے۔

اوسکی پانچوین صورت یہہ کہ۔ رضاعی بیٹے کی نسبی یا رضاعی نانی مثلاً زید کا بیٹا ہے رضاعی خالد اوس کا نام۔ تو خالد کی نانی نسبی ہو یا رضاعی زید کو حلال ہے۔

(حلال ہے بہن کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ۔ مان رضاعی ہو اور بہن نسبی مثلاً زید کی سگی بہن کو حافظہ نے دودہ پلایا تو زید کو حافظہ سے نکاح درست ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ بہن رضاعی ہو اور اوسکی مان نسبی جیسے زید کی رضاعی بہن رشیدہ ہے تو زید پر رشیدہ کی مان نسبی حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ مان بھی رضاعی ہو اور بہن بھی رضاعی جیسا کہ مثال سابق مین رشیدہ کے رضاعی مان زید پر حلال ہے۔

(حلال ہے بیٹے کی بہن)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ۔ بہن رضاعی اور بیٹا نسبی ہو چنانچہ زید کا بیٹا ہے

خالد اور اوس کی رضاعی بہن ہی فریدہ یعنے خالد اور فریدہ ایکسا اجنبی عورت کا دودہ پیا تو زید کو فریدہ حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ۔ بیٹا رضاعی ہوا اور بہن نسبی جیسے زید کا بیٹا احمد کر رضاعی اور احمد کی بہن نسبی رحیمہ ہی تو زید پر رحیمہ حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ بیٹا بہی رضاعی اور اوسکی بہن بہی رضاعی جیسی کہ مثال سابق مین احمد کی بہن رضاعی زید پر حلال ہی۔

## (حلال ہے بہائی کی مان)

اسکی بہی تین صورتین ہین چنانچہ اوسکی تفصیل بہن کی مان مین مذکور ہوچکی

## (حلال ہے ماموں کی مان)

اوس کی پہلی صورت یہہ کہ زید کے ماموں نسبی کو دودہ پلایا اجنبیہ نے تو زید کو ماموں کی دائی حلال ہی۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ زید کے رضاعی ماموں کی نسبی مان زید کو حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ زید کے رضاعی ماموں کی رضاعی مان زید پر حلال ہی اور اگر ماموں اور اوسکی مان دونون نسبی ہون تو حلال نہین اسواسطیکہ ماموں مان مامیگی نانی ہی یا نانا کی منکوحہ۔

## (حلال ہے بیٹے کی بیوی)

اوس کی پہلی صورت یہہ کہ۔ زید کا بیٹا نسبی ہی حسن اور اوسنے دودہ پیا اجنبی عورت کا جو زوجہ ہے خالد کی اور خالد کی بہن ہی عظیمہ تو عظیمہ رضاعی بیوی ہوئی حسن کی سو عظیمہ زید پر حلال ہی۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ۔ زید کا بیٹا رضاعی ہی خالد سو خالد کے نسبی عمہ زید پر حلال ہی۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ۔ خالد نے زید کے زوجہ کے سوا کریمہ کا دودہ پیا تو کریمہ کے خاوند کی بہن زید پر حلال ہے اور اگر بیٹا اور اوسکی عمہ دونون نسبی ہون

تو زید پر اوسکی عمہ حلال ہوگی کیونکہ وہ بہن ہے دید کی دیکھئے عالمگیری ص(۲۸۳) و(۲۸۴) ج(۲)

رضاع - عورت کی چھاتی سے دودھ چوس لینے کو کہتے ہین مدت رضاعت مین عام اس سے کہ وہ چوسنا ایک گھونٹ ہو عورت کنواری نو برس کی عمر والی سے یا عورت مرد یا بڈھی سے دا و مدت رضاعت حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ڈھائی سال یعنے تیس مہینے قمری کے اندر اگر بچہ کسی کا دودھ پئے گا تو حرمت رضاعت ثابت ہوجائیگی -

تفتیح پنجم - کیا عاقد پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد کے نسبتی کچھ ناتا رکھتا ہے -

تصریح - اکثر دیکھا گیا کہ زوج اپنی زوجہ کے وفات کے بعد اوسی زوجہ کے قرابت دارونمین سے کسی کا خواستگار ہوتا ہے ایسی حالت مین یہہ دریافت نا ضرور ہوگا کہ یہہ عورت مخطوبہ پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد پر حلال ہے یا نہین کیونکہ ہر عورت کہ اصول نکاح صحیحہ کرنے کے وجہ سے اوسکے شوہر پر ہمیشہ کو حرام ہین عام اس سے کہ اوس عورت سے صحبت کی ہو یا نکی ہو - اور نیز عورت کے فروع بشرطیکہ اوس عورت سے صحبت کی ہو ہمیشہ کو اوسکے شوہر پر حرام ہین - نکاح صحیح سے یہان وہ مراد ہے کہ مکلف نے اپنا نکاح کرلیا ہو یا صغیر و مجنون کے جانب سے ولی نے قبول کیا ہو یہان تک کہ اگر کسی نے چار پانچ برس کے بچے کا نکاح اوسی کے قبول پر کیا تہا اور پھر وہ منکوحہ مرگئی یا اوس کے گھر نہین آئی تو اوس کی ماں اوسکے شوہر پر حرام نہین ہے کیونکہ وہ نکاح درحقیقت درست نہ تہا -

مسئلہ ۲۰ - زنا وغیرہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے

تصریح - اگر کسی شخص قابل شہوت نے عورت قابل شہوت سے زنا کیا یا شہوت سے اوس کو ہاتھ لگایا یا اوس عورت نے اوس کو شہوتاً ہاتھ لگائی - یا مرد نے شہوتاً عورت کے ستر خاص کو دیکھا یا عورت نے ذکر کو شہوتاً دیکھی ہو تو جیسی حرمت نکاح سے ثابت ہوتی ہے اوسی طرح حرمت زنا اور شہوت سے چھونی اور شہوت بدن کو دیکھنے سے بھی ثابت ہوتی ہے مگر ماسوای زنا کے سب مین شرط یہہ ہے کہ انزال نہوا ہو -

مصاہرت - سسرالی رشتہ داری کو کہتے ہین عام اس سے کہ وہ رشتہ نکاح کے سبب ہو یا زنا کے یا وطی بہ شبہ وغیرہ کے سبب سے ثابت ہو -

تفتیح ششم - کیا اس عاقد کی اور بھی کوئی عورت زندہ ہے

جو اس عاقدہ کے ساتھ قرابت رکھتی ہو۔

تصریح۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی منکوحہ عورت پر اوسکے کھانے والوں میں سے دوسری کو کرتے ہیں ایسی حالت میں یہہ دریافت کرنا ضرور ہوگا کہ اون کے درمیان ایک دوسرے کا محرم ہے یا نہیں کیون کہ جمع کرنا ہر دو ذی رحم محرم کا مثلاً دو بہنون کا اور خالہ بھانجی کا اور خالہ بھتیجی کا عام اس سے کہ یہہ ہر دو ذی رحم محرم آپس میں حقیقی ہون یا علاتی یا اخیافی حرام ہے مگر ملک یمین میں جمع کرنا منع نہیں ہے یعنے دو بہنون کو جو لونڈیان ہون ایک ساتھ خرید کرنا مضایقہ نہیں ہے مگر دونون سے صحبت نہ کرے

تفتیح ہفتم۔ کیا اس عاقدہ کا کوئی شوہر زندہ موجود ہے۔

تصریح۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالت سفر میں شادی کر کر دولہن کو دولہ کے یہان روانہ نہیں کرتے اور اوس دولہ سے ناراض ہو کر دوسرے کے یہان بٹھال کر دوسرا نکاح کرا دیتے ہین لہذا اس تفتیح کی ضرورت ہوئی اور یہہ دریافت کرنا پڑا کہ یہہ عورت کسی کی منکوحہ تو نہیں ہے۔ کیونکہ شوہر دار عورتون کا بموجب حکم قانون آسمانی کے کسی کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۔ کوئی قاضی کسی شوہر دار عورت کا دوسرا نکاح نہیں پڑا سکتا ہان جبکہ زوج اول مر جاوے اور دو شخص اوسکے مرنے کی گواہی دین اور بیان کرین کہ ہم نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑھی ہے یا ہم نے اوسکو دفن کیا ہے تب دوسرا نکاح وقت موت سے انقضای عدت وفات کے بعد پڑھا سکتا ہے

تصریح۔ شہادت موت مین ایک شخص کی گواہی قضاء قاضی کے لئے ہرگز متغیر نہیں ہے اور نہ قاضی بدون دو شخص کے گواہی کے موت کا حکم دیسکتا ہے لہذا دو گواہ کا ہونا ضرور ہوا۔ اور اگر موت کے وقت ایک ہی شخص تنہا حاضر اس سبب سے کہ وہ کہین مر گیا ہو اوسکا طریقہ واسطے قبول ہونے شہادت کے یہہ ہے کہ وہ دوسرے کو جزدے موت کی پھر دونون ملکر قاضی کے پاس گواہ دین تب قاضی اوسکے موت کا حکم دیگا اور جب حکم دیا گیا اور اوس نے دوسرا نکاح بھی کر لی اور شوہر اول زندہ ہو کر آیا تو اپنی زوجہ کو بعد انقضاء عدت والپس لے لیگا دیکھئے فتاوی عالمگیریہ روزفتاوی خلاصہ۔

تفتیح ہشتم۔ کیا حرہ منکوحہ کے ہوتے ہوئے لونڈی سے تو نکاح نہیں کیا جاتا

تصریح - چونکہ کسی شخص کا بوجود گی حرہ مشکوحہ کے باندی سے نکاح جایز نہیں ہے اور تہ دونون سے بوقت واحد نکاح مین اکٹھا کرنا درست ہی لہذا اس تنتیج کی ضرورت ہوئی

باندی — سے وہ عورتین مراد ہین جو مسئلہ مین ذکر کی گئین آج کل کے زمانہ مین جو متعلی لڑکیان موجود ہین وہ باندین نہین ہین بلکہ ملازمہ ہین اون سے نکاح بلا وجود حرہ کے جایز ہے۔

تفتیح نہم - کیا یہ عورت ناکح کی مطلقہ ثلثہ ہی جس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہو

تصریح - جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا ہی تو خاوند اور بی کا علاقہ مرتفع ہو جاتا ہی اور اون دونون مین دوسرا نکاح صحیح نہین ہوتا تا آنکہ وہ حلالہ یعنے دوسرے نکاح اور وطی کئے جاکر جدائی حاصل نہ کی ہو اور ایسا ہی حرام ہی نکاح کرنا صغیر کے عورت مطلقہ ثلثہ سے کیونکہ صغیر کا طلاق دینا بالکل لغو ہی اور اوس کا نکاح تا بلوغ اوس کے ایسا مستحکم ہی کہ طلاق سے بھی زائل نہین ہوتا۔

تفتیح دہم - کیا یہہ عورت کسی کی معتدہ ہے۔

تصریح - معتدہ اوس عورت کو کہتے ہین کہ وہ عورت اپنے نفس کو ایک مدت معین تک نکاح اور وطی سے باین غرض روک رکھی کہ جو اثر نکاح اور فراش سابق کا باقی ہو جاتا ہے اور یہہ عدت عورت پر تین وجہ سے واجب ہوتی ہی ایک تو طلاق کی وجہ سے دوسرا فسخ نکاح کے سبب سے میترا بیوہ ہو جانے کے باعث سے مثلاً کوئی مدخولہ عورت طلاق یا فسخ کے باعث عدت بیٹھی ہو عام اس سے کہ وہ عدت طلاق بائنہ سے ہو یا طلاق رجعی سے یا طلاق ثلثہ سے اوس کے لئے عدت تین حیض کی مقرر ہی جبکہ اوس معتدہ کو حیض آتا ہو ورنہ تین مہینے کی عدت ہی یا کوئی عورت شوہر کے مرجانے سے عدت بیٹھ گئی ہو عام اس سے وہ بیوہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یا کافرہ یا مسلمہ موطوءہ یا غیر موطوءہ اوس کے لئے عدت چار مہینے دس دن کی مقرر ہے پس کوئی شخص بدون اختتام ایام عدت کے کسی حالت مین کسی معتدہ عورت کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا اور ایسا ہی حاملہ عورت کے ساتھ عام اس سے کہ وہ حاملہ حرہ ہو یا لونڈی یا مطلقہ یا بیوہ بدون وضع حمل کے نکاح نہین کر سکتا کیونکہ عدت سے مقصود حفظ نسب اور انتظار رفع موانع شرعی ہے لہذا حسب ذیل صورتون مین عدت اور رفع موانعات شرعی کا انتظار کرنا ضروری ہوگا

**صورت اول** - کسی مسلمان کو دوسرے شخص کے معتدہ سے زمان عدت مین نکاح کرنا درست نہین ہے خواہ وہ عدت کسی اون تین وجہ سبوق الذکر سے لاحق ہو

**صورت دوم** - ہر شخص کو اوسکے موطوء کے عدت مین اوس موطوء کی بہن اور اور پھوپی اور خالہ اور بھانجی اور بھتیجی سے نکاح جایز نہین ہے خواہ وہ وطی بہ نکاح صحیح ہو یا فاسد یا کسی شبہہ سے ہو۔

**صورت سوم** - کوی شخص چوتھی عورت کے عدت مین پانچوین کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا خواہ وہ عدت نکاح صحیح سے ہو یا فاسد سے یا وطی بہ شبہہ سے ہو۔

**صورت چہارم** - مسلمان شخص اپنی بی بی کے طلاق کی عدت مین باندی کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا۔

**صورت پنجم** - مسلمان شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ کے ساتھ بغیر حلالہ ہونے اوسکے نکاح نہین کر سکتا۔

**صورت ششم** - مسلمان شخص اپنی خریدی ہوئی لونڈی کے ساتھ قبل استبرا کے وطی نہین کر سکتا لیکن استبرا کے بعد یعنے ایک حیض آجانیکے بعد وطی کر سکتا ہے۔

**صورت ہفتم** مسلمان شخص اوس عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئے ہو نکاح کر کے قبل ولادت وطی نہین کر سکتا ہان اگر اوس کا زانی اپنی مزنیہ حاملہ سے نکاح کر کے اور قبل ولادت وطی کرنا چاہئے تو مضایقہ نہین۔

**صورت ہشتم** - مسلمان شخص قبل ولادت اوس عورت حربیہ حاملہ کے کہ جو دار الحرب مین مسلمان ہو کر دار الاسلام مین آئی ہو نکاح نہین کر سکتا۔

**صورت نہم** - مسلمان شخص اوس عورت حربیہ سے جو دار الحرب سے گرفتار ہو کر آئی ہو خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ بغیر ایکبار حیض آنے یا ایک مہینہ گذرنیکے وطی نہین کر سکتا

**صورت دہم** - مسلمان شخص اپنی مکاتبہ کو بغیر آزاد کرنے یا عاجز ہو جانے اوس کے بدل کتابت سے نکاح نہین کر سکتا۔

**صورت یازدہم** - مسلمان شخص عورت بت پرست اور مجوسیہ اور مرتدہ کو بغیر مسلمان ہوئے نکاح نہین کر سکتا۔ دیکھئے باب العدۃ کو فتاوی عالمگیری

**تنقیح یازدہم** - کیا یہہ عورت مشترکہ تو نہین ہے۔

تصریح - جو عورتین ایسی کافرہ ہون کہ صاحب کتاب نہین ہین جیسے کہ ہندوستان کی بت پرست یا آتش پرست یا ستارون کے پوجنے والے اون سے نکاح جایز نہین جب تک کہ مسلمان نہون - لیکن عورت اہل کتاب سے نکاح کرنا جایز ہے اگرچہ مسلمان نہوئی ہون - اہل کتاب سے وہ عورتین مراد ہین کہ جو کسی پہلے نبی کے مذہب پر ہون اگرچہ وہ مذہب اب منسوخ ہوگیا ہو لیکن اب وہ بھی کافر نہین اور کتاب سے کتاب آسمانی مراد ہے جو کسی نبی پر نازل ہوئی ہو -

تفتیح دوازدہم - کیا یہہ عورت نا کح کی سیدہ ہے -

تصریح - کسی غلام کو اپنی مالکہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہین ہے عام اس سے کہ وہ غلام غلام ہو یا کچھہ اوس مین ملاؤ و ضریب کا ہو جیسا کہ مکاتب یا مدبر یا غلام مشترک اور چون کہ اس زمانہ مین یہہ صورت معدوم ہے لہذا اوسکی پوری تفصیل لکھنی کی کوئی حاجت نہین -

## ( ابواب صحت نکاح )

یعنے وجود صحت نکاح کے لئے کن کن چیزون کی ضرورت ہے جن کی تفصیل حسب ذیل -

ضرورت پہلی ایجاب و قبول کا ہونا ارکان نکاح سے ہے -

تصریح - متعاقدین مین سے پہلے کے قول کو ایجاب کہتے ہین اور دوسرے متعاقد کے قول کا نام قبول ہے پھر خواہ یہہ ایجاب و قبول اصل عاقدین سے ترتیب سے ہو یا بذریعہ وکالت کے مگر شرط یہہ ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس مین ہو اگر وہ مجلس باقی نہ رہیگی تو نکاح جایز نہ ہوگا - مثلاً مرد نے کسی عورت کو حالت غیاب اوسکے کہا کہ مین نے تجھہ سے نکاح کیا پھر وہ عورت کہڑے ہو کر کہی کہ مین نے قبول کی تو نکاح جایز نہوگا کذا فی الشیبانی اور ایسا ہی ایجاب و قبول مین ضرور ہے کہ یہہ دونون لفظ ماضی کے یا اون مین کا ایک لفظ ماضی اور دوسرا مستقبل کا ہو مثلاً ایک کہے کہ نکاح کرتا ہون اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا تب نکاح صحیح ہوگا ورنہ ہرگز صحیح نہوگا کذا فی الہدایہ اور ایسا ہی ایجاب و قبول مین ضرور ہے کہ لفظ نکاح اور تزویج اور وہ الفاظ بولے جاوین جو اس ہی کی معنی یا تملیک عین کے لئے وضع کئے گئے ہون جیسا کہ مالک کردیا یا ہبہ کردیا

یا ہبہ کر دیا ان الفاظ کے ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہوتا ہی ورنہ لفظ استعار یا اجارت یا وصیت یا رہن کے ایجاب و قبول سے نکاح ہرگز منعقد نہوگا کذا فی الہدایہ اور ایسا ہی ایجاب و قبول میں ضرور ہی کہ مقبول مخالف ایجاب کے ہو مثلاً مرد نے کہا کہ میں نے تجھسے ہزار درہم پر نکاح کیا عورت نے جواب دیا کہ میں نے دو ہزار پر نکاح کو قبول کیا تو نکاح صحیح نہوگا

مسئلہ ۲۲ صغیر لڑکا اور لڑکی کا ایجاب و قبول نکاح میں معتبر نہیں ہی

تصریح۔ ایجاب و قبول کے لئے عاقدین عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے عوام لوگ جو چھوٹے بچے کا نکاح کرتے ہیں اور اوس ہی بچے سے مجلس عقد میں قبول کراتے ہیں اور خود بھی حاضر نہیں رہتے اگر لڑکا بے سمجھہ یا مجنون ہوگا اور اوسی سے ایجاب و قبول کرایا جاویگا تو ہرگز نکاح جایز نہوگا تا وقتیکہ اوس کے طرف سے ولی خود بطریق نیابت قبول نکرے اور اگر لڑکا نابالغ۔ سمجھہ دار ہوگا تو اوس کا ایجاب و قبول صحیح ہے بشرطیکہ اوسکا ولی مجلس عقد میں اپنی رضامندی ظاہر کرے دیکھیے عالمگیریہ

مسئلہ ۲۳ ایجاب و قبول میں متعاقدین کا مشہور نام بصریح تمام کہ جس سے تعین شخص میں شبہہ نہ رہے ضرور بیان کیا جاوے

تصریح۔ اگر کسی شخص نے ایجاب و قبول کے وقت یون کہا کہ میں نے اپنی دختر کا بچھہ سے نکاح کر دیا اور اوس کے دو بیٹیاں تھیں جن کا نکاح نہیں ہوا تھا تو کسی ایک کا نکاح ہوگا ان اگر اوسکی ایک ہی بیٹی غیر منکوحہ ہو اور باقی منکوحہ ہوں تب اوس سے نکاح صحیح ہے کیونکہ خارجی طور سے معین ہوگئی اور علی ہذا غیر معین لڑکے کی بھی یہی صورت ہوگی دیکھیے عقود دریہ صفحہ (۱۸) اور فتاوی عالمگیریہ۔

ضرورت دوسری۔ دو گواہ کا ہونا شرط نکاح سے ہے

تصریح۔ چونکہ نکاح امر مستر ہے اس لئے اس میں نفس معاملہ کی صحت کے لئے گواہ کا ہونا ضرور ہوا تا کہ عند النزاع ثبوت میں دقت واقع نہو پس اگر کوئی نکاح بغیر حضور گواہان کے منعقد ہو تو وہ بیکار اور باطل ہو جاویگا کیونکہ محمد بن حسن نے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ لا نکاح الا بشہود۔

مسئلہ ۲۴ متعاقدین مسلمان ہوں تو اونکے نکاح کی صحت کے لئے دو گواہ مرد حر مکلف مسلمان سامع یا ایک مرد اور دو عورت اسی صفت کے اور

**متعاقدین کے کلام کو سننے والے ہونا شرط ہے۔**

**تصریح** — نکاح مانند اور معاملات کے نہین ہے کہ اسمین گواہ عادل کی ضرورت ہو پس جو شخص ساقط العدالت ہو یا وہ شخص کہ جو رشتہ دار قریب ہو گواہ ہو سکتا ہے البتہ عقد نکاح مین مسلمان عورت کے کافر گواہ نہین ہو سکتا اور فقط عورتون کی گواہی بھی نکاح مین معتبر نہین ہے جب تک کوئی مردون کے ساتھ نہو اور ایسا ہی عقد نکاح مین گواہی غلام اور مکاتب اور مدبر اور لڑکے اور لڑکیان اور صاحب سکر اور دیوانے اور نابینا اور فرشتے اور پیغامبر اور اللہ جل شانہ کی معتبر نہین ہے دیکھئے عالمگیری اور فیض الکریم

**ضرورت عیتری — زن و شوہر اگر حر و بالغ عاقل ہین تو اونکی رضامندی نکاح کے شرط سے ہے۔**

**تصریح** — اگر زوج راضی نہو اور زوجہ راضی ہو یا زوجہ ناراض ہو اور زوج راضی ہو تو نکاح ہرگز منعقد نہوگا خواہ اس سے کہ وہ زوجہ بکر ہو یا ثیبہ — اور اگر زن و شوہر نابالغ ہون یا مجنون یا کسی کے غلام یا باندی ہین تو اون کے اولیا یا مالک کی رضامندی پر صحت نکاح موقوف رہیگی اور چونکہ اس ملک مین پردہ اور شرم زیادہ ہے کوئی عورت بالغہ بکر اپنی رضامندی نکاح کے نسبت صراحتاً ظاہر نہین کیا کرتی لہذا اگر اوس کے باپ نے اوس کا نکاح کو بلا ذکر مہر کسی معین شخص کے ساتھ کر دیا ہو تو اوس عورت بالغہ بکر کی رضامندی ہنسنے یا خاموش رہنے یا آہستہ رونے سے ثابت ہو جاوے گی اور نکاح منعقد ہو جاوے گا بشرطیکہ ہنسنا اوس کا بطور استہزا کے نہو اور خاموشی وقت صحت کے پائی جاوے اور رونا ایسا ہو کہ آواز نہ نکلے اور اگر اوس کا نکاح کسی اجنبی نے یا باپ کے ہوتے ہوئے کسی اجنبی نے کر دیا ہو تو اوسوقت اوس بالغہ بکر کو ضرور ہوگا کہ اپنی رضامندی زبان سے مثل عورت ثیبہ بالغہ کے ظاہر کرے صرف ہنسنا یا خاموش رہنا یا رونا رضامندی کے لئے کافی نہوگا مگر ایسے ولی البعد کے یا کسی اجنبی کے نکاح کرا دینے مین یہہ بھی شرط ہے کہ ذکر مہر کا کر دیا گیا ہو اور مرد معین کا نام بھی اوس کے روبرو لیا گیا ہو۔

**ضرورت چوتھی — نکاح کے وقت صغیر اور صغیرہ کے ولی کا اصالتہً یا وکالتہً حاضر رہنا شرط نکاح سے ہے۔**

**تصریح** — کیونکہ صغیر اور صغیرہ کا نکاح بدون حضور اور اجازت ولی کے

منعقد نہیں ہوتا ہاں اگر بالغہ عاقلہ حرہ ہو تو منعقد ہو جاتا ہے لیکن جب ہی ولی کا ہونا مستحب سمجھا جاتا ہے
اگر اختلاف فقہا سے بچے اور بے حیائی کے طرف منسوب نہو۔

ضرورت پانچویں۔ صلاحیت درمیان زوجین کے شرط نکاح ہے ہے
تصریح۔ صلاحیت زوجین سے یہ مطلب ہے کہ زوج زوجہ میں عقد کرنے کے
لئے کوئی حرمت شرعی مانع نہو۔

ضرورت چھٹی۔ مرد کا منکوحہ کے کفو سے ہونا واسطے رفع کراہت
اور دفع ہتک اولیا کے نکاح کے شرط سے ہے۔
تصریح۔ مثلاً کسی شریف کی لڑکی کسی مرد ارزل اور کم رتبہ والے کے ساتھ
بلا استجازت وحضور اولیا کے نکاح کرلے تو سراسر اوس میں اولیا کی توہین ہے لہذا اولی کو
اختیار تفریق کا حاصل ہے۔ اور اس کفاءت کا اعتبار ابتدائی عقد میں معتبر ہے بعد عقد کے معتبر نہیں
مثلاً ابتدائی عقد کے وقت مرد دین دار تھا اور انعقاد عقد کے بعد فاسق ہو گیا تو اب نکاح
فسخ نہیں ہو سکتا دیکھئے درمختار کا باب الکفاءت۔

(کفاءت میں حسب ذیل چھ چیزوں کا اعتبار ہے)

نسب۔ یعنے مسلمانوں میں سے جس شخص کا نسب قبائل عرب میں منتہی ہوتا ہو
ہو وہ غیر ملک عرب کا کفو نہیں ہے پس جو شخص غیر اشرف النسب ہے اگرچہ اوس کی چال چلن
اچھی ہو لیکن اشرف النسب کا کسی حال میں کفو نہیں ہو سکتا۔

اسلام۔ جس کی ایک پشت یا دو پشت سے اسلام ہو وہ پرانے مسلمانوں
کا کفو نہیں ہے اور تین پشت کا مسلمان پرانے مسلمانوں کا کفو ہو سکتا ہے۔ لیکن اس قید کے
ساتھ کہ ہر قوم کا پیرا مسلمان ہونا اوس ہی قوم کے پرانے مسلمانوں کا کفو ہوگا۔

حریت۔ یعنے جو مرد خود یا اوس کا باپ کسی کا غلام آزاد شدہ ہو وہ عورت
حرہ اصلی کا ہم کفو نہیں ہے۔

دیانت۔ یعنے مرد فاسق عورت پاکدامن کا ہم کفو نہیں ہے فاسق فاجر
اوسکو کہتے ہیں کہ جو شخص مرتکب ہو گناہ کبیرہ کا مثل بے نماز۔ چور۔ جوہ کھیلنے والا۔ زنا کار
کوطی۔ نشہ کار۔ سود خوار۔ جادوگر۔ کاذب۔ وغیرہ۔

حرفہ۔ یعنے رذیل پیشے والا عمدہ پیشے والے کا کفو نہیں ہے رذیل پیشہ میں

حجامت - قوالی - روغن فروشی - دلالی - تیرگری - رنگریزی - باغبانی - کلالی - خاکروبی - عنصالی - نذافی - باغبانی - یہ تمام حرفے داخل ہین اور ہمیشہ یہ تمام پیشے رذیل تصور کئے جاتے ہین -

نان - یعنے مفلس مرد عورت متمول کا ہم کفو نہین ہے - لیکن مرد اگر مہینے بہر کا خرچ عورت کو دیسکے تو اوس کا ہم کفو ہو جاتا ہے -

## مہر کا بیان

مہر - اوس کو کہتے ہین کہ انعقاد نکاح کے وقت جو نقد جنس زوج کی ذمہ مقرر کر دیا جاتا ہے

مسئلہ ۲۵ - نکاح بلا مہر نہین ہو سکتا نکاح مین مہر بھی ضرور ہے -

تصریح - مہر وجود وصحت نکاح کے لئے ضروری نہین ہے - بلکہ واسطے بقاء نکاح کے ضروری ہے - شلا کوئی عورت اپنا نکاح بلا ذکر مہر یا بشرط نہ طلب کرنے مہر کے بڑہا لی تو نکاح منعقد ہو جاویگا مگر مہر مثل لازم آویگا -

مسئلہ ۲۶ - شرع مین کم سے کم مقدار مہر کی دس درہم ہین -

تصریح - یعنی حنفی مذہب مین دس درہم سے مہر کم نہین ہو سکتا اور زیادہ دس درہم سے جہان تک مرد کی طاقت ہو مہر ہو سکتا ہے - اگر استطاعت سے زیادہ مکروہ اور منہی عنہ ہے -

مسئلہ ۲۷ - تعین مہر کے لئے مال متقوم ہونا ضروری ہے -

تصریح - یہہ کچھہ ضرور نہین ہے - کہ مہر دس درہم ہی ہون بلکہ جو چیز کہ مال ہو اور اوس کی قیمت اتنی ہو یا زیادہ سب مہر ہو سکتے ہین - خواہ چاندی ہو یا سونا یا اور کچھہ چیز ہو گھوڑا ہبنس زمین وغیرہ ہان شریعت محمدیہ مین شراب اور سور اور مردہ اور آزاد آدمی کی خدمت مال نہین ہے یہہ مہر نہین ہو سکتے ہین -

(حسب ذیل مہر کے دو قسم ہین)

قسم اول مہر معجل - مہر معجل اوسکو کہتے ہین کہ اوسی وقت مہر دیا جاوے یا اوس کے ادا کرنے کی کوئی میعاد مقرر نہو جب چاہے عورت اوس کو وصول کر سکے -

قسم دوم مہر مؤجل - مہر مؤجل اوس کو کہتے ہین کہ جس کی ادا کسی میعاد معین پر موقوف رکہی جاوے اور اگر مہر مؤجل بلا تعداد اجل مقرر ہو جاوے تو اوس کی میعاد

فقہانے موت یا طلاق رکھی ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ عورت کا مہر تین حال مین شوہر پر پورا واجب ہوتا ہے۔

تشریح۔ یعنے جبکہ زوج نے عورت سے صحبت کر لی ہو خواہ وہ صحبت حقیقی ہو یا حکمی مثلاً عدت مین دوبارہ نکاح کرے دوسرا مہر پورا لازم آوے گا۔ یا خلوت صحیحہ حاصل ہو گئی ہو یعنے زوج کے ساتھ ایسی جگہ جمع ہو کہ اگر چاہے صحبت کر سکے اور وہان کوئی مانع حسی یعنے بیمارے اور مانع مذہبی یعنے صوم رمضان اور احرام حج اور مانع خارجی یعنے اون دونون مین کسی میسری کی مداخلت نہو یا زوجین مین سے کسی کا وفات قبل صحبت یا خلوت صحیحہ کے ہو جاوے ان تمام حالات مین پورا مہر ذمہ زوج پر لازم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ اگر مرد قبل صحبت اور خلوت صحیحہ کے زوجہ کو طلاق دے حالانکہ نکاح کے وقت مہر ہی معین ہو گیا تھا تو جتنا مہر مقرر کیا گیا ہے اوس کا آدھا دینا لازم آوے گا۔

مسئلہ ۳۰۔ عورت کا مہر دو صورت مین زوج کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے صورت اوّل۔ جبکہ عورت قبل صحبت یا خلوت صحیحہ شوہر کے بیٹے کو اپنے اوپر قدرت دے۔

صورت دوّم جبکہ عورت قبل دخول مرتد ہو جاوے۔

مسئلہ ۳۱۔ جب کسی عورت کا مہر مؤجل مقرر کیا گیا ہو تو وہ عورت مہر اپنا اندرون میعاد جبراً وصول نہین کر سکتی اور نہ شوہر کو صحبت کرنے سے منع کر سکتی ہے اور نہ شوہر کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ دیکھئے قاضی خان۔

(نکاح قاضی کی معرفت سے ہونیکا بیان)

یعنے نکاح کے پڑھانے مین قاضی یا نائب قاضی کا قاری انکاح ہونا دو مصلحت پر مبنی ہے۔

مصلحت اوّل۔ یہ کہ شریعت نے بنظر اس کے کہ نکاح ایک امر مشترک اور جس کے وجود پر ثبوت نسب وغیرہ کا مدار ہی برخلاف اور عقود کے خاص اس کے انعقاد کو اشہاد پر موقوف رکھا تا عند النزاع ثبوت بھی باسانی

ل جاوے لیکن جب اس زمانہ مین عدالت شہود عند التزکیہ بہت دشواری سے دست یاب ہوتی ہے علاوہ اوس کے حافظہ زبانی کہان تک کام آوے اور دفتر سرکاری زیادہ معتبر اور دیرپا ہے اور بجز قاضی یا نائب قاضی ۔ قاری النکاح ہونے کے دوسرے شخص کے نکاح پڑہا دینے پر اوس کا پتہ وقت ان دفتر سرکاری مین نہین رہ سکتا لہذا قاضی یا نائب قاضی اس کا۔ قاری النکاح ہونا ضروری سمجھا گیا تا وہ اپنے قاعدہ کے موافق پوری پوری۔ جانچ کرنے کے بعد نکاح کرکے ہر باب کو بشرح وتفصیل درج سیاہہ کرکے دفتر سرکاری مین محافظت کرے وعند النزاع حاجت اثبات وغیرہ نہ پڑے ہے۔

مصلحت دوم ۔ یہہ اگر قاضی کے سوا دوسرے ہر شخص کو نکاح کرانے کی اجازت دیجاوے تو بسا اوقات دوسرے شخص کو ضوابط النکاح کے ناواقفیت سے غلطیان پڑہ جایا کرین گے اور ممکن ہوگا کہ وہ معتدہ غیر یا محارم نسبی وغیرہ یا مفقود کی عورت کو جن کی تحقیقات نکاح کے وقت واجب ولازم ہے بلا دریافت وتحقیقات نکاح کرادے اور اگر اوسنے سرسری دریافت بہی کیا تو چونکہ وہ قاضی یا نائب قاضی نہین ہے بسبب انتفای حکم کے اوس کی دریافت وغیرہ ثبوت نہین بخشتی اور دریافت لغو ہوجاوے گی اور بعد کو بے انتہا فسادات قایم ہونے کی توقع ہے ۔ لہذا حسب الحکم سرکار ولحاظ انتظام مصلحت شرعی کے قاضی کے سوای دوسرے شخص کو قاری النکاح ہونے کی ممانعت کی گئی۔

## نکاح پڑہانے کے طریقہ کا بیان

جب مجلس نکاح منعقد ہوجاوے اس وقت قبل ایجاب وقبول صرف خطبہ کا پڑہنا مسنون ہے اور ایجاب وقبول کا مسجد مین کرانا مستحب ہے اور عاقدوں کو درصورت عدم درستی عقیدہ کے کلمہ طیبہ پڑہانا بہی ضرور ہے اور جو خطبہ مشکوٰۃ شریف مین حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے پڑہے وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ

فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

## ترکیب ایجاب وقبول

جب خطبہ پڑھ لیا جاوے تو اوس کے بعد قاضی یا نائب قاضی جو قاری النکاح ہو اوسکو
لازم ہے کہ حسب ذیل الفاظ ایجاب وقبول بآواز بلند ادا کرادے کیونکہ گواہوں کا اور
عاقدین کا ایجاب وقبول کو سننا شرط صحت نکاح سے ہے۔

### الفاظ ایجاب

مسماۃ فلانی بنت فلان کو بمقابلہ اس مقدار مہر رایج الوقت
معجل یا موجل کے بشہادت ان فلان فلان دو شاہدون حضار
مجلس کے فلاں صاحب کی وکالت سے مین نے آپ کے ساتھ
نکاح کر دیا آپ نے قبول کیے۔

### الفاظ قبول

قبول کیا مین نے اوس کو اوس ہی مقدار مہر پر اور راضی
ہوا مین ساتھ اوس کے۔

(ایجاب وقبول کے بعد حسب ذیل دعا پڑھنا چاہئے)

## الدعا

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ
اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَصَفُوْرَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ

بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ وَبِلْقِيْسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صلعم وَعَائِشَةَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اس دعا کے بعد بادام یا کھجور کا طباق دولہ کے سر سے نثار کرے۔ اور دوسرے روز ولیمہ کرنا مسنون ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے باختلاف روایتین۔

## طلاق کے بیان میں

طلاق۔ اوس قید کے اوٹھانے کو کہتے ہیں جو بسبب نکاح کے پیدا ہوئے ہو بشرطیکہ طلاق دینے والا عاقل بالغ ہو بچے اور پاگل اور بیہوش اور سوتے کی طلاق معتبر نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۳۲۔ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے زوجہ کو حاصل نہیں۔**

تصریح۔ مرد کو طلاق دینے کا اختیار اسواسطے حاصل ہوا ہے کہ جب عورت نے باضافت نکاح صحیح کے اوس کے قید میں رہنے کو ذاتی رضامندی سے قبول کرلیا اور اوس پر وطی بھی حلال کردی اور نظر شہوت اور تمتع وغیرہ کا بھی مالک کردیا ہے تو وہی شخص ان قیود کے اوٹھا دینے کا مالک اور مختار ہوگا۔

(طلاق کی حسب ذیل تین قسمیں ہیں)

| | | |
|---|---|---|
| الف | طلاق | حسن |
| ب | ایضاً | احسن |
| ج | ایضاً | بدعی |

**الف** طلاق حسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ مدخولہ کو تین طہر میں طلاق دے۔ **ب**۔ طلاق احسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو حالت طہر میں ایک طلاق دے اور اوس کے ساتھ اوس طہر میں جمع نکرے اور چھوڑ دے اوس کو یہاں تک کہ گذر جاوے عدت اس کی۔

**ج**۔ طلاق بدعی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو تین طلاق ایکہی لفظ سے یا ایک ہی طہر میں دے۔ اور ایسا طلاق دینے والا گناہ کار ہوتا ہے دیکھئے ہدایہ جلد ین اولین صفحہ (۳۴۴) و (۳۴۵) مصطفائی۔

(پھر طلاق بدعی کے آٹھ قسم ہین)

قسم اول تین طلاق متفرق ایک طہر مین دینا۔

قسم دوم تین طلاق ایک لفظ سے ایک ہی طہر مین دینا۔

قسم سوم ۔ دو طلاق ایک لفظ سے دینا۔

قسم چہارم ۔ دو طلاق دو لفظ سے اول طہر مین دینا جس مین رجعت نہین

قسم پنجم ۔ وقت حیض مین طلاق دینا۔

قسم ششم ۔ اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی ہو چکی۔

قسم ہفتم ۔ اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی نہین ہوئی لیکن طہر کے قبل حیض مین وطی ہو چکی۔

قسم ہشتم نفاس مین طلاق دینا۔ دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۹۲) جلد (۲)

الفاظ طلاق کے بھی تین ہین

اول الفاظ صریح ۔ الفاظ صریح وے الفاظ ہین جو خاص طلاق دینے کی غرض سے تجویز ہوئی ہون جیسا کہ زوج اپنی زوجہ کے طرف نسبت کرکے کہے۔ کہ مین نے تجھے طلاق دیا۔ یا چھوڑ دیا۔ یا آزاد کر دیا ان الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

دوم الفاظ ملحق بہ صریح ۔ الفاظ ملحق بہ صریح وے الفاظ مراد ہین کہ وہ طلاق کے لئے موضوع نہون لیکن بوجہ ملازمت کے سوای طلاق کے اون سے دوسرے معنے نہین سمجھے جاتے جیسا کہ زوج نے اپنی زوجہ کے طرف نسبت کرکے کہدیا کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ یا مین نے تجھے اپنے پر حرام کر دیا ان الفاظ سے بھی طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

سوم الفاظ کنایہ ۔ الفاظ کنایہ سے وے الفاظ مراد ہین کہ وہ طلاق دینے کی غرض سے موضوع نہین ہین اور اون سے طلاق کے سوائے اور معنے بھی سمجھا جاتا ہے مثلاً زوج نے اپنی زوجہ کو بہ نیت طلاق کے یہ کہے کہ تو میری ہو جا یا چلی جا ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ان الفاظ سے کوئی معنے طلاق کا پایا نہین گیا ہان جبکہ اوس نے طلاق کی نیت کیا ہو تو طلاق واقع ہو جاوے گی اور جتنے لفظ کنایہ ہین

سب سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے بجز تین لفظ کے کہ وہ یہہ ہین (عدتین بیٹھیا) یا (اپنے رحم کو پاک کرلے) یا (تو اکیلی ہے) ان الفاظ مین طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

مسئلہ ۳۳ طلاق رجعی اور بائن اور ثلثہ مین بہت بڑا فرق ہے۔

تصریح۔ طلاق رجعی اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کو بلا رضامندی اوس کے مابین عدت طلاق مین بدون تجدید نکاح کے رجوع کرسکے خواہ وہ رجوع فعل مصاہرت سے ہو یا قول سے۔ اور طلاق بائن اوس کو کہتے ہین کہ وہ اوس سے بالکل جدا ہو جاوے اور بدون تجدید نکاح کے اون مین ملاپ نہو خواہ وہ طلاق ایک بائن دیا ہو یا دو بائن۔ اور طلاق ثلثہ جس کو مغلظہ بھی کہتے ہین اوس کی یہہ تعریف ہے کہ جب زوج نے تین طلاق دیدیا ہو تو وہ مطلقہ نہ فعل مصاہرت سے نہ قول سے نہ تجدید نکاح سے شوہر اول پر حلال ہوگی لیکن حلالہ ہونے کے بعد۔

مسئلہ ۳۴۔ طلاق کا اثر زوجہ پر اس وقت ہوتا ہے کہ زوجہ پہلے ہی سے اوس کی منکوحہ ہو یا طلاق ملک نکاح کے طرف منسوب ہو

مسئلہ ۳۵ اور واقع ہوتی ہے طلاق اوس شخص کی کہ کسی نے اوس سے جبراً طلاق دلایا ہو۔ یا اوس نے حالت نشہ مین طلاق دیا ہو یا بطور ہزل کے طلاق دیا ہو اور ایسا ہی واقع ہوجاتی ہے طلاق گونگے کی اوسکے اشارہ سے۔

(نکاح کے فسخ کا بیان)

فسخ۔ عبارت ہے اصل نکاح کے اوٹھیڑنے سے۔

مسئلہ ۳۶ نکاح کے فسخ کرانیکا حق عورت کو حاصل ہے مرد کو حاصل نہین

تصریح۔ عورت کو فسخ کرانے کا حق اسواسطے حاصل ہے کہ اوس نے جس غرض سے مرد کو چاہی اور پسند کی تھی وہ غرض ہی اوس کے شوہر سے پوری ہوسکی مثلاً شوہر کو مرد تصور کرکے نکاح کی اور پہر نامرد نکلا یا ہم کفو ہونے کی وجہ سے پسند کی اور پہر رذیل نکلا۔

مسئلہ ۳۷ ساتھ اسباب مفصلہ ذیل سے قاضی نکاح مین مدد خواست زوجہ یا ولی زوجہ کے بحضوری زوج تفریق اوسکے نکاح سابق کو فسخ

کرا سکتا ہی جنمیں سے صرف تین صورتونمیں طلاق کا حکم عاید ہوتا ہے

## تفصیل اسباب

### الف (فرقت بوجہ خیار بلوغ)

تصریح - جب صغیرہ کا نکاح بجز باپ اور دادا کے کسی اور ولی نے کیا ہو تو اوس کو اختیار رہتا ہی کہ عوان ہوتے ہی نکاح کو منسوخ کرا لے لیکن شرط یہہ ہی کہ بلوغ کے بعد اس اظہار عدم رضا مین ایک ساعت کا بھی فرق درمیان نہو یہان تک کہ اگر کوئی صغیر سن بالغ ہو گیا اور ایک مدت کے بعد ناراضی ظاہر کیا تو یہہ عدم رضا معتبر نہین اوسکا حق بالغ ہوتے ہی زایل ہو گیا -

### ب (فرقت بوجہ کمی مہر)

تصریح - یعنے اگر عورت مکلفہ نے مہر مثل سے بھی کم مہر پر اپنا نکاح کر لیا تو ولی مجاز ہی کہ دونون مین تفریق کرا لے اگر قبل دخول کے تفریق ہو ئی تو کچھہ مہر نہ پاوے گی اور اگر بعد دخول کے تفریق ہوئی تو مہر مسمی پاوے گی -

### ج (فرقت بسبب فقدان کفو)

تصریح - یعنے جب عورت مکلفہ نے اپنا نکاح غیر کفو سے بلا رضامندی ولی مجاز کے کر لی تو صرف اولیاء عصبہ اوس نکاح کو جب چاہے فسخ کرا سکتے ہین لیکن حاملہ ہو جانے یا جننے کے بعد فسخ نہین کرا سکتے - اور فسخ کرانیکے قبل نکاح کے احکام مثل طلاق اور ظہار اور وارث کے ثابت رہینگے اگر تفریق بعد دخول کے ہوئی تو عورت کو مہر معین ملیگا اور اوس پر عدت لازم آویگی اور قبل دخول کے ہوئے تو مہر نہ ملیگا اسواسطے کہ جدائی شوہر کے جانب سے نہین ہی اور اس فقدان کفو مین اگر ایک ولی زیادہ قریب والا راضی ہو گیا تو باقی ولیون کو جو آپس مین مساوی درجہ ہین کوئی حق فسخ نہ رہا اور اگر سب ولی مساوی درجہ ہون اور اون مین کا ایک راضی ہو گیا ہو تو سب کا حق اعتراض جاتا رہا - اور اگر عورت کا کوئی ولی عصبہ نہین ہے تو عقد صحیح اور نافذ ہو جاوے گا کیونکہ ذوی الارحام یعنی ماں اور قاضی کو اس تفریق کا حق حاصل نہین ہے دیکھئے غایت الاوطار صفحہ (۲۵) و (۲۶) جلد

### د (فرقت بباعث مقطوع ہونے آلہ تناسل کے)

تصریح یہہ فرقت پہلی صورت ہی طلاق کی جو داخل ہے اون سے جدائیون مین

پس اگر زوج مجبوب یعنے آلہ تناسل کٹا ہوا ہو تو قاضی بغیر تعین مدت کے عورت کی درخواست پر بعد ثبوت مجبوبیت کے فوراً تفریق کرا دیگا۔

**ھ (فرقت بسبب نامردی کے)**

**تصریح** — یہہ فرقت دوسری صورت ہی طلاق کی جو دخل ہے اوہنی شتاج جدا ئیون مین نامردی کا بیان آگے آویگا۔

**و (فرقت بوجہ ہمبستر زنا کے)**

**تصریح** — یہہ فرقت تیسری صورت ہی طلاق کی جو داخل ہی اون ساتھہ جدائیون مین اوسکا آگے ذکر ہوگا۔

**ز (فرقت باعث ارضاع ضرہ)**

**تصریح** — ارضاع دودہ پلانے کو کہتے ہین اور ضرہ بفتح ضاد معجمہ ورائے مہملہ مشدد سے سوکن مراد ہی۔ یعنے اگر ایک شخص کی دو بیبان ہون جن مین سے ایک تو جوان ہی اور دوسری صغیرہ شیر خوارہ پس اگر جوان عورت نے اپنی صغیرہ سوکن کو جس کی عمر ڈھای برس سے کم ہی دودہ پلایا تو دونون عورتون کا نکاح فسخ ہو گیا اور بحکم قاضی تفریق کرا دیجاویگی۔

**مسئلہ ۳۸** — آٹھہ اسباب فسخ نکاح کے ایسے ہین کہ جن کے ہوتے ہوئے ثبوت فسخ کے لئے حکم قاضی کی ضرورت نہین ہی اور اون مین سے صرف ایک سبب طلاق کا حکم رکھتا ہے۔

(تفصیل اسباب)

**الف (فرقت بہ سبب ارتداد)**

**تصریح** — یعنے اگر احد الزوجین مرتد ہو جاوے تو اون مین نکاح باقی نہ رہیگا۔

**ب (فرقت بوجہ خیار عتق)**

**تصریح** — مثلاً مالک نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی سے کرا دیا تھا پھر اوس کو آزاد کیا تو اب اوس کو اختیار ہی کہ اپنا نکاح فسخ کرے۔

**ج (فرقت بسبب ملک)**

**تصریح** - ایک مرد نے غیر کی لونڈی سے نکاح کیا پھر اوس کو مول لیا تو نکاح فسخ ہو گیا عام اس سے کہ اوس نے کل لونڈی کو خرید کیا ہو یا بعض کو اوس کے

**(د) (فرقت بسبب اسلام حربی)**

**تصریح** - اگر کسی عورت کا شوہر حربی مسلمان ہوا اور اوس عورت کے تین حیض ہو چکے یا تین مہینے گذر گئے تو یہہ جدائی فسخ ہے -

**(ہ) (فرقت بباعث تقبیل وغیرہ)**

**تصریح** - عورت نے شوہر کے بیٹے سے یا شوہر نے عورت کی بیٹی سے شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مساس کیا تو نکاح فسخ ہو گیا -

**(و) (فرقت بسبب عورت کے پاس نہ جانیکی قسم کھانیکے)**

**تصریح** - یعنے اگر زوج نے اپنی عورت سے قسم کھا کر کہا کہ چار یا زیادہ مہینے تک تجھ پاس نہ آونگا اور ویسا ہی کیا تو نکاح فسخ ہو گیا - یہہ فرقت چوتھی صورت ہی طلاق کی جو داخل ہے باقی اون آٹھ جدائیون مین -

**ز (فرقت بباعث تباین دارین کے)**

**تصریح** اگر کسی عورت نے دار الحرب چھوڑ کر دار الاسلام مین آئی ہو مسلمان ہو کر یا ذمیہ ہو کر تو اپنے شوہر سے جدا ہو گئی اگر حاملہ نہو تو فی الفور اوس کا نکاح دوسرے سے درست ہے -

**دار الحرب** - اوس کو کہتے ہین کہ جس ملک کے کفار اسلام کے مطیع نہون اور وہ ملک لائق غزا کر نیکے ہو -

**دار الاسلام** - اوس کو کہتے ہین کہ جہان اسلامی احکام علی الاعلان جاری ہون

**(ح) (فرقت بوجہ فساد عقد)**

**تصریح** - یعنے جو نکاح بلا شہود - یا حرہ پر لونڈی کے ساتھ یا محصنات سے یا نکاح متعہ یا موقت یا وہ نکاح جو شرعاً نادرست بتایا گیا ہو تو وہ کالعدم بتصور کیا جاویگا اور اگر حاکم دار القضا کو اوس کی اطلاع ہو گی تو وہ فوراً تفریق کرا دیگا دیکھیے مسئلہ ۳۵ و مسئلہ ۳۶ کو غایۃ الاوطار کے صفحہ (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) جلد (۲) مین -

**مسئلہ ۳۹ - سوائے پندرہ اسباب مفصلہ الصدر کے ان چار اسباب سے بھی**

حضرت امام محمد رح اللہ کے پاس نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سبب اوّل - مرد کا مجنون ہونا۔

سبب دوم - مرد کا کوڑھ کی بیماری مین مبتلا ہونا۔

سبب سوم - مرد کا جذام کے مرض مین مبتلا ہونا۔

سبب چہارم - مرد کا کسی اور بیماری یا خصلت مذمومہ مین مبتلا ہونا جس کے باعث عورت بدون مفرت کے اوسکے پاس نہ ٹھہر سکے دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۱۳) مطبوعہ نول کشور جلد (۲) اور ہدایہ صفحہ (۴۰۲) مطبوعہ مصطفائی

## ایلا کے بیان مین

ایلا - اوس قسم کو کہتے ہین کہ زوج نے زوجہ کے ساتھ چار مہینے یا زیادہ تک ترک قربت پر کھائی ہو۔

مسئلہ ۴۰ - اس قسم کا شرعی ہونا رکن ایلا ہی یہانتک کہ اگر کسی نے اللہ عزوجل کے نام یا صفات و قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے قسم کھائی ہو تو ایلا نہو گا کیونکہ شریعت مین سوا ئے نام اللہ کے اوسکے صفات یا قرآن شریف کے دوسری کوئی قسم معتبر نہین ہے۔

مسئلہ ۴۱ - شرائط ایلا سے ہے کہ مرد طلاق دینے کے قابل ہو یعنے عاقل و بالغ ہو اور عورت بھی وقت ایلا اوسکے نکاح مین ہو - یا ملک نکاح کے طرف ایلا کی نسبت کیجاوے یعنے اگر یون کہا کہ مین تجھ سے نکاح کرون تو واللہ تجھہ پاس چار مہینہ تک نہ آونگا تب بھی ایلا ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۴۲ - حکم ایلا کا یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی قسم پر کا رہے تو طلاق بائن واقع ہو گی اور اگر اوس سے رجوع کرنا چاہے تو تجدید نکاح کی ضرورت ہو گی اور رجوع کرنے سے کفارہ یمین لازم ہو گا

ایلا مین یہی دو قسم کے الفاظ ہین -

| | | |
|---|---|---|
| قسم اوّل | الفاظ | صریح |
| " دوم | " | کنایہ |

(الف) الفاظ صریح وہ ہین جن کے ظاہر معنے ہم بستری سے باز رہنیکے ہون جیسا کہ مین تجھ سے صحبت نہ کرون گا یا پاس نہ آون گا ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا ہو جاتا ہے۔

ب۔ الفاظ کنایہ وہ ہین جنکے ظاہر معنی مین ہم بستری سے باز رہنیکے سوائے اور معنے کا بھی احتمال پایا جاوے جیسا کہ مین تیری صورت نہ دیکھون گا یا تو مجھ پر حرام ہے ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا نہین ہوتا ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ بہت بڑا سخت وہ ایلا ہی جو ہمیشہ یا تمام عمر کی ترک صحبت پر قسم کہائی جاوے یہانتک کہ اگر کسی نے تمام عمر کی قسم کہائی اور اپنی قسم سے نہ پھرا تو ہر دفعہ سے نکاح مین ایلا ہوتے جاوینگی اور طلاق پڑتا رہیگا اور تین طلاق کے بعد حلالہ ہونیکی ضرورت ہوگی۔

تصریح۔ مثلاً مرد نے ایلا کیا اور چار مہینے تک عورت کے پاس نگیا تو عورت کو طلاق بائن واقع ہوگی پھر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نگیا تو دوسری طلاق بائن واقع ہوگی۔ پھر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نگیا تو تیسری طلاق واقع ہوگی اب بدون حلالہ ہونے کے نکاح اوس کا جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ ۴۴۔ ایلا مین رجوع جب ہی ہوتا ہے کہ زوج اپنی زوجہ سے درمیان چار مہینے کے زبان سے کہے اور صحبت نہی کرے صرف زبان سے رجوع کرنا معتبر نہوگا مگر زوج درصورتیکہ صحبت سے عاجز ہو جاوے تو رجوع اوسکا صرف زبان سے کافی ہے اگر مدت ایلا مین مانع زائل ہو تو اسی وقت صحبت کرنا چاہئے اور اس رجوع کو اصطلاح شریعت مین فی کہتے ہین۔

## خلع کے بیان مین۔

خلع۔ اوس کو کہتے ہین کہ شوہر زوجہ سے کچھ عوض لیکر عقد نکاح کو زائل کردے مگر شرط یہ ہے کہ وہ عوض مہر ہو سکتا ہو۔ خلع کرنا اس وقت بر انہین ہے کہ درمیان میان اور بیوی کے موافقت باقی نہ رہی اور زوجہ کے خلاف سے

اون کو اسمین خوف ہو کہ اب ہم سے حقوق زوجیت ادا نہو سکینگے اگر ایسی ناموافقت و خلاف کی بنیا د عورت کے جانب سے ہو تو اس صورت میں بالاتفاق مال لیکر چھوڑ دینا درست ہی۔ اور اگر صرف خاوند کے طرف سے ہو بدیں صورت کہ وہ عورت کو مارتا اور کوٹتا ہے اور تنگ کرکے اوس کو اس بات پر مجبور کرتا ہی کہ وہ اس سے طلاق لے اور مہر واپس دے سو یہہ بالاتفاق حرام ہے۔

مسئلہ ۴۵ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہی

تصریح۔ ہمارے سیدالامام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خلع کرنے اور مال لیکر طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے گو کہ بدا خلع شروع میں مال نہو اور اوس کو طلاق علی المال کہینگی اوس میں پوری عدت لازم ہوگی۔

مسئلہ ۴۶ خلع کرنیکے بعد زوج زوجہ سے رجوع نہیں کرسکتا تاوقتیکہ وہ راضی نہو جاے اور درصورت راضی ہو جانیکے عقد جدید لازم ہوگی

مسئلہ ۴۷ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع کرا سکتا ہے۔

تصریح۔ اگر کسی باپ نے اپنی نابالغہ لڑکی کا کچھ مال پر خلع کرایا ہو تو مال نہ باپ پر لازم ہوگا نہ صغیرہ کے مال سے دیا جاگا بلکہ مفت طلاق واقع ہو جاوے گی

مسئلہ ۴۸ باپ اپنی نابالغ لڑکے کا خلع نہیں کرا سکتا۔

تصریح ہندہ نے اپنے نابالغ شوہر کے باپ سے درخواست کی کہ بمقابلہ اتنے روپیہ کے مجھکو طلاق دیدے اور اوس نے خلع کیا تو صحیح نہیں کیونکہ ولی کو اختیار قبول نکاح کا ہی طلاق یا فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔

## لعان کے بیان میں

لعان۔ اوس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی زوجہ کو بدون چار گواہوں کے تہمت زنا کی لگا دے۔

جب کوئی شوہر اپنی زوجہ عاصمہ پر زنا کی تہمت لگا دے اور گواہ لانے سے عاجز ہے تو شریعت نے طرفین پر حسب ذیل قسم لازم کر دیا ہی پس اگر مرد قسم سے انکار کرے تو جھوٹا سمجھا جاوے گا اور اوس پر حد قذف جاری ہوگی اور عورت بحالت

اصلی عاصمہ اور اوس کے نکاح مین رہیگی۔

## قسم شوہر

شوہر اول۔ چار دفعہ قسم اس طرح سے کہاوے۔

(اللہ کی قسم ہے کہ مین نے جو نسبت زنا کی اپنی فلان زوجہ کے ساتھ کی ہے
اس مین بیشک سچا ہون۔

اور بعد پانچوین دفعہ قسم اس طرح سے کھاوے۔

(میرے اوپر اللہ کی لعنت ہووے اگر مین اس دعوی مین جھوٹا ہون۔)

شوہر نے جب اس طرح سے پانچ قسمین کھالی تو پھر عورت کو پانچ قسم حسب ذیل کھانے
یا دعوے زوج کے تسلیم کرنے پر مجبور کیجاوے گی۔

## قسم عورت

زوجہ اول چار دفعہ اس طرح سے قسم کہاوے

(اللہ کی قسم ہے کہ میرا شوہر مجھپر جو نسبت زنا کی کیا ہے اوسمین بیشک
وہ جھوٹا ہے۔

پانچوین دفعہ یون قسم کھاوے

(میرے اوپر خدا کا غضب ہووے اگر میرا شوہر اس دعوی مین سچا ہو)

جب جانبین سے قسم پوری ادا ہو جاوے اور کسی ایک کو انکار نہو تب دونون مین
بحکم قاضی تفریق کرا دیجاوے گی اور تفریق کے بعد طلاق بائن واقع ہوگی مگر یہہ
قسم اور تفریق کا عمل جب ہی ہوتا ہے کہ خاوند اور بیوی عاقل و بالغ ہون اور
پاکدامن پہلے مانس ہون فاسق فاجر بھون اور ایسے ہون کہ جنکی گواہی کا اعتبار قاضی
کے پاس ہوتا ہو اور نیز لعان کے وقت اونمین علاقہ زوجیت کا باقی ہو
قبل کسی دعوے کرنے کے حاکم از خود لعان نہین کرا سکتا بلکہ حاکم تو جہان تک
ممکن ہو سر دہ پوشی کرا دے اگر کسی نے دعوا کیا تو دوسرے فریق کو حاکم جبرا
طلب کریگا اور بعد لعان کے اونمین تفریق کرا دیوے گا اور پھر جب تک
کہ وہ اہل شہادت باقی رہین اونمین نکاح نہین ہو سکتا پھر اگر مرد یا عورت قابل
شہادت نہین رہی تھے اپنے اوس لعان پر تکذیب کر دی کہ ہم نے وہ قسم

ہووے کہا ئی تھی اس وقت مین نکاح کرنا جایز ہوگا اور پھر اوس کی گواہی بعد توبہ کے بھی مقبول نہوگی اور وہ مرد حد قذف مارا جاوے گا۔

## عنین وغیرہ کے بیان مین

عنین۔ اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کی فرج پر قادر نہوسکے عام اس سے کہ وہ قادر نہونا اصلی مادہ کے نقصان سے ہو یا خلقی ضعف سے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا جادو وغیرہ کے سبب سے۔

قاضی کو چاہئے کہ جب مرد کو ایسی صفت سے موصوف پاوے تو بہ خواست زوجہ کے دونون مین تفریق کرادے اگر مرد ابتدائی نالش سے نامرد بنتا اور عورت بھی نکاح کے وقت کواری تھی تو عین بہ خواست زوجہ کے شوہر سے دخول کی حلف لیجاوے گی اگر اوس نے حلف کیا تو شوہر کا قول معتبر ہوگا اور عورت اوس کے نکاح مین بحالت اصلی باقی رہیگی۔ اور انکار کیا حلف کرنے سے تو عنین ہونا اوس کا ثابت ہوجاویگا اور اگر زوجہ نکاح کے وقت کواری تھی اور اب مرد ظاہر کرتا ہے کہ مین نے اس سے وطی اور اوس سے بکارت کو زائل کیا ہون تو اس امر کی تصدیق دو عورتون معتبرہ سے کیجاویگی درصورت ثبوت رفع بکارت زوجہ مرد عنین نہین ہے اور درخواست پر کچھ لحاظ نہ ہوگا اور بر تقدیر غلط ٹھہرنے اظہار مرد کے اوس کو عنین سمجھین گے اور جسوقت عنین ہونا ثابت ہوجاوے تو قاضی وقت نالش واسطے انفساخ نکاح کے مرد کو رفع سستی کے معالجہ کے لئے تین سو پینسٹھ دن یعنے ایکسال شمسی کی مہلت دیگا تاکہ یکسال کے چارون فصلون مین سے کسی ایک فصل مین اپنا نہایت طور پر معالجہ کرلے لیکن یہ مدت اس وقت دیجاویگی جبکہ قاضی کو سال بھر کے اندر صحت پانیکا احتمال ہو اگر صحت پانے کا احتمال نہو مثلاً درحقیقت مرد کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو یا مثل خصی ہونے عورت کے ہو یا ایسا بوڑھا ہو کہ جس مین صحبت کرنے کی لیاقت باقی نہ رہی تو ایسی صورت مین قاضی بلا تعین سال شمسی فوراً درخواست پر تفریق کرادے گا اور الا وطی کرنے کی بحث بعد ثابت ہونے عنین اور درمیان مہلت سال بھر کے پیش ہو حالانکہ عورت کے نکاح کے وقت کواری نہ تھی تب بھی مرد کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور اگر حلف سے انکار کریگا تو اسی وقت تفریق کرادیجاویگی اور اگر عورت

نکاح کے وقت کواری تھی اور مہلت کے اندر بھی کوارپن باقی رہا تو تب بھی بعد حاکم فوراً تفریق کرا دیگا۔ اور اگر عورت مہلت کے اندر کوارپن نہیں ہوا اور پہلے کواری تھی تب بھی مرد کا قول حلف سے معتبر ہوگا اگر انکار کریگا تو فوراً تفریق کرا دیجاویگی۔

مسئلہ ۴۹۔ عورت اپنے مرد عنین سے حسب ذیل صورتوں میں بنا نکاح فسخ نہیں کرا سکتی

صورت اول۔ جبکہ عورت کی شرمگاہ بہ سبب زیادتی گوشت یا ہڈی کے بند ہو۔

صورت دوم۔ جبکہ عورت کو زوج کا حال قبل نکاح معلوم تھا کہ عنین ہے

صورت سوم۔ جبکہ عورت اپنے قول یا فعل سے اوس مرد عنین کے ساتھ رضا ظاہر کرے۔

مسئلہ ۵۰۔ مرد عنین کے زوجہ کا سکوت نکاح کے فسخ کرانے کے لئے عارض نہیں ہو سکتا

تصریح۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو عنین پاوے جب تک وہ رضامند قول سے نہیں ہوئی تب تک جب چاہے تفریق کرا سکتی ہے یہاں تک اگر حاکم کے یہاں نالش بھی کی اور پھر اوس دعوے کو چھوڑ دیا یا حاکم نے ایکسال کی مہلت اوس کے شوہر کو دی تھی اور بعد گذرنے ایکسال کے پھر مدت تک سکوت کیا ان سب امور سے اوس کا حق زائل نہیں ہوتا ہے کیونکہ ترک دعوے سے یا مہلت سے ترک حق لازم نہیں آتا۔

مسئلہ ۵۱۔ زوج نے زوجہ سے اگر ایکبار بھی جمع کر لیا ہو اور بعد کو عنین ہو گیا ہو یا اوسکا آلہ تناسل کاٹا گیا ہو تو اب تفریق نہیں ہو سکتی کیونکہ ایکوقت کے جمع کرنے سے قضاء حق ادا ہو جاتا ہے ایکبار سے زیادہ جمع کرنا مرد پر دیانۃً حق ہے قضاءً نہیں ہے۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۱۰) جلد (۲) مطبوعہ نول کشور۔

مسئلہ ۵۲۔ مرد عنین کے ایام عذر شرعی مجبرے محسوب ہو سکتے ہیں

تصریح۔ مثلاً اوس کو مرض لاحق ہو گیا ہو۔ یا احرام حج کا باندھ رکھا ہو یا اپنی عورت سے ظہار کیا ہو اور کفارہ اوس کا ساٹھ روزہ ہو تو یہ سب ایام بعد صحت مرض کے اور فراغت احرام اور کفارہ ادا کے شروع ہوگی اگر سال بھر کی میعاد گذر جاوے

اور مرد نے جمع نہ کیا ہو تو حاکم دار القضا بلا طلب جدید حکم تفریق کا نہیں دیسکتا لیکن یہہ بھی شرط ہے کہ عورت اوس مدت مین مرد کے پاس رہے اگر وہ غائب ہو جاوے تو وہ ایام غیبت کے دن اور زیادہ کئے جاوینگے۔ اور مرد کا غائب ہو جانا حاج کا سفر کرنا عذر نہین ہے اور ایام حیض عورت اور ماہ رمضان داخل سال شمار کئے جاوینگے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۱۲) جلد (۲)۔

مسئلہ ۵۳۔ عنین کے حکم مین خصی بھی داخل ہے اوسکے لیے بھی حین مرد خواست زوجہ کے زوج کو سال بھر کی میعاد دیجاوے گی۔

مسئلہ ۵۴۔ اگر مرد عنین نے عورت سے خلوت صحیحہ کر لیا تو منسوخی تاج کے بعد پورا مہر لازم ہوگا اور عدت بھی واجب ہوگی اور طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ دیکھئے ہدایہ صفحہ (۴۰۱) جلد ۱ طبع مصطفائی

## نفقہ کا بیان

نفقہ۔ عبارت ہے طعام اور لباس اور مکان سکونت سے۔

مسئلہ ۵۵۔ مرد پر زوجہ کا نفقہ دستور کے موافق واجب ہے جبکہ عورت نے اپنا نفس تسلیم کر دیا ہو اور وہ عورت قابل صحبت بھی ہو عام اس سے کہ مرد قابل صحبت ہو یا نہ ہو۔

تصریح۔ دستور کے موافق نفقہ دینے کا یہہ معنے ہے کہ مقدور والا اپنے مقدور کے موافق خرچ دے اور جس پر روزی تنگ ہو جس قدر خدا نے اوس کو دیا ہو اوسمین سے خرچ کرے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۵۲)۔

مسئلہ ۵۶۔ مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ مین اپنی عورت کو روٹی پکی پکائی دے یا آٹا۔ دیکھئے بائیسوین فصل محیط کی۔

مسئلہ ۵۷۔ امور خانہ داری مین عورت سر پر پسینا پکانا اور مرد کی خدمت کرنا قضاءً واجب نہین ہے دیانۃً واجب ہے دیکھئے قاضیخان فصل نفقہ محیط۔

مسئلہ ۵۸۔ طلاق کی عدت مین زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے اور تفریق فسخ نکاح اور موت کی عدت مین واجب نہین۔

تصحیح۔ جو تفریق زوج کے طرف سے ہوگی تو معتدہ کا نفقہ واجب ہوگا

اور اگر جدائی عورت کی طرف ہو اگر بلا معصیت ہو جیسا کہ جبار عنین اور خیار بلوغ اور عدم کفاءت مین تو نفقہ واجب ہے اور اگر جدائی معصیت ہو جیسا کہ ارتداد اور تقبیل زوج کے اصول یا فروع کی تو انمین نفقہ ساقط ہے تو لعان اور خلع اور ایلا اور ارتداد زوج مین اور اسی طرح خوشدامن کی وطی مین نفقہ عورت کا واجب ہے۔

**مسئلہ ۵۹ عورت کی درخواست پر دوسرا مکان نہین دلایا جا سکتا جبکہ اوس مکان مین متعدد حجرہ ہون۔**

**تصریح** — اگر مرد کی والدہ یا بہن یا اور کوئی ذی رحم محرم ہو اور وہ مکان مین رہتے ہون تو عورت کے دوسرے مکان کی استدعا پر دوسرا مکان نہین دلایا جاتا جبکہ اوس مکان مین چند حجرہ ہون۔ اور کوئی حجرہ اونکے لیے خالی کر دیا گیا ہو اور اگر کوئی حجرہ نہو تو حسب استدعا زوجہ کے دینا چاہیے دیکھئے وہی فصل محیط

**مسئلہ ۶۰ قاضی شوہر کی بدمزاجی سے عورت کو اچھے لوگون کے ہمسایہ مین رہنے کا حکم دیسکتا ہے۔**

**تصریح** — اگر عورت قاضی کے پاس زوج کے زدوکوب کی شکایت کرے اور یہہ استدعا کرے کہ مجھکو اچھے لوگون مین رکھے اس صورت مین اگر قاضی کو صحت کی اس واقعہ کی علمیت ہو تو منع کرے شوہر کو ظلم و تعدی سے اور اگر علمیت نہو اور ہمسایہ اوس کے قوم صالح ہون تو وہان ہی رہنے کا حکم دے اور اگر اون سے گواہی طلب کرے اگر وہ تصدیق عورت کی کرین تو بھی شوہر کو ظلم و تعدی سے منع کرے اگر قوم صالح نہون تو زوج کو قوم صالح مین رہنے کی تاکید کرے اور اون سے پوچھے اور بعد تحقیق کے جو مناسب جانے تجویز کرے دیکھئے باب ۲۰ فصل محیط کی۔

**مسئلہ ۶۱ فرض ہے مرد پر عورت کو ایکسال مین دو جوڑے پوشاک کے دینا**

**تصریح** یعنے سال مین دو جوڑے کپڑے زوج پر فرض ہین بسبب تجدد حاجت کے باعتبار گرمی اور سردی یعنے گرمی کے پوشاک جاڑے مین کام نہین آتے اور نہ جاڑے کے گرمی مین کام آتے ہین لہذا [illegible] دو بار پوشاک کی حاجت ہوتی

| سطر | صفحہ | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۵ | ۹ | سفر | صفر |
| ″ | ۱۳ | پڑھ | بڑھا |
| ″ | ۲۲ | گواہ | گواہی |
| ″ | ۲۳ | مدت | عدت |
| ″ | ۲۴ | روز | اور |
| ۱۶ | ۱۴ | روک رکھی | روک رکھے |
| ۱۷ | ″ | زنانہ | زنا |
| ″ | ۲۴ | العد | العدت |
| ۱۸ | ۳ | عورت | عورات |
| ۲۱ | ۲۰ | حو | جو |
| ″ | ۲۳ | حر | جو |
| ″ | ″ | سو | ہو |
| ″ | ″ | حور | چور |
| ۲۲ | ۱۱ | لاذمٌ | لازم |
| ۲۴ | ۱۲ | لاذم | لازم |
| ۲۵ | ۱۴ | حضا | حضار |
| ۲۸ | ۸ | مغلطہ | مغلظہ |
| ۲۹ | ۲۴ | ہوفی | ہونے |
| ۳۰ | ۴ | داصل | داخل |
| ۳۲ | ۲ | مضرت | مضرت |
| ″ | ۱۱ | یہانتک | یہاں تک |
| ۳۳ | ۹ | ″ | ″ |
| ۳۵ | ۱۱ | زوجہ اول | زوجہ۔ اول |
| ۴۰ | ۳ | قین | منین |

| سطر | صفحہ | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۳۹ | ۴ | منین | منین |
| ″ | ۲۱ | ل | کی |
| ۳۹ | ۱ | طرف | طرف سے |
| ″ | ۲ | سیہ | معصیت ہی |
| ۴۰ | ۳ | زیارت | زیارت |

## غلط

# اشتہار

اس کتاب ہدایۃ القضاۃ مصنفہ جناب مولوی محمد اسعد محی الدین صاحب کے حقوق تالیف وتصنیف اس مطبع کو ہبہ کر دیئے ہین کوئی صاحب بغرض فائدہ اسکو چھاپین اور نہ چھپوائین جسقدر جلدین مطلوب ہون محمد مخدوم بخش صاحب تاجر کتب کے دوکان واقع چارکمان بلدۂ حیدرآباد سے یا مشہتر کے پاس سے طلب فرمائین۔

قیمت فی جلد ۸

المشتہر

محمد حبیب الرحمن ابن محمد خلیل الرحمن صاحب
مالک و مہتمم

مطبع محبوب شاہی واقع افضل گنج